قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِىْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِىْ

(اے محمدؐ) کہدو یہ میرا راستہ (طریقہ) ہے میں اور وہ شخص جو میرا تابع ہے (دونوں) اللہ کی طرف (اس کے بندوں کو) بصیرت پر بلاتے ہیں

نَقلِیَاتِ

حضرت بندگمیاں عبدالرَّشِید رضی اللہ عنہٗ

مع

ترجمہ وتوضیحات

از

فاضل العَصر اسعد العلماء حضرت فقیر ابوسعید سید محمود صاحب تشریف اللّٰہی

باہتمام : مجلسِ نوجوانانِ مہدویہ قطبی گوڑہ، حیدرآباد دکن

۱۴۲۹ھ

نعت در شان خاتم النبوت علیہ السّلام

ایک مشہور کلام

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیاَ سیِّد الْبَشَرُ
مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِیْرُ لقَدْ نوَّر الْقَمَرُ
لَاُ یُمکِنِ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقَّہٗ
بَعْد اَزْ خُدا بُزرگ تؤی قِصَّہٗ مُختِصَرُ

نعت در شان خاتم الولایت علیہ السّلام

یَا صَاحِبَ الْوِلَایَۃِ یا ھَادِیَ الْبَشَرُ
اَزْ جَلْوَہٗ تُو جُمْلَہٗ جَہَاں گَشْتَہ جَلْوَہ گَر
لَا یُدْرِكُ الْعُقُوْلُ کَمَا کَانَ وَصْفَہٗ
ھَمْ پَائہ رَسُوْل تُؤی قِصَّہ مُختصَرُ

از

استادنا خانِ علامہ محمد سعادۃ اللہ خانصاحب مندوزی سابق پرنسپل دارالعلوم کالج حیدرآباد دکن۔

نوٹ:۔ یہ نعت فرہ مبارک علاقہ خراساں میں روضۂ امامنا علیہ السّلام کے قریب لکھی گئی جب کہ ۱۳۴۲ھ میں مولنا نے بغرض زیارت سفر کیا تھا۔

☆☆☆

نعت

درشان خاتمین علیہما السّلام

از

علامۃ العصر مولانا محمدؒ سعادۃ اللہ خانصاحب ہوش کامل متکلم

یہ ایک ادبی شاہکار ہے اس انوکھے قصیدہ میں تمہیدی خطابیہ اشعار کے بعد جو صنعت اختیار کیگئی اسکی داد حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی غزل میں دی ہے جس کا پہلا شعر یہ ہے:

دلبر جانان من بَرَدْ دل وجان من	بَرَدْ دل و جانِ من دلبر جانان من
نعمت یزداں لقب شمہ نعمائے تو	عیسیٰ مریم کسب بندہ آلائے تو
فلسفہ بگزاشتہ فلسفیان زماں	زانچہ کہ ثابت کند دیدہ بینائے تو
مظہر جودِاتم ثانی خیرالامم	رفت بہ بُرج عدم نیّر ہمتائے تو
منزل روح القدس درگہ بالائے او	مہبط نور خدا روضہ والائے تو
نور رخ والضّحیٰ نور جمالش اگر	صورت والشّمس ہم صورت زیبائے تو
خاک کف پائے اوسرمہ چشم ملک	سرمۂ چشم ملک خاک کف پائے تو
موجۂ دریائے او معدن جود و عطا	معدن جو دو عطا موجۂ دریائے ت
جلوۂ زیبائے او جلوہ نور خدا	جلوہ نور خدا جلوہ زیبائے تو
از رخ سیمائے اور از ہدایت چکد	راز ہدایت چکد از رخ سیمائے تو
حسن خود آرائے او عشوۂ رمز ہدا	عشوۂ رمز ہدا حسن خود آرائے تو
نکتۂ ایماے اوصیقل روشنگراں	صیقل روشنگراں نکتہ ایمائے تو
مستی صہباے او نور دماغ خرو	نور دماغ خرد ہستی صہبائے تو
گوہر رخشاے او نور زمین و زماں	نور زمین و زماں گوہر رخشائے تو
درگہ والاے او سجدہ گہِ نوریاں	سجدہ گہِ نوریاں درگہِ والائے تو

نورِ سراپاے اور رحمت عالم لقب   رحمتِ عالم لقب نور سراپائے تو

عالم پیدائے تو نقشہ پنہاں او   نقشۂ منہان او عالم پیدائے تو

رمزِ تولّا اور وضہ خلدبریں   روضۂ خلد بریں رمز تولّاے تو

نقش کفِ پاے اونقشہ کشِ ہست ہا   نقشہ کش ہست ہانقشِ کف پائے تو

روئے دل آرے اومصحف ایمان ما   مصحف ایمان ما روے دل آرائے تو

ارزش کالاے او ہستی کون و مکاں   ہستی کون و مکاں ارزش کالائے تو

زلف سمن ساے اوکاشفِ داللّیل شد   کاشف واللّیل شدزلف سمن سائے تو

دردلِ دریاے اوکون و مکاں قطرۂ   کون و مکاں قطرۂ دردل دریائے تو

ہست کہ آں جاےتوہست ہماں جائےاو   ہست کہ آں جاےاوہست ہماں جائےتو

بندہ شیداے او ہوشؔ مدیح البیان   ہوشؔ مدیح البیان بندۂ شیدائے تو

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

یہ قصیدہ (۳۵) سال قبل ۱۳۳۴ھ میں لکھا گیا ہے

تشکر

اس فقیر نے بے بصاعتی کے باوجود جو کچھ بھی خدمت اس کتاب کی تیاری میں انجام دی ہے وہ صرف توفیق وتائیدایزدی سے ممکن ہوسکی۔

علاّمہ العصر مولوی سید شہاب الدین صاحب اور خان علاّمہ مولوی محمد سعادۃ اللہ خانصاحب کا ممنون ہونکہ انھوں نے شروع سے آخر تک کتاب کے تمام مسودات دیکھنے کے لئے وقت دیا اور بعض مقامات پر گرانقدر مشوروں سے مستفید بھی فرمایا۔

مجلس نوجوانان مہدویہ کی جانب سے اشاعت کا جو انتظام ہوا اور جن صاحبین نے جس حیثیت سے بھی اس کام میں حصہ لیا' دعا ہے کہ ان سب کے اس نیک اقدام کا صلہ احسن المحسنین عطا فرمائے۔ اگر ایسی ہی سرگرمی جاری رہی تو اور بھی جلیل القدر کتابیں شائع ہوسکیں گی۔

فقط

فقیر ابوسعید سید محمود غفرلہ'

قطعہ تاریخ

از شاعر مقبول ومشہور جناب مولوی سید صاحب منظورؔ

سَارَ بِالتَّقْوٰی اِلیٰ عَبْدِ الرَّشِیْدؓ
فَازَ بِالخَیْرَاتِ مَسْعُودُ الرِّجَالِ
فَاسْئَلُوہ' اَیْنَ رَایَاتُ الْھُدیٰ
جَاءَ بِالدَّعْوَاتِ مَحْمُوْدُ الخِصَال
۶۹ ۱۳

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمُ

ارتسامات

علامۃ العصر مولنٰا مولوی سید شہاب الدین صاحب
ابن علامۃ الزماں مولنٰا مولوی سید نصرت صاحب مولف کحل الجواہر

حامداً ومصلیاً!

جناب اسعد العلما مولوی ابوسعید سید محمود صاحب تشریف اللّٰہی مہدوی کی حسن سعی سے نقلیات بندگیمیاں عبدالرشید رضی اللہ عنہ مع ترجمہ وتوضیحات طبع ہوکر قوم کے روبرو پیش ہورہی ہے۔

یہ نقلیات یعنی مجموعۂ روایات حضرت امامنا مہدی موعود علیہ السَّلام طبقہ صحابہ امام علیہ السلام کی تالفیات سے ہے جنکو بعد کے طبقات کی تالیفات پر کئی وجوہ سے فوقیت حاصل ہے۔ کیونکہ صحابہ ہی کا وہ مقدس طبقہ ہے جنھوں نے بغیر کسی واسطہ کے خلیفۃ اللہ کے فرامین کو اپنے کانوں سے سنا اور حضرتؑ کے عمل کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

اس مجموعہ روایات کو طبقہ صحابہ کی تالیفات سے ہونے کے علاوہ اس میں خالص روایات ہی نقل کئے جانے اور دوسرے مجموعہ ہائے روایات کا ماخذ ہونے کی خصوصیت بھی حاصل ہے۔

مولوی سید محمود صاحب نے اس کتاب کو زیادہ مفید صورت میں شائع کرنے کی کوشش کی ہے۔ متعدد نسخے فراہم کر کے تصحیح کیگئی اور اختلاف نسخ کی حواشی میں ظاہر کیا گیا ہے جو نہایت ضروری تھا۔

ترجمۂ مولف (حالات مولف) کا مواد اس قدر فراہم کیا ہے کہ اس سے پہلے کسی ایک جگہ اس قدر مواد نہیں دیکھا گیا عربی فارسی الفاظ اور عبارتوں کا سلیس اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے جس سے اردوداں ناظرین کے لئے بڑی سہولت ہوگئی ہے آخر میں توضیحات کا عنوان قائم کر کے بعض روایتوں کے مطالب ومعانی کی توضیح اور ان کے مالہٗ وماعلیہ سے بحث کیگئی ہے اور بعض ضروری مسائل ذکر کئے گئے ہیں۔

بعض علماء مہدویہ نے اس سے پہلے خاص خاص روایتوں کی شرح میں ایک ایک رسالہ لکھ ڈالا ہے۔ بعض نے کسی رسالہ کی شرح کے ضمن میں اس رسالہ میں جس قدر روایتیں درج تھیں شرح وبسط کیساتھ ان کی شرح وتوضیح کی ہے لیکن کسی کتاب نقلیات کی حال المتن شرح نظر سے نہیں گذری عجب نہیں کہ ایسی شرحیں لکھی گئی ہوں اور وہ ہم تک نہ پہنچی ہوں۔ اس قیاس کی اس سے تائید ہوتی ہے کہ متقدمین کی بہت سی تالیفات ایسی ہیں جو اس وقت کمیاب ونایاب ہوگئیں ہیں۔ بہت سی ایسی ہیں جن کا نام اور نوعت مباحث کا علم ہمکونہیں ہے۔ خود موجودہ زمانہ کی کئی تالفیں ایسی ہیں جن کے طبع ہونے تک ان کا کسی کو علم نہیں تھا اور نہیں معلوم ابھی کتنی غیر مطبوعہ تالیفات وتصنیفات میں جو ہماری نظروں سے نہیں گذری ہیں بلکہ عام طور

پران کا علم تک نہیں ہے۔

یہ توضیحات بھی گویا شرح رویات ہیں اگر چہ حال المتن شرح نہیں لیکن اس ضمن میں اتنی روایتوں کے مطالب ومعانی کی توضیح ہوئی ہے جس کو شرح نقلیات کا ایک حصہ ضرور کہا جاسکتا ہے۔اور مولوی صاحب موصوف نے بھی دیباچہ میں لکھا ہیکہ محض انتظام طباعت کی دشواریوں کی وجہ سے پوری شرح نقلیات نہیں لکھی گئی۔

کتب احادیث یا دوسرے علوم وفنون کی کتابوں کی جن علما نے شرحیں لکھی ہیں وہ اپنے اپنے انداز میں شرح کرتے آئے ہیں کسی نے احادیث کے سلسلہ روایت سے زیادہ بحث کی ہے کسی نے احادیث کے الفاظ وعبارتوں کی لغوی تحقیق کی زیادہ کوشش کی ہے کسی نے احدیث سے مستخرجہ مسائل کی تفصیلات کی طرف زیادہ توجہ دی ہے۔ دوسرے علوم وفنون کی کتابوں کی شرح کی بھی یہی حالت ہے کہ شارحین نے جن مباحث کو ضروری سمجھا انھیں کی تحقیق ووضاحت کی ہے۔

ان توضیحات نقلیات کی بھی یہی نوعیّت ہے جن مسائل یا مباحث کو ضروری سمجھا گیا انہی کی توضیح کیگئی ہے کسی کو اس پر ردوقدح کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ تمام ذی علم قومی اصحاب کیلئے نقلیات مبارک کی اسی قسم کی شرح یا توضیحات کا میدان کھلا ہوا ہے وہ جن امور کی تشریح کی ضرورت خیال کریں خود ان کی تکمیل کر سکتے ہیں۔

توضیحات نقلیات کے ضمن میں ذاتی تحقیقات کے علاوہ دوسرے علما کی تحقیقات سے بیدریغ استفادہ کیا گیا اوران کے اقتباسات درج کئے گئے ہیں جو علمی ومذہبی تحقیقات کی بے لوث تبلیغی صورت ہے علما کی عادت رہی ہیکہ ایک دوسرے کی تحقیقات کو کبھی نقل کلام اور کبھی اقتباس وتضمین کے طور پر اخذ کیا کرتے ہیں اس سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہیکہ ان تحقیقات کی اور زیادہ نشر واشاعت ہوتی ہے جن لوگوں کو ان علما کی وہ اصل کتابیں نہ ملی ہوں جنمیں پہلی مرتبہ یہ تحقیقات پیش ہوئی تھیں تو ان اقتباسات ہی سے ان کو یہ معلومات حاصل ہوسکتی ہیں۔

اس کتاب کی اشاعت میں جو مالی مشکلات پیش آئیں انکو معتمد صاحب شعبہ نشر واشاعت نوجوانان مہدویہ نے بحیثیت ناشر ذکر کیا ہے جو قوم کے علم دوست اصحاب کیلئے نہایت درجہ قابل توجہ ہیں اس وقت تک اشاعت کتب کا کام فُرادیٰ فُرادیٰ یا بے اصول انجام پا رہا ہے جو لوگ ہمت کر کے کسی کتاب کی اشاعت کا کام شروع کرتے ہیں تو سب بار انہیں پر پڑ جاتا ہے اور وہ دوبارہ اور کوئی کام انجام دینے کے قابل نہیں رہتے۔قوم کیلئے اشاعت کتب کا مستقل انتظام من حیث القوم قومی ضروریات میں داخل ہوا ایسا انتظام نہو نیسے اشاعت کا کام حسب ضرورت جاری نہیں رہ سکتا علمائے قوم کی ایسی مفید تالیفات وتصنیفات جنکی تدوین میں ان علمانے اپنی عمریں صرف کر کے ان علمی جواہر پاروں کو فراہم کیا ہے سالہا سال گذرنے کے باوجود بھی طبع نہیں ہوئی ہیں اور ان علمی خزانوں کے تلف ہوجانیکا اندیشہ لگا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ قومی اصحاب کو اس طرف فوری توجہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ۔فقط

سید شہاب الدین غفرلہٗ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ

ارتسامات

علامۃ العصر جناب مولوی محمد سعادۃ اللہ خانصاحب مندوزی ہوشؔ کام متکلم سابق پرنسپل کلیہ دارالعلوم' حیدرآباد دکن۔

بندگیمیاں عبدالرشید رضی اللہ عنہ' حضرت مہدی موعود علیہ السّلام کے صحابی ہیں آنجناب کی نقلیات سے چار صدی سے زاید عرصہ ہوا فقرائے کرام مشائخین عظام رحمہم اللہ اجمعین کے کتب خانوں میں رہیں جنکو یکے بعد دیگرے نقل فرماتے رہے لیکن کبھی عامتہ الناس کو ان سے مستفید ہونے کا موقع نہیں ملا۔ یہ نقلیات اس حیثیت سے کہ ایک صحابی مہدیؑ کی مرویات ہیں گروہ مہدویہ میں انکی بڑی اہمیت ہے روایات کا اتنا ذخیرہ کسی اور صحابی میراں علیہ السّلام سے منقول اور کتاب کی شکل میں مجمع نہیں ہے۔ انصافنامہ میاں ولی جی رحمتہ اللہ علیہ بھی کثیر روایات کا حامل ہے میاں ولی جی رحمتہ اللہ علیہ تابعی ہیں اصحاب میراں علیہ السّلام سے جو سنا لکھا لیکن اس میں روایات کے علاوہ خود ان کی تشریحات وتحریرات بھی بعض جگہ پائی جاتی ہیں۔ نقلیات میں عبدالرشیدؓ میں روایات ہیں روایات ہیں انھیں سے بعض نقلیات انصافنامہ کا ماخذ بھی ہیں۔ اس طرح ان کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے مابعد کے بزرگوں نے جو بھی تالیف منقولات میرانعلیہ السّلام سے متعلق فرمائی ہے اس کا ماخذ اکثر و بیشتر یہی نقلیات ہیں۔ اس حیثیت سے کہ ایک صحابیؓ نے اپنے مسموعات کو جمع فرمایا ہے ان کی صحت وسند بلند رکھتی ہے۔

حضرت مہدیؑ من اللہ ہادی الی اللہ مصداق "حتی اتاتہیم البینۃ رسول من اللّٰہ یتلو صحفا مطھرۃ فیھا کتب قیمہ" علیہ الف صلوات جنکی تعلیم شریعت کے جادہ اعتدال پر لانا اور مخلوق کو خالق کی طرف لیجانا اور وہ نسخے بتانا جو فیہ شفاء للنا س و رحمۃ للعالمین کا مظہر ہوں' پورے رعب جلال باطنی وحسن کمال صوری کے ساتھ ۸۴۷ھ میں رونق افروز ہوکر اپنے جمال جہاں آرا سے عالم قلوب عاشقین کاملین کو منور کیا۔ اور ۸۸۷ھ سے لیکر ۹۱۰ھ تک بمصداق وما علینا الا البلاغ المبین (۲۳) سال ہجرت میں رہکر پیام حق پہنچایا اس ہادی برحق کے بتائے ہوئے نسخے اگر کسی کتاب میں ملتے ہوں تو وہ کتنی گراں بہا اور کسقدر عظیم الشان ہوسکتی ہے۔

نقلیات بندگی میاں عبدالرشید رضی اللہ عنہ میں ناظرین اُن ہدایات عالیہ کو پائیں گے جو قد افلح من زکا ھا۔ کی بلندیوں پر پہنچاتی ہیں اور ان ارشادات بالغہ کو دیکھیں گے جو الالیعبدون کے منتہائے کمال کا جلوہ دکھلاتی ہیں اور ما زاغ البصر وما طغٰی کے مفہوم حقیقی کے شاہد جمال سے ملاتی ہیں۔

یہ اہم کتاب فارسی زبان میں ہے اس سے مستفید کرنے کیلئے ہندوستانی اردو زبان میں اس کا ترجمہ ضروری تھا کیونکہ

ہندوستانی اردوزبان اس وقت ہندوستان کے ہر گوشہ میں بولی جاتی ہے خصوصاً گروہ مہدویہ کے کثیر افراد جو ہندوستان میں آباد ہیں ہندوستانی اردو بولتے ہیں۔

یہ کام آسان نہ تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت اسعد العلما مولوی ابوسعید سید محمود صاحب تشریف اللّٰہی کے عزم قوی کے ہاتھوں سے جو عالم باعمل فاضل اجل پیر طریقت دانائے شریعت ہونے کے علاوہ اچھے انشاء پرواز بھی ہیں اس اہم کام کی تکمیل کرائی۔ترجمہ صاف اور سلیس زبان میں کیا گیا ہے اس سے تمام اردوخواں مستفید ہوسکتے ہیں۔تحریر میں روانی' زبان کا مذاق اور ایک خاص قسم کی جاذبیت ہے۔ترجمہ کے ساتھ ساتھ فاضل مترجم نے ایک بیش بہا علمی خدمت جوانجام دی وہ حصہ توضیحات ہے جسمیں ارشادات ہمایونی میراں علیہ السّلام کی شرح عارفانہ اور عالمانہ طریقہ سے بسط وتفصیل کے ساتھ کی ہے۔طرز تحریر وتفہیم سنجیدہ اور متین ہے حصہ توضیحات کے مباحث طالب منزل کے لئے روشن مینار' تشنہ کام کے لئے آب سرد وشریں اور بھوکے کے لئے غذائے لطیف ہیں۔

ایک ہی باب کے تحت جتنی نقول آسکتی تھیں ان کی فہرست مرتب کرنا بھی ضروری تھا۔فاضل مترجم نے ایک ایسی فہرست بھی مرتب فرمائی ہیکہ اس پر سے ناظرین' ایک عنوان والی تمام نقول کو بیک وقت دیکھ سکتے ہیں۔

ایسی گرانمایہ کتاب کی اشاعت مع ترجمہ وتوضیحات اس گرانی کے دور میں اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جن اصحاب نے اس کی اشاعت کے مصارف میں حصہ لیا وہ اجر کے مستحق ہیں۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

احقر العباد

محمد سعادۃ اللہ خاں مندوزیؔ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ

الحمد للّٰہ الذی ہو قایحہ بذاتہٖ لکل شیٔ منہ الوجود۔ وحدہٗ لا شرک لہ ہوالحی القیوم الودود۔ والصلوٰت والتحیات علیٰ افضل الانام محمد ن المصطفٰی خاتم انبیائہ وعلی خاتم ولایتہ الذی کان علی بینۃ من ربہ۔ خلیفۃ الرحمان ۔ سمّی النبیؐ ، الموعود مجیٔہ فی اٰخرالزمان ۔ وعلیٰ اٰلھما و اصحابھما اجمعین الراشدین الصالحین ۔ ھم اصحاب الیقین الذین صعدو اذروۃ الدین۔

فقیر حقیر ابوسعید سید محمود تشریف اللہی ابن پیرو مرشد حضرت فقیر سید عبدالحی عرف حافظ میانصاحب نوز اللہ مضجعہ عرض پرواز ہے کہ مجموعہ مسمّیٰ بہ نقلیات حضرت بندگی میاں عبدالرشید رضی اللہ عنہ جو ایک مستند و مشہور و قدیم کتاب ہے قومی افادیت و مذہبی اشاعت کی غرض سے مع ترجمہ وتوضیحات ضرور یہ شایع کیا جارہا ہے۔ متقدمین مہدویہ نے جس بے سرو سامانی میں جو کچھ کتابی سرمایہ جماعت کے ہاتھ میں دیا بہت غنیمت ہے کیوں کہ وہ ترک دنیا، توکل، ہجرت وغیرہ مذہبی احکام کے شدت سے پابند تھے۔ ''اشد حباً للّٰہ ''کی شان ان کے اعمال واشغال میں جلوہ گر تھی۔ اس پر حکومتوں اور مخالف علماء کی شدید بے رحمیاں بھی شامل حال رہی ہیں۔ ان نامساعد حالات میں تصنیف وتالیف کوئی آسان کام نہ تھا۔

بعد میں فقرائے کرام کے دائرے مختلف مقامات پر پھیلتے گئے۔ مواصلات کی جو مشکلات تھیں محتاج بیان نہیں آج کی جیسی سہولتیں اس زمانہ میں نہ تھیں۔ ایک دوسرے سے جدا ہو کر کسی دور دراز مقام پر جانیکے بعد پھر ملنا بہت مشکل تھا۔ اس لئے جتنی کتابیں ممکن ہوسکیں نقل کر کے ساتھ لیتے گئے اس طرح نقل درنقل ہوتے ہوتے کتابت کی غلطیاں بھی اکثر کتابوں میں رہ گئیں اور استداد زمانہ کی وجہ قلمی کتابوں میں ایسے نقایص پیدا ہونا تعجب کی بات نہیں۔

ابتدائی زمانہ میں دائرہ بندیاں تھیں جو حال تک رہی ہیں۔ بلکہ بعض مقامات میں اب بھی باقی ہیں فقراء وکاسبین کے لئے حدود دائرہ (احکام) مقرر تھے جن کی پابندی ذوق وشوق اور کمال محبت سے کیجاتی تھی۔ روزانہ بیان قرآن ہوا کرتا تھا جس کی وجہ مرد، عورت، امی، عالم۔ سب کے سب مذہبی معلومات سے پورے واقف رہتے تھے اس لئے عوام کو کتابوں کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ فیض صحبت اور عمل با اخلاص سے ان کا علم تازہ رہا کرتا تھا۔ امی ہو یا عالم، ہر فرد ہدایت کا ستارہ بنجاتا تھا۔

موجودہ زمانہ میں بہرجہت انحطاط طاری ہے۔ وہ دائرہ بندیاں نہیں رہیں۔ فیض صحبت سے استفادہ کے مواقع نہایت محدود ہوگئے جس کی وجہ معلومات میں کمی ہوتے ہوتے زیادہ تر صرف اعتقاد کی حد تک مہدویت نظر آنے لگی وہ خصوصیت وہ شہرت باقی نہ رہی۔ اس لئے متقدمین کا کتابی سرمایہ اصول تصحیح کے تحت مزین کر کے قوم کے ہاتھ میں دینے کی شدید ضرورت ہوئی۔ مخفی مبادکہ یہ محض معلومات عامہ کے لئے ہے لیکن فیض صحبت جو فرض ہے کوئی مومن اس سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔

ہم نے یہاں جس کام کا تذکرہ کیا ہے آسان نہیں ایک کتاب کے جتنے نسخے مل سکتے ہوں' مشائخین کرام سے فراہم کرنا اور اصول تصحیح کے تحت کتاب تیار کرنا بجائے خود ایک اہم کام ہو جس میں تقلیدی طریقہ کار پر عمل پیرا ہونے اور تصرفی روش سے بچنے' اختلاف نسخ کو محفوظ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ جو خرابیاں اور استدلال میں جو مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں اہل علم پر مخفی نہیں۔ اگرچہ "نقل کا لفظ" "حدیث" سے امتیاز کے طور پر استعمال ہوتا ہے لیکن فرامین حضرت امامنا مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو کلام معصوم ہونے کی وجہ از روئے اصول وعقائد' احادیث حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح واجب التعمیل اور مرجح بر اجتہاد مجتہدین تسلیم کیا جاتا ہے۔ کیوں کہ مجتہد معصوم نہیں ہوتا۔ اس لئے نقلیات مبارکہ پر مشتمل کتابیں کی اہمیت وخصوصیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

سبب انتخاب وفراہمی کتاب:

ایسی ایک کتاب کی تیاری کا خیال عرصۂ دراز سے تھا اس خیال کی بنیاد کا تاریخی واقعہ یہ ہے کہ ۱۳۴۸ھ میں جبکہ مقلدین مہدویہ کی جماعت بندی ہوئی تھی اتفاق واتحاد اور مذہبی جذبہ سب میں موجزن تھا۔ اس وقت کو غنیمت جان کر استاذی جناب مولٰنا سید نجم الدین صاحب المعی مرحوم اہل کالا ڈیرہ محلّہ چنچلگوڑہ نے قوم کی اہم ضرورت کی تکمیل کا ارادہ کرلیا اور "انصاف نامہ" مولفہ حضرت بندگیمیاں ولی جیؒ کا تصیح کا آغاز کر دیا۔ متعدد مقامات سے زیادہ تعداد میں نسخے فراہم کئے گئے چونکہ عرصہ دراز سے علیل تھے چند صفحات کا کام ہونے پایا تھا کہ علالت بڑھگئی آخر انتقال ہو گیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد جماعت کے ممتاز اراکین کا خیال ہوا کہ اس کام کو مکمل کرلیا جائے اس کے لئے برادرم جناب سید ابراہیم صاحب مرحوم محاسب رزیڈنسی کے مکان موقوعہ ملک پیٹ جدید کا انتخاب کیا گیا۔ روزانہ سویرے منتخبہ افراد مثلاً جناب فقیر یعقوب میانصاحب مرحوم اہل اکیلی جناب فقیر امیر میانصاحب مرحوم اہل اکیلی جناب فقیر سید اسمٰعیل صاحب اہل ہسترہ جناب فقیر اشرف میانصاحب اہل دائرہ نو برادرم جناب فقیر ابجی میانصاحب مرحوم اہل مسجد پختہ۔ جناب سید جلال صاحب وجدیؔ مہتمم رسالہ المہدی۔ جناب سید اسحاق صاحب مرحوم اہل ہمنا آباد جمع ہو جاتے "انصافنامہ" کے نسخے سب پر تقسیم کر دیے جاتے تھے۔ متن سازی کا کام احقر کے سپرد تھا۔ ایک ایک فقرہ کا سب نسخوں سے مقابلہ کیا جاتا اور مشورہ کے بعد متن سازی کیجاتی۔ اختلافات نسخ حاشیہ میں مع حوالہ درج کر دیئے جاتے۔ تخمیناً چھ ماہ بعد بلا ناغہ کام جاری رہا۔ پانچواں باب قریب التکمیل تھا کہ ایسے ناموافق اسباب پیش آگئے جن کی وجہ سے کام جاری نہ رہ سکا۔ اس عرصہ میں نسخوں کی واپسی کا مطالبہ بھی شروع ہو گیا سنا جاتا ہے کہ جناب سید ابراہیم صاحب نے نسخے واپس بھی کر دیئے اور مصححہ متن کا حصہ احقر کے پھوپھی زاد بھائی جناب سید حسین صاحب تشریف اللّٰہی وکیل ہائیکورٹ کے پاس محفوظ تھا کیوں کہ وہ جماعت مقلدین کے معتمد تھے۔ بتاریخ ۲۵رذی الحجہ ۱۳۶۴ھ ان کا انتقال ہو جانے کے بعد وہ نسخہ احقر کے پاس آچکا ہے۔۔ متعدد نسخوں کے مطالعہ سے اختلافِ نسخ کے دلچسپ معلومات ہوئے تفصیل کا یہ محل نہیں۔ چندسال بعد چن پٹن جانا ہوا

وہاں احقر کے چچا جناب سید روشن صاحب تشریف اللّٰہی نے ایک مجموعہ مطالعہ کیلئے دیا جس میں ''نقلیات حضرت بندگیمیاں عبدالرشیدؒ '' بھی تھی دیکھکر دل کو مسرت ہوئی کیونکہ اس کتاب میں ایسی خصوصیات پائی گئیں جن کی وجہ انصاف نامہ کا کام نامکمل رہجانیکی خلش دور ہوتی نظر آئی یہ نسخہ صاحب موصوف کے خسر جناب فقیر اشرف میانصاحب متولی جامع مسجد چن پٹن کے کتب خانہ کا تھا میں نے چچا صاحب کی اجازت سے ساتھ رکھ لیا اس کے سوائے کوی اور نسخہ وہاں فراہم نہو سکا۔

ایک موقع پر علامۃ العصر فقیر سید شہاب الدین صاحب سے احقر نے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے مولف کتاب کا صحابی ہونا بیان کیا اور استخراج احکام ومسائل کے لحاظ سے اس کتاب کی بہت اہمیت ظاہر کی۔ حیدرآباد میں بڑی جستجو سے تین نسخے حاصل ہوئے ایک جناب فقیر امیر میانصاحب اہل اکیلی سے دوسرا جناب فقیر سید عبدالحی عرف شاہ میانصاحب اہل بسیط پورہ (کاچی گوڑہ) سے یہ نسخہ ان کے مرشد حضرت فقیر غازی میانصاحب مرحوم کے کتب خانہ کا ہے تیسرا نسخہ جناب فقیر باچھو میانصاحب اہل مصدق آباد (اپل گوڑہ) سے حاصل ہوا۔ ان چار نسخوں پر سے ہم نے کام شروع کر دیا مقابلہ یعنی قرات وسماعت کے ابتدائی کام میں جناب سید جلال صاحب وجدیؔ اہل دائرہ نو نے چند دن مدد دی۔ اور احقر کے خالہ زاد بھائی جناب فقیر سید محمد عرف ابجی میانصاحب اہل مسجد پختہ مرحوم کو اس کا علم ہوا تو انھوں نے ایک اور نسخہ دکھایا یہ جناب فقیر سید دلاور صاحب ساکن بیگم بازار کا نقل کردہ تھا۔ برادر موصوف بہ ذات خود اس نسخہ کے کام میں آخر تک شریک رہے۔ اور اس نسخہ کا کام جلد مکمل کر کے واپس لے گئے اس طرح جملہ پانچ نسخے فراہم ہوئے۔

جناب فقیر امیر میانصاحب اور جناب فقیر شاہ صاحب میانصاحب کے نسخے جب واپس ہوئے تو ہماری دی ہوئی رسایدبھی ان حضرات نے واپس فرمادیں۔ اور جناب فقیر باچھو میانصاحب کا نسخہ بہت عرصہ تک زیر نظر رہا اس کے بعد واپس کر دیا گیا۔ اور نظر ثانی کے وقت جبکہ اس نسخہ کی دوبارہ ضرورت پیش آئی تو صاحب موصوف کے مرید جناب عبدالقادر صاحب وظیفہ یاب سرکل انسپکٹر کوتوالی اضلاع ساکن قطبی گوڑہ کے توسط سے حاصل ہوئی اور انھیں کے ذریعہ واپس بھی ہوئی۔ اور نظر ثانی کے اس کام میں صاحب مذکور نے بھی صرف اس نسخہ کی حد تک قرءت وسماعت میں بہت دلچسپی سے حصہ لیا۔ اس کے علاوہ توضیحات کے کام میں بعض کتابوں کی ضرورت پیش آئی تو برادرم جناب فقیر سید محمد صاحب اہل مسجد پختہ اور جناب فقیر شاہ صاحب میانصاحب اہل بسیط پورہ اور جناب فقیر امیر میانصاحب اہل اکیلی اور جناب فقیر سید حیدر صاحب اہل چن پٹن جناب مولوی فقیر سید محمود صاحب سکندرآبادی اور جناب مولٰنا فقیر سید شہاب الدین صاحب نے حسب ضرورت مطلوبہ کتب دینے سے دریغ نہیں کیا ہم ان حضرات کے ممنون ہیں۔

ایک قابل ذکر واقعہ یہ بھی ہیکہ ایک دفعہ کلمنوری تعلقہ پربھنی جانا ہوا وہاں احقر کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر سید یوسف سلمہ یم۔ بی۔ بی یس۔ برسر خدمت تھے۔ ان کا مزاج خراب ہونے کی اطلاع ملی تھی ریل میں مطالعہ کیلئے جناب فقیر باچھو میانصاحب کے پاس کا نسخہ ہاتھ میں تھا۔ ناندیڑ اسٹیشن پر نو تعلقوں کے مسافرین اترتے اور سوار ہوتے ہیں۔ اس لئے

بہت ہجوم رہا کرتا ہے۔ ریل سے اتر جانے اور ریل گزر جانے کے بعد یاد آیا کہ کتاب ریل میں چھوٹ گئی قلب و دماغ پر سخت صدمہ ہوا۔ کیونکہ برادری سے مستعار لی ہوئی کتاب تھی نسخہ قدیم تھا عبارت درست کرنے میں اس سے بہت زیادہ مدد مل رہی تھی۔ ریلوے کے جس ملازم سے تذکرہ کیا جاتا مایوس کن جواب ملتا رہا اسٹیشن ماسٹر سے پریشانی کا اظہار اور بہت اصرار کیا گیا۔ انھوں نے ''پورنا'' اسٹیشن پر ٹیلیفون کیا دہ گھنٹے بعد جواب آیا کہ کتاب نہیں ملی۔ بیحد اضطراب ہوا ماسٹر نے قیمت دریافت کی میں نے کہا لاقیمت ہے وہ ہماری مذہبی کتاب ہے ہمارے لئے نہایت اہم ہے دوسرے کو اس سے دلچسپی کا کوئی ایسا تعلق نہیں ہوسکتا۔ اس وقت میرے پاس جتنے روپے موجود تھے ان میں سے ناندیڑ تا کلمنوری چالیس میل کے کرایہ موٹر کے سوائے سب میں نے ماسٹر کے حوالے کردیئے اس وقت انھوں نے سرکاری کام چھوڑ کر ریل کے وقت کے لحاظ سے آگے کے اسٹیشن پر پوری نشاندہی کیساتھ تفصیلی تار دیا اور مجھ سے کہا۔ ''کتاب ملجائے تو دوسرے دن کی ریل سے یہاں آجائیگی''۔

اللہ تعالیٰ سے اس وقت جو قلبی تعلق قائم ہوا تھا نا قابل بیان ہے اور حضرت شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کی طرف جن کا مزار مقدس دولت آباد میں ہے متوجہ ہو کر عرض کیا گیا کہ آپ کے جدامجد حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے فرامین مبارک کی کتاب آپ ہی کے راستہ میں ہے وہ بحفاظت واپس ہوجانا چاہیئے !!۔ میں نے کلمنوری کا سفر ملتوی کردیا حالانکہ بھائی کی کیفیت بھی ضرور قابل لحاظ تھی۔ غرض دوسرے دن ریل تو آئی لیکن کتاب نہیں آئی۔ ماسٹر نے کہا' جہاں جانا ہے جایئے۔ کتاب آجائے تو واپسی میں مل ہی جائیگی۔ بھائی کے چچا خسر جناب سید محمود صاحب مرحوم سابق مہتمم آبکاری اہل کالاڈیرہ ان دنوں وہیں برسرخدمت تھے ان کو خبر رکھنے کے لئے اطلاع دیکر کلمنوری چلا گیا۔ بھائی روبصحت تھے دوسرے دن واپس ہوگیا۔ اسٹیشن پر آیا تو ماسٹر نے خوشخبری سنائی کہ کتاب آچکی ہے۔ اخراجات جو عاید ہوئے ادا کرنے کے بعد کتاب ہاتھ میں آئی۔ دیکھا تو کتاب پکینگ کی ہوئی ہے اور اورنگ آباد اسٹیشن ریلوے پولیس کی مہر لاک سے لگائی ہوئی ہے!!!۔

ناظرین جانتے ہیں کہ ناندیڑ تا اورنگ آباد آٹھ گھنٹے سے زیادہ مسافت ہے درمیان میں بڑے بڑے اسٹیشن ہیں۔ جہاں سے بہت زیادہ لوگ اترتے اور سوار ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود ریل کی سیٹ پر علانیہ رکھی ہوئی کتاب کا بحفاظت واپس آنا معمولی واقعہ نہیں بیشک حضرت بندگیمیاں شاہ یعقوب حسن ولایتؒ کی روح پرفتوح ہی کا طفیل تھا جو مستجاب الدعوٰت کی بارگاہ بے نیاز سے اس فقیر کی التجا کو شرف قبولیت حاصل ہوا۔

نوعیت کتاب:

غرض پانچ نسخے جو فراہم ہوئے اُن کا باہم مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا کہ اس کتاب کی اِرتقائی تین منزلیں ہیں۔ ایک منزل تو وہ ہے جو جانب فقیر امیر میانصاحب اہل ا کیلی اور جناب سید دلاور صاحب ساکن بیگم بازار کے نسخہ میں پائی جاتی ہے یہ دونوں نسخے ایک سوتہتر روایات پر ختم ہوگئے ہیں صحت وسہو میں یہ دونوں بہت زیادہ متحد اور حال کے نقل شدہ ہیں ممکن ہے یہ ایک دوسرے کی نقل ہو۔۔ دوسری منزل وہ ہے جو جانب سید اشرف صاحب اہل چن پٹن اور جناب فقیر غازی

میانصاحب اہل بسیط پورہ کے نسخوں میں موجود ہے۔ان دونوں میں پہلا نسخہ (۱۷۳) کے سوائے مزید (۸۴) روایات پر مشتمل ہے۔اوردوسرے نسخہ میں درمیان کی روایات بعض مقامات پر چھوٹ گئی ہیں۔یہ سہو کاتب کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے کیوں کہ تتمہ تک یہ دونوں نسخے ایک ہی نوعیت رکھتے ہیں۔ان دونوں میں مقامی دوری تو ظاہر ہے۔ان کی قدامت بھی ان کے کاغذ کی کیفیت سے معلوم ہوسکتی ہے سنہ کتابت درج نہیں ہے ورنہ زمانی فرق معلوم ہوجاتا۔ بہرحال یہ دونوں نسخے حال کے نہیں ہیں۔ تیسری منزل کے نسخے میں پہلی زمانی کی (۱۷۳) روایات اوردوسری منزل کی مزید (۸۴) روایات کے علاوہ مزید (۴۵) روایات درج ہیں۔اوراس نسخہ سے روایات کی عبارت درست کرنے میں بہت مدد ملی ہے۔ اور بعض ناتمام روایات مکمل ہوئی ہیں۔اس نسخہ کے آخر میں نام کاتب وسنہ ومقام کتابت ان الفاظ میں درج ہے

''تمت الکتاب بعون اللہ الملک الوہاب بیدہ الفقیر معیوب کثیر آثم کبیر ملاء تقاصیر اشرف عرف شھصاحب جی میاں ولد میاں سید محمد عرف مکہ میاں صاحب مرحوم بصدقہ خواہان غازی واسحاق (یہاں ایک لفظ مسخ ہوگیا ہے) سید عبداللطیف بن تشریف اللہ صاحب قدس سرہٗ العزیز درمقلدان بندگی میاں رضی اللہ عنہ بجبین تین نماز پیشین بیوم السبت فی شہر ربیع الاول ۱۲۱۶ھ (یہاایک لفظ مسخ ہوگیا ہے) دربلدہ کڑپہ تحریر شد۔''

بہرحال موخرالذکر تینوں نسخے چندروایات کی کمی بیشی کے ساتھ ہمرنگ ہیں۔اورابتداءانتہا میں متحد ہیں۔حاصل یہ کہ ہم نے پانچوں نسخوں کا مکمل موادفراہم کردینے کی کوشش کی ہے۔جن نسخوں کی عبارت ہمارے متن میں نہیں لیگئی اس کو حاشیہ میں مع حوالہ نُسخ درج کردیا ہے۔اور یہ اصول تصحیح کے لحاظ سے ضروری بھی تھا تاکہ علما کواختلاف نسخ سے استدلال میں مدد مل سکے کیوں کہ جن نسخوں کی جن عبارتوں کو ہم نے اپنی دانست کے لحاظ سے درج حاشیہ کیا ہے ممکن ہے کہ کسی اور کی دانست میں وہی قابل استدلال ثابت ہوں اس لئے اعانت کا اقتضا یہی تھا کہ زیرنظر نسخوں کے اختلافات کو بھی ناظرین کے لئے محفوظ کردیا جائے۔اس سے ہرخاندان کے نسخہ کی نوعیت معلوم ہوسکتی ہے اورناظرین کواس امر کا اندازہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہم نے متن درست کرنے میں کس حدتک احتیاط برتی ہے۔اوراختلاف نسخ میں سے کس معیار کی عبارت کو متن کے لئے منتخب کیا ہے۔ہم یہ دعویٰ تو نہیں کرسکتے کہ جن عبارتوں کو ہم نے متن کیلئے ترجیح دی ہے اورجن حاشیہ میں درج کردیا ہے اس کام میں ہم سے غلطی نہیں ہوئی۔بہت ممکن ہے کہ اہل علم ونظر ہماری غلطیوں کو محسوس کریں۔اگر علمائے مخلصین ایسی غلطیوں سے ہم کو آگاہ کریں تو ہم ان کے ممنون ہوں گے۔تاہم ایسی غلطیوں سے اہل علم کے کام میں رکاوٹ پیش نہیں آسکتی کیوں کہ وہ چاہیں تو حاشیہ کی عبارت کو متن کی جگہ مع حوالہ استعمال کرسکتے اور اس پر سے استدلال کرسکتے ہیں۔۔مقام غور ہے کہ پانچوں نسخوں کا مواداس طرح محفوظ کرکے ہدیۂ ناظرین نہ کیا جاتا تو اس امر کا پتہ چلنا دشوار ہوتا کہ کس نسخہ میں کیا تھا اور ہم نے کیا لیا۔کیا چھوڑا۔

بڑی مشکل یہ ہوئی کہ اس کے نسخے کمیاب ہیں اوربعض لوگ دینے میں تامل کرتے ہیں۔خدائےتعالیٰ کا فضل احسان ہے کہ اپنی نوعیت کے حامل نسخے مل گئے۔اگراورمل جاتے توافادیت بھی زیادہ ہوجاتی۔تاہم جومل گئے ان سے کافی مدد حاصل

ہوئی۔معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء میں باب بندی کے ساتھ روایات جمع کیجانے لگیں لیکن اس نوعیت کا کام آٹھ باب سے زیادہ نہونے پایا۔آٹھواں باب کی چند روایات کے بعد ممکن ہے باب بندی کا موقع نہ ملا ہو۔اس لئے حسب سہولت صرف روایات جمع کیجاتی رہیں۔یا یہ کہ بعد میں تنظیم کر چکے ہوں گے لیکن وہ نسخہ ہم تک نہ پہنچ سکا اور ممکن ہے کہ ایسا منظّم نسخہ کہیں موجود ہو۔بہرحال ہم نے اس غیر منظّم حصہ پر ''متفرقات'' کاعنوان لگادیا ہے۔

نقلیات اور ''انصافنامہ'' کا فرق:

البتہ انصافنامہ میں ابواب کی تنظیم کیگئی ہے اوراس کی ترتیب سے ظاہر ہوتا ہیکہ انصافنامہ نقلیات حضرت بندگیمیاں عبدالرشیدؒ کے بعد کی مُرتّبہ کتاب ہے۔احادیث شریفہ کی کتابوں کا بھی یہی حال ہے۔موطا امام مالکؒ کو پہلے ''اصح الکتب'' کہاجاتا تھا اس کے بعد امام بخاریؒ نے کتاب تیار کی تو اس کی ترتیب وتنظیم کو ترجیح دیجانے لگی اس کے بعد امام مسلم نے جو کتاب تیار کی اس کو بعض علماومتشرقین ''بخاری'' پر ترجیح دیتے ہیں لیکن کتب نقلیات مذکور الصدر کی خصوصیت یہ ہے کہ صحابۂ مہدیؑ کے زمانہ میں ہی مرتب ہو چکی ہیں۔ ''مجموعہ نقلیات'' اور ''انصافنامہ'' میں ایک فرق یہ ہیکہ اول الذکر میں کتب احادیث کی طرح صرف روایات جمع کیگئی ہیں لیکن انصافنامہ میں دیگر قصص واقوال کے علاوہ خود مولفؒ کے ذاتی استدلال کا بہت زیادہ حصہ موجود ہے۔انصافنامہ کی روایات کی مکمل تعداد بتلانا دشوار ہے کیوں کہ زیادہ تعداد میں جو نسخے جمع ہوئے تھے انکا کام مکمل نہوسکا۔خصوصاً پانچواں باب بہت زیادہ متفرق پایا گیا۔تاہم اندازہ ہیکہ انصافنامہ کا کام مکمل ہوجاتا تو (۳۷۵) سے زیادہ روایات ہوتیں۔نقلیات میاں عبدالرشیدؒ کے موجودہ تیار شدہ نسخہ میں (۳۰۲) روایات ہیں جن میں سے تخمیناً (۲۲۰) سے زیادہ ایسی ہیں جو انصافنامہ میں بھی پائی جاتی ہیں۔لیکن اکثر روایات کے الفاظ وعبارتوں میں کچھ فرق بھی ہے ان مشترک روایات کو الگ کردیا جائے تو ''نقلیات'' کے نسخہ کی مخصوص روایات تخمیناً (۸۲) اور انصافنامہ کی تخمیناً (۱۵۵) قرار پاتی ہیں اور انصافنامہ میں مکررات بھی ہیں متعدد مستند کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ میاں عبدالرشیدؒ نے جو روایات بیان کی ہیں وہ دوسرے طریقوں (راویوں) سے انصافنامۂ حاشیۂ شریف مولود میاں عبدالرحمٰنؒ وغیرہ میں بھی پائی جاتی ہیں۔ایسی روایات بہت ہی کم ہیں جو کسی دوسری کتاب میں نہ پائی جاتی ہوں۔بلحاظ اصول سند و ثقاہیت کیلئے یہ بھی اہم بات ہے حالانکہ کتاب بجائے خود مستند ومتداول ہو۔چونکہ کتاب کی باب بندی نامکمل ہے اس لئے مطالعہ اور مواد نکالنے میں سہولت کیخاطر روایات پر نمبرات لگادیئے گئے ہیں۔اور ایک فہرست جدید عنوان بندی کے تحت مع خلاصہ علحدہ مرتب کیگئی ہے۔جس سے روایت کے مسائل بآسانی معلوم ہوجاتے ہیں اس کام میں بخاری شریف کی فہرست کے اصول کوملحوظ رکھا گیا ہے اور حاشیہ کے اختلاف نسخ میں ہر جگہ صاحب نسخہ کا نام لکھنا مشکل تھا اس لئے نام ومقام کا سرحرف اشارۃً استعمال کیا گیا ہے مثلاً

(۱) جناب فقیر امیر میانصاحب اہل اکیلی (ا۔ا) (۲) جناب فقیر با چھومیانصاحب اہل اپل گوڑہ (ب۔ا)

(۳) جناب فقیر سید اشرف صاحب اہل چن پٹن (ا۔چ)　(۴) جناب فقیر سید دلاور صاحب اہل بیگم بازار (د۔ب)
(۵) جناب فقیر غازی میاں صاحب اہل بسیط پورہ (غ۔ب)

تذکرۂ حضرت مولفؒ:

یہ جلیل القدر کتاب ایک متقی العصر مشہور بزرگ کی اہم یادگار ہے جن کی نسبت صاحب تاریخ سلیمانی نے لکھا ہے کہ:۔

بندگیمیاں عبدارشیدؒ بسیار دیندار عالی اقتدار و متقی العصر بودند و آباد و اجداد آنحضرت از مدتے طویل در بلدہ نہروالہ اقامت داشتند از عمدہ مشائخ واجلہ سادات علوی واز اولاد امام محمد حنیف ؓ بودند و میاں عبدالرشید در علم کسبی و وہبی و در شغل مراقبہ و مشاہدہ مشہور وجید بودند واز حسن اوصاف ستودہ کردار وحمید اخلاق الوانہال ۲ رطب اللسان بودند وقتیکہ میراں علیہ السّلام قدوم سعادت لزوم علی الراس والعیون مصدقان نہر والہ نہادند ایشاں نیز از ادراک اقبال ملازمتِ بندگانِ حضرت میراںؑ سرفراز شدہ بشرف کرامتِ تصدیق ممتاز شدند۔ اما از اتفاق صحبتِ میراںؑ صورت نہ بست بقولے مہاجر اند۔ اما اصح آنست کہ درصحبت بندگی میانسید خوندمیر صدیق اکبرؓ حصول فیض کردہ اندو بردایتے تصدیق آنحضرت بودند (جلد سوم چمن ۴ گلشن ۹)

بندگی میاں عبدالرشیدؒ بہت دیندار عالی اقتدار اور متقی العصر تھے آپ کے آباواجداد طویل عرصہ سے شہر نہر والہ (علاقہ گجرات) میں سکونت پذیر تھے مشہور و معروف مشائخین سے تھے اور یہ سادات علوی یعنی امام محمد حنیف کی اولاد سے ہیں۔ میاں عبدالرشید علم کسبی و وہبی اور شغل مراقبہ و مشاہدہ میں مشہور تھے اور آپ کے اوصاف مستودہ و اخلاق حمیدہ کی وجہ اہل نظر لوگ آپ کے مداح تھے جس زمانہ میں حضرت مہدی علیہ السلام وہاں تشریف لائے تو انھوں نے بھی تصدیق کا شرف حاصل کیا ہے لیکن صحبت میں رہنے کا اتفاق نہو سکا ایک روایت یہ ہیکہ ''مہاجر'' ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیر صدیق اکبرؓ کی صحبت میں حصول فیض کیا ہے۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ تصدیق بھی یہیں کی ہے۔

میانسید فضل اللہؒ نے ''سنت الصالحین'' میں یہی آخری روایت بیان کی ہے۔ اس کے علاوہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ کے والد ''اویس'' نامی بزرگ نے حضرت مہدی علیہ السّلام سے بیعت کا شرف حاصل کیا ہے (ممکن ہیکہ اپنے والد ماجد کے ساتھ انھوں نے بھی بیعت کی ہو)

مولفؒ کا صحابی ہونا:

ایک روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہیکہ میاں عبدالرشیدؒ حضرت مہدی علیہ السّلام کی خدمت میں اس وقت حاضر تھے جبکہ آپؑ مانڈو میں تشریف فرما تھے چنانچہ روایت (۲۸۴) کے آخری الفاظ یہ ہیں

بعد ازاں برائے ادائے نماز بکنار حوض رفتند و خلق اس مقدار دنبال شد کہ در شمار نیاید دراں روز ماہم و بعضی یاراں فہم کردند کہ قد مبارک کہ بالائے تمام خلق است چپ و راست ایستادہ دیدند از ہر یکے بالا یافتند۔

اس کے بعد نماز ادا کرنے کے لئے حوض کے قریب تشریف لیگئے لوگ اتنے زیادہ آپ کے پیچھے ہوگئے کہ شمار میں نہ آسکتے تھے اسی روز ہم نے اور بعض صحابہؓ نے سمجھا کہ قد مبارک تمام لوگوں میں بلند ہے ہمنے سیدھے اور بائیں جانب کھڑے ہوکر بھی دیکھا تو ہر ایک سے بلند پایا۔

یہ روایت دعویٰ غیر موّکد کے زمانہ کی ہے کیونکہ امامنا علیہ السّلام نے مانڈو سے چاپانیر' برہان پور' دولت آباد' احمد نگر۔ بیدر۔گلبرگہ۔ بیجاپور۔ چیتاپور۔ دابول بندر سے حج بیعت اللہ کو تشریف لیگئے واپسی میں دیو بندر سے احمد آباد۔ پٹن ۔ بڑلی پہنچے یہاں آپ نے دعویٰ موکد فرمایا ہے۔تاریخ سلیمانی میں شہر نہروالہ علاقہ پٹن میں پہنچے کے بعد میاں عبدالرشیدؓ کی بیعت کا ذکر ہے۔''سوانح مہدی موعودؑ' میں بھی یہی لکھا گیا ہے۔

میاں عبدالرشیدؓ چونکہ نہروالہ کے باشندے تھےممکن ہے کہ کسی وجہ سے مانڈوکوان کا جانا اس وقت بھی ہوا ہوجبکہ امامنا علیہ السّلام وہاں تشریف فرما تھے۔اور یہ بعید از امکان اس لئے نہیں ہے کہ مانڈو اور پٹن ایک ہی نواح کے علاقے ہیں۔بہرحال ان روایات سے امامنا علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہونے اور تصدیق سے مشرف ہونے کا علم ہوتا ہےلیکن آپؓ کے ساتھ ہجرت کا موقع ملا یانہیں اس کا کوئی تفصیلی ثبوت نہیں ہےصاحب تاریخ سلیمانی نے صرف ''بقولے مہاجراند'' لکھ دیا ہے۔

اس کے علاوہ نقلیاتِ میاں عبدالرشیدؓ میں امامنا علیہ السّلام کے زمانۂ ہجرت کی بعض روایات ایسی ہیں جن پر ''نقل است''منقول است'' یا ''نیز'' کے الفاظ نہیں ہیں۔اس سے ظاہر ہوسکتا ہے کہ یہ خود مولف کی بلاواسطہ روایات ہیں۔مثلاً چند نمونے یہ ہیں۔

روزے حضرت میانسید خوندمیرؓ معاملہ دیدند در حال حیات حضرت میراں علیہ السّلام الخ روایت ۲۵۹

روزے حضرت میراں علیہ السّلام دوکس را علی الیقین فرمودند کہ شمارا سیر ابراہیم علیہ السّلام الخ روایت ۲۶۰

روزے پیش حضرت میراں علیہ السّلام مرد جواں آسیب زدہ آوردند روایت (۲۷۷)

روزے حضرت میراں علیہ السّلام بیان فضل ولایت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میفر مودند الخ روایت ۲۵۸

یہ نوعیت انصافنامہ میں نہیں پائی جاتی ہےمولف انصافنامہ نے ''نقلست'' یا ''نیز'' کے الفاظ ضرور استعمال کئے ہیں۔ نیز سے مراد اکثر ''نیز نقل است'' ہوتی ہےاور جہاں اپنے ذاتی معلومات بیان کرنا یا تنبیہ مقصود ہوتو ''معلوم باد'' ''نیز معلوم باد'' کے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور یہ معلومات ایک دو جگہ کے سوائے سب دورِ صحابہؓ سے متعلق ہیں

دونوں کتابوں کے اس فرق سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ حضرت میاں عبدالرشیدؓ کو حضرت مہدی علیہ السّلام کی صحبت وہجرت میں رہنے کا موقع بھی ملا ہے جب ہی تو آپ نے ''نقل است' وغیرہ الفاظ کے بغیر ذاتی معلومات کے طور پر امامنا علیہ السّلام کے زمانہ حیات پاک کی بعض روایات بیان کی ہیں۔

اس کے علاوہ ''انصافنامہ'' میں ایک روایت ''میاں عبدالرشیدؓ '' سے بیان کیگئی ہے (ملاحظہ ہو انصافنامہ باب ۱۳) اس سے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ آپ صحابی ہیں کیوں کہ مولف انصافنامہ نے دیباچہ میں تمام روایات کو صحابہ کی روایات قرار دیا ہے۔اگر چہ کہ بعض تابعی کی روایات بھی اس میں داخل ہیں لیکن کسی تابعی کے نام پر ''رضی اللہ عنہ' یا ''ؓ' کا اشارہ نہیں ہے البتہ بعض نسخوں میں ''میاں عبدالرشیدؓ '' کے نام پر یہ اشارہ پایا جاتا ہے اور حال کے مطبوعہ انصافنامہ میں بھی یہ اشارہ موجود ہے جو صحابی ہونے کی یہ علامت ہے۔

اور جناب فقیر خوب میانصاحب پالن پوری نے ''عرس نامہ'' میں حضرت میاں عبدالرشیدؒ کے نام پر حسب ذیل حاشیہ لکھا ہے۔

مولف نقلیات المشہور بہ نقلیات بندگیمیاں عبدالرشیدؒ۔ آپ صحابی مہدی ہونیکی وجہ سے بہت سی باتیں آنکھوں سے دیکھکر اور کئی باتیں سیدنا مہدی علیہ السّلام کی زبان مبارک سے سنکر آپ نے قلمبند کی ہیں۔ انصافنامہ میں کئی نقلیں اس کتاب سے اور کئی نقلیں بندگی میاں ملکجیؒ مہری کی بیاض سے لیکر داخل کیگئی ہیں۔ (عرس نامہ مطبوعہ صفحہ ۱۰۳)

نیز ''سراج منیر'' میں بندگی میاں شیخ مصطفیٰ گجراتیؒ پرانھوں نے جو حاشیہ لکھا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔

والد کا نام عالم صوری ومعنوی بندگی میاں عبدالرشید صحابی ہے آپ حضرت سید محمد حنیف بن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں الخ (سراج منیر صفحہ ۹۲)

اس کے علاوہ ہم نے بعض مشائخین وعلما سے بھی اس بارے میں گفتگو کی۔ جنھوں نے اپنے مرشدوں کی سمع کی رؤ سے بھی صحابی ہونا بیان کیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ آپ قوم میں زیادہ تر بحیثیت صحابیؓ مشہور ہیں۔ حضرت شاہ قاسم مجتہد گروہؒ نے ''اسامی مصدیقین'' میں ''فضیلت افضل القوم'' میں میاں عبدالرشیدؓ کا مختصر تذکرہ کیا ہے۔

میاں عبدالرشیدؒ عالم حامل صالح کامل از مشاہیر علمائے عصر خویش بودند بر ثبوت مہدیت رسالہ نوشتہ اند بعضی منقولات حضرت امام علیہ السّلام نیز جمع کردہ اند ۔۔۔۔۔۔۔ از دست ظالماں با چند مرد ماں دیگر شربت شہادت چشیدند۔ (اسامی مصدقین)	میاں عبدالرشیدؒ اپنے زمانہ کے مشہور عالم عامل اور صالح کامل تھے اثبات مہدیت میں ایک رسالہ لکھا ہے امام علیہ السّلام کے کچھ منقولات جمع کئے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔ ظالموں کے ہاتھوں سے چند آدمیوں کے آپ نے شہادت پائی ہے۔

لیکن اس عبارت میں صحابی ہونے یا نہونے پر دلالت کرنیوالا کوئی لفظ نہیں ہے صرف شہادت کا اوران کی دو کتابوں کا تذکرہ ہے۔ ایک ثبوت مہدیت میں اور ایک نقلیات مبارکہ کے بارے میں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہجرت واخراج اور بے سرو سامانی کی وجہ مہدویہ بزرگوں کی تاریخ نہایت ہی محدود رہی۔ ہزار ہا پاکانِ خدا کے نام تک درج نہیں۔ بعض صحابہ کے صرف نام ملتے ہیں۔ اور چند ہی کے حالات کچھ کچھ پائے جاتے ہیں۔ بہت جستجو کے باوجود خاطر خواہ معلومات حاصل نہو سکے۔

تاریخ سلیمانی میں میاں عبدالرشیدؓ کا وصال ۹۷۶ھ یا ۹۸۰ ہجری میں بتلایا گیا ہے۔ یعنی امامنا علیہ السّلام کے چوہتر ۷۴ سال بعد آپ کی شہادت ہوئی ہے۔ اس پر سے بعض لوگ یہ شبہ کرتے پائے گئے کہ حضرت مہدی علیہ السّلام کے زمانے میں یہ کم سنِ ہوں گے اس لئے صحابی نہیں ہوسکتے۔ اس قیاس کے مقابلہ میں یہ قیاس واجب التسلیم ہوسکتا ہے کہ اگر آپ کی عمر نوے ۹۰ یا پچانوے ۹۵ سال کی ہوئی ہو اور یہ عمر عجیب ونادر الوقوع نہیں ہے۔ اس لئے مہدی موعودؑ کی وفات کے وقت اٹھارہ ۱۸ یا تئیس ۲۳ سال کے تھے اور حضرت سید خوندمیرؓ بھی پچیس ۲۵ سال کے اور آپ کے سِوائے اور بھی کم عمر صحابہ موجود تھے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی پہلی صدی کے آخر تک صحابہؓ موجود رہے ہیں۔ چنانچہ سہل ابن سعدؓ فرماتے تھے کہ اگر میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے والا کوئی نہ ملیگا۔ آپکا وصال ۸۸ھ یا ۹۱ھ میں ہوا ہے (استیعاب تذکرہ سہل ابن سعدؓ) یہ مدینہ منورہ کے آخری صحابی ہیں۔

مکہ معظّمہ کے آخری صحابی حضرت ابوالطفیلؓ عامر بن واثلہ ہیں۔ جنھوں نے ۱۰۰ھ میں وفات پائی۔ اس کے علاوہ محض کمسن ہونا مہدی موعودؑ کی نظر کیمیا اثر کے مانع اعجاز بھی نہیں ہوسکتا۔ حضرت بندگی میاں سید عبدالحی روشن منور رضی اللہ عنہ فرزند حضرت بندگیمیاں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ کی اعجاز نما نظیر موجود ہے کہ چھ۶ ماہ کی عمر میں آپ نے ''تربیت'' کا شرف حاصل کیا تھا۔ اور سلسلہ مریدی میں اپنا سلسلہ تربیت حضرت مہدی علیہ السّلام سے قائم فرمایا تھا۔ احقر کے مرشدین کا سلسلۂ مریدی حضرت ہی سے وابستہ ہے۔ قوم میں اس سلسلہ کے اور بھی خانوادے ہیں۔

جناب فقیر خوب میاں صاحب پالن پوری مرحوم نے ''سراج منیر'' میں لکھا ہے کہ:۔ سیدنا مہدی علیہ السّلام کی بشارت کی برکت سے آپ پر اسرار الٰہی کا انکشاف ہونے لگا اور آپکا شمار صحابہ میں ہوگیا۔۔۔۔۔۔ حالانکہ سیدنا مہدی علیہ السّلام کے وصال کے وقت آپ کی عمر شریف صرف چھ مہینے کی تھی (سراج منیر ۸۹)

منور دینؓ کی یہ خصوصیت مستثنیات سے ہے جس کے بارے میں شبہ کرنا نہ صرف منور دینؓ سے بدعقیدگی ہوگی بلکہ خود حضرت مہدی علیہ السّلام کی وہبی استعداد و قوت اعجاز میں بھی شبہ لازم آئیگا جو شان مومن کے صریح مغائر ہے۔ کیوں کہ اگر آپ کو صحابی ہونے کا شرف حاصل نہوتا تو آپؓ اپنا سلسلۂ بیعت حضرت مہدی موعود علیہ السّلام سے راست قائم نہ فرماتے!۔ اور آپ کا یہ عمل نعوذ باللہ اگر صحیح نہوتا تو آپ کے جلیل القدر معاصرین کرامؓ اس کو کبھی روا نہ رکھتے!!!

اس بحث کے قطع نظر جبتک حضرت بندگی میاں عبدالرشیدؓ کی تاریخ ولادت صحیح طور پر معلوم نہو جائے۔ یہ بتلانا مشکل ہے کہ امامنا علیہ السّلام کے زمانۂ حیات میں ان کی عمر کیا تھی؟ البتہ صاحب تاریخ سلیمانی نے لکھا ہے کہ:۔ ''عمر طبعی یافتہ اند'' یعنی عمر طبعی پائی ہے۔

صاحب تاریخ نے اپنی دانست میں جس روایت کو زیادہ صحیح قرار دیا وہ یہ ہے کہ:۔ ''میاں عبدالرشیدؓ کو حضرت مہدی علیہ السّلام کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل ہوا ہے اور فیض صحبت کا شرف حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے حاصل ہوا ہے۔''

مولف ''سوانح مہدی موعودؑ'' نے بھی یہی مضمون لکھا ہے اور ''اسامی مصدقین'' کے حاشیہ میں استادنا مولانا فقیر سید محمود صاحب اہل دائرہ نو نے بھی یہی بیان درج فرمایا ہے۔ تاریخ مواد کی عدم دستیابی میں اگر اس روایت ہی کو صحیح مان لیا جائے اور اس لحاظ سے آپ کو صحابی قرار دینے میں تامل بھی ہو تو اس صورت میں بھی ''شرف بیعت'' بہرحال مسلّم ہو جاتا ہے۔ اور مولف ''انصاف نامہ'' حضرت میاں ولی جیؒ رحمۃ اللہ علیہ بھی تابعی ہیں لیکن امامنا علیہ السّلام سے راست شرف

بیعت حاصل نہیں۔ نیز یہ فرق بھی قابل لحاظ ہے کہ حضرت میاں عبدالرشیدؓ کے نام پر ''رضی اللہ عنہ یا ؓ ''کا اشارہ قومی کتابوں میں اکثر جگہ پایا جاتا ہے لیکن موخرالذکر کے نام پر کہیں نہیں پایا جاتا صرف''رحمتہ اللہ علیہ یا ؒ ''کا اشارہ لکھنے کی عادت پائی جاتی ہے۔

مولفؓ کی خصوصیات وشہادت:

میاں عبدالرشیدؓ اوران کے فرزند میاں شیخ مصطفیٰ کی فضیلت میں ایک روایت یہ بیان کیجاتی ہے کہ جب کبھی میاں عبدالرشیدؓ حضرت صدیق ولایتؓ کے پاس جاتے حضرت ان کی بہت تعظیم وتکریم فرمایا کرتے تھے۔بعض نے سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ ان کی پیشانی میں ایک نورنظر آتا ہے جس سے آیندہ دین مہدیؑ کی خدمت کا ظہور ہوگا۔(تاریخ حسینی) تاریخ سلیمانی میں جو روایت ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔''میاں عبدالرشیدؓ کی اہلیہ محترمہ ایک روز بغرض قدمبوسی حضرت صدیق ولایتؓ کیخدمت میں ائیں تو حضرت نے خاتون موصوفہ کی بہت عزت فرمائی۔حاضرین نے اس قدر عزت واکرام کا سبب دریافت کیا حضرت نے فرمایا کہ اس بی بی کے بطن سے نہایت دیندارلڑکا پیدا ہوگا جس کے ذریعہ نادر واقعات ظہور میں آئیں گے''۔مذکورالصدر دونوں روایتیں میاں شیخ مصطفیٰؒ کے تولد کی بشارت سے متعلق ہیں جو پوری پوری صادق آئیں اس کی تفصیل تواریخ مہدویہ وغیرمہدویہ میں موجود ہے۔

میاں عبدالرشیدؓ کو حضرت صدیق ولایتؓ سے بلکہ آپ کے فرزندوں سے بھی بہت عقیدت ومحبت رہی ہے چنانچہ صاحب تاریخ سلیمانی نے لکھا ہے کہ:۔

اما مقلد خاص وطالب بااختصاص امیرکبیر بندگی میانسید خوندمیرؓ اندو ازفرزندان میاںؓ عقیدت کمال صدافت بسیاری داشتند۔وعمرطبعی یافتہ اند (جلد۳ چمن۴ گلشن ۹)	امیر کبیر بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے خاص مقلداور مخصوص طالب تھے۔اورفرزندانِ میاںؓ سے بھی کمال صداقت کے ساتھ عقیدت رکھتے تھےاورعمرطبعی پائی ہے۔

قومی کتابوں میں میاں عبدالرشیدؓ کی شہادت کے جو واقعات بیان ہوئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہیکہ جس وقت اکبر بادشاہ نے گجرات کی تسخیر کا ارادہ کیا پوری مملکت میں تہلکہ مچ گیا لوگ گھر وکاروبار چھوڑ کر جانے لگے تو میاں عبدالرشیدؓ مع فرزند میاں مصطفیٰؒ واہل وعیال ومع فقرائے دائرہ قلعہ موربی میں جوعلم خاں دساڑیہ کی جاگیرتھی چلے آئے۔ایک روایت یہ بھی ہے کہ علم خاں کے حقیقی بھائی ملک مچھن، میاں مصطفیٰؒ کے خسر تھے اِن حضرات کا دائرہ ان دنوں وہیں قائم تھا۔اکبر بادشاہ نے شہرنہروالہ فتح کرنے کے بعد چند دن قیام کیا۔شیخ ظاہر پٹنی جو مناظرے میں میاں مصطفیٰؒ سے کئی بار شکست کھا کر روپوش ہوگیا تھا اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اکبر کے دربار میں شکایت پیش کی۔غلط واقعات باور کرائے۔اور دیگر علما نے بھی اس کی ہم زبانی کی۔درباری علما عبدالنبی صدرالصدور ومفتی وقاضی یعقوب پٹنی وغیرہ نے اس شکایت پرزور دینے اور رنگ بھرنے میں کافی حصہ لیا۔ بادشاہ نے جماعت مہدویہ کے ایک جید عالم کوطلب کرنے کا حکم دیا تا کہ عقاید واعمال کی تحقیق کیجائے۔

علماء نے میاں شیخ مصطفیٰؒ کی نشاندہی کی اور بادشاہ کو طیش دلایا کہ فوج کے سپاہی اگرچہ پوری جراءت ومردانگی سے کام کریں تب بھی اندیشہ ہے کہ ہاتھ آئے یا نہ آئے فوج کو خصوصی احکام دیئے گئے اور مغل سپاہ سالار امین سنجر کی سرکردگی میں فوج نے قلعہ موربی اور اطراف وجوانب کا محاصرہ کرلیا۔ سپاہ سالار نے ہتیار طلب کئے۔ میاں مصطفیٰؒ نے حوالے کردیئے ان کو قید کرلیا گیا۔ میاں عبدالرشیدؒ نے ہتیار دینے سے انکار کیا۔ اور ایسے اسباب پیش آگئے کہ مقاتلہ ناگزیر ہوگیا آپ کے ساتھ دس ۱۰ نفوس مطہرہ تھے۔ اس چھوٹی سی جماعت سے طاقتور کثیر فوج کی نبرد آزمائی ہوئی۔ بہت کچھ خونریزی کے بعد میاں عبدالرشیدؒ مع رفقا بحالت روزہ شہید ہوگئے۔ شہادت کے وقت زخموں کے خون سے اپنی سفید داڑھی رنگ رہے تھے اور خدا کا شکر ادا کررہے تھے۔ تاریخ شہادت ۲۴ رمضان ۹۷۹ھ یا ۹۸۰ھ ہے اسمائے شہدا یہ ہیں:۔ میاں عبدالرشیدؒ۔ میاں عمادالدین۔ میاں شاکر۔ میاں عثمان۔ میاں عیسیٰ۔ میاں موسیٰ۔ میاں چاند۔ میاں محمود افغانی۔ میاں رجب۔ میاں ناصر۔ ایک روایت یہ ہے کہ میاں عمادالدین ومیاں محمود افغانی کو ۲۶ تاریخ دوگانہ لیلۃ القدر کے دن شہید کیا گیا۔ سب شہدا موضع موربی میں دائرہ کے قریب مدفون ہیں۔ نوراللہ مضجعھم۔

ظاہر ہے کہ بادشاہ وقت کا حکم نامہ صرف میاں مصطفیٰؒ کی طلبی کے لئے بحثیت جید عالم مخصوص تھا تاکہ مذہبی عقائد و اعمال کی تحقیق کیجائے۔ اور میاں مصطفیٰؒ نے حکم نامہ کو قبول کرلیا ہتیار حوالے کردیئے خود پیش ہوگئے لیکن ظالم فوجی افسر نے پہلا ظلم یہ کیا کہ ایک شکست خوردہ مجرم قیدی کی طرح آپ کو جکڑ وادیا۔ حکمنامہ سے متجاوز دوسرا صریح ظلم یہ کیا کہ آپؒ کے ضعیف العمر والد اور ان کی صحبت میں رہنے والے فقرائے دائرہ کو بھی مغلوب کرکے قید کرلینا چاہا۔ حضرت میاں عبدالرشیدؒ کو اس سے پہلے بھی گرفتاری کا سابقہ ہوا تھا۔ مذہب چھوڑ دینے اور مہدی موعودؑ کا انکار کرنے کے لئے بہت مجبور کیا گیا۔ اور سخت تکالیف پہنچائی گئیں۔ آخر آپ کو رہا کردیا گیا۔ لیکن ساتھ ہی عوام میں یہ شہرت بھی دیدی گئی تھی کہ مذہب سے توبہ اور بانی مذہب سے انکار کیوجہ رہا کردیا گیا ہے یہ سنکر آپ کو بیحد صدمہ ہوا چونکہ ظالموں کے نرغہ میں تھے اپنی صفائی میں بجز خدائتعالیٰ کے کوئی گواہ نہ تھا۔ آپ نے اس وقت علی الاعلان عہد کیا تھا کہ پھر کبھی گرفتاری کا موقع آئے تو بندہ اپنی داڑھی کو خون سے رنگ کر اپنی صداقت مہدویت کا ثبوت دیگا۔ ایک روایت یہ ہے کہ حضرت بندگیمیاں شاہ دلاورؒ نے یہ مشورہ دیا تھا۔

غرض آپؒ اور آپ کی صحبت میں رہنے والوں نے اسی لئے مقاومت کی اور شاہی حکمنامہ سے متجاوز ظلم کی مقدور بھر مدافعت کرتے ہوے سنت شہدا کی پیروی میں اپنی جانیں قربان کردیں اور اس کے سوائے چارہ بھی نہ تھا کیوں کہ حکومت میں کہیں اور کبھی انصاف ہوتا نظر نہ آیا۔ چھوٹے سے چھوٹے بڑے سے بڑے عہدہ دار مہدویوں کے درپے آزار تھے کیوں کہ حکومت قاضیوں اور علما کے زیر اثر تھی۔ حالانکہ مہدوی اقتدار پر غلبہ پانے کے کبھی متمنی نہ رہے۔ سیاسی اقتدار سے کوئی سروکار نہ رہا۔ بلکہ وفادار شہری کی حیثیت سے ہر حکومت کے دور میں اپنی اپنی صلاحیتوں کے جوہر سے امن وامان

قائم رکھنے میں گرانقدر مدد دیتے رہے اور مذہب یا مقتدایان مذہب ان کی اس خدمت میں حائل بھی نہ تھے اس کے علاوہ مذہب، ہر عاقل و بالغ کا خود اختیاری مسئلہ ہے۔ اس کے خلاف کسی قسم کا جبر و تشدد کسی مذہب میں بھی روا نہیں۔ مگر افسوس کہ رحمۃ اللعالمین کے اعلیٰ ترین مذہب کی نام لیوا جماعت نے اقتدار و حکومت کے نشہ میں وہ بے رحمیاں کی ہیں جن کو تاریخ قیامت تک رسوا کرتی رہیگی۔ غرض میاں عبدالرشیدؓ اور ان کے ساتھیوں کی شہادت کے بعد فوجیوں نے میاں مصطفیٰؒ کو مع ذکور و اناث و اطفال قید کرلیا گھر اور دائرہ کا سامان لوٹ لیا تباہ تاراج کر دیا سب کو فوجی حراست میں رکھا گیا اور میاں شیخ مصطفیٰؒ کے گلے میں طوق پیر میں بیڑی ڈالکر احمد آباد لایا گیا اس کے بعد ان پر جو کچھ گذری اور دربار شاہی میں علما نے مناظرہ کے وقت جو ذلتیں اٹھائیں اور بادشاہ کے غیاب میں محض حکومت کی رعونت کے تحت جو ناروا مظالم ڈھائے گئے ان سب کی تفصیلات کا یہ محل نہیں اس کیلئے کتب تواریخ اور خود میاں شیخ مصطفیٰؒ کی نوشتہ ''مجالس مناظرہ'' کا مطالعہ کرنا چاہیئے اور مولوی حافظ محمود شیرانی پروفیسر اورینٹل کالج لاہور نے ''اورینٹل کالج میگزین ۶۳'۶۴ء میں ''دائرہ کے مہدویوں کا اردو ادب کی تعمیر میں حصہ'' کے عنوان سے ایک مضمون شایع کیا جسمیں ان مظالم کا نقشہ جن الفاظ میں انھوں نے نمایاں کیا۔ قابل ملاحظہ ہے حالانکہ پروفیسر موصوف مہدوی نہیں ہیں۔

غرض حضرت بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کی دی ہوئی بشارت پوری پوری صادق آئی۔ حاصل کلام یہ کہ حضرت میاں عبدالرشیدؓ علم و عمل زہد و تقویٰ میں ممتاز اور حضرت صدیق ولایتؓ کے منظور نظر تھے۔ اور ایسے عادل تھے کہ جسمیں عدالت کی تمام خصوصیات ودیعت تھیں اسی لئے حضرت شاہ قاسم مجتہد گروہؒ نے ''عالم عامل صالح کامل'' لکھا ہے۔ علما پر مخفی نہیں کہ لفظ ''عدالت'' کو جور و ظلم کے مقابلہ میں لایا جائے تو یہ لفظ ''انصاف'' کے مراد ہوتا ہے۔ فسق و فجور کے مقابلہ میں استعمال کیا جائے تو صرف انبیا و ملئکہ کیساتھ مخصوص ہو جاتا ہے جب یہ لفظ گناہوں سے محفوظ رہنے پر دلالت کرتا ہے تو معصوم عن الخطا و محفوظ عن الخطا دونوں پر حاوی ہوتا ہے۔ عصمت ملکہ فطری و وہبی ہوا اور حفظ عن العصیان ملکۂ کسبی اسی لئے انبیاء کو معصوم اور اولیاؑ کو محفوظ کہا جاتا ہے اور موضوع حدیث میں عدالت کے معنی روایت حدیث میں جھوٹ سے بچنے کے بھی ہوتے ہیں اس معنی میں عادل اس شخص کو کہیں گے جو روایت حدیث میں دروغ بیانی نہ کرتا ہو۔

حضرت میاں عبدالرشیدؓ کی ذات میں ایک ''عصمت عن الخطا'' کے سوائے لفظ عدالت کے مفہومات ''انصاف'' ''تقویٰ'' ''حفظ عن الخطا'' ''صداقت'' سب بدرجہ اتم موجود تھے۔ اس لئے آپکے عادل ہونے میں کسی مہدوی کو کلام نہیں۔ اسی لئے آپؓ کی کتاب جو فرامین مہدی علیہ السّلام پر مشتمل اور قوم میں مستند و متداول ہے اور طبقہ اولیٰ یعنی حضرت مہدی موعود علیہ السّلام کے بعد بالکل قریب کے زمانہ کی ہے پیش کیجا رہی ہے۔ واللہ الموفق والعین۔

مخلصین کا اصرار تھا کہ یہ کتاب مع شرح چھپوائی جائے لیکن موجودہ ناموافق حالات کیوجہ طباعت کا انتظام دشوار پایا گیا اس لئے توضیحات کا حصہ چند خاص مضامین کی حد تک مرتب کیا گیا جو کتاب کے آخر میں منسلک ہے تاکہ ضروری بعض مسائل صاف ہو جائیں۔ نیز بعض روایات پر ''ہدیہ مہدویہ'' میں جو اعتراضات ہیں ان کو بھی رفع کر دیا گیا ہے۔

بہر حال یہ کتاب حدیث کی کتابوں کے مماثل اور از روئے دین متین اہم مرتبہ کی حامل ہے۔ مذہب مہدویہ کو سمجھنے اور استخراج احکام ومسائل میں اس کتاب سے بہت زیادہ مدد ملیگی۔ علماوعوام واغیار؛ اپنی اپنی استعداد وصلاحیت کی حد تک اس سے مستفید ومحظوظ ہوسکیں گے۔ اِس کی طباعت واشاعت میں جن صاحبین نے علمی مالی اور جس حیثیت سے ممکن ہوسکا حصہ لیا۔ ان سب کو اللہ جل شانہٗ اجر جمیل عطا فرمائے آمین ۔

فقیر حقیر ابوسعید سید محمود غفرلہ

فہرست روایات ونقلیات مبارکہ

۱۸۔ کسب کے بارے میں علماء کا سوال۔جواب

۱۹۔ دنیا میں دیدارالٰہی ہونے کے بارے میں علماء کا سوال۔جواب

۲۰۔ خوف وقہر کی آیات کا بیان کرنے کے بارے میں علماء سوال۔جواب

۲۱۔ علماء نے سوال کیا کہ آپ علم پڑہنے سے منع کرتے ہیں؟ حضرتؑ کا جواب۔

۲۲۔ الف۔حضرت مہدی علیہ السلام کے رفقاء اساتذہ ومشائخین سے روگردان ہوجانے کے بارے میں علماء کا سوال۔جواب

ب۔ حضرت مہدی علیہ السلام سے آپؑ کے مذہب کے بارے میں علماء کا سوال وجواب

۲۳۔ حکم کفر کے بارے میں علماء کا سوال۔جواب

۲۴۔ ایک علامتِ مہدی موعودؑ کے بارے میں علماء کا سوال۔جواب

۲۵۔ خراسان میں شدید ترین مخالفتوں پر حضرت مہدی علیہ السلام کا غالب آجانا۔

الف۔ قاضی فراہ کی ایذارسانی کی کوشش

ب۔حضرت کے رفقاء نے جنگ کے لئے تیاری کرنے کی اجازت طلب کی تو حضرتؑ نے فرمایا کہ بندہ کسی کی فکروتدبیر کا تابع نہیں ہے صرف فرمان رب العالمین کا تابع ہے۔

ج۔ شہر فراہ کے کوتوال کا ظلم اور حضرتؑ کا بے نظیر حلم وتحمل

د۔ حاکم شہر کا خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا

ھ۔ قاضی کا قید ہوجانا اور حکومت کا حضرتؑ سے معافی چاہنا۔

و۔ حکومت نے تلف شدہ اسباب کی فہرست طلب کی تو حضرتؑ نے اُسپر کوئی التفات نفرمایا۔

ز۔ ایک وزیر کبیر میر ذوالنون کو دعوے مہدیت کی آزمایش کیلئے مقرر کرنا۔

ح۔میر ذوالنون کا عساکر وغیرہ شاہی لوازم کیساتھ آکر حضرت کی قیامگاہ کا محاصرہ کرلینا

ط۔ حضرتؑ کے رفقاء کا استغناء

ی۔ بالآخر میر ذوالنون کا مطیع ومنقاد ہوجانا۔

ک۔ ملانور نے بھی بآواز بلند دعوے مہدیت کی تصدیق کی۔

ل۔میر ذوالنون نے حضرتؑ کی تائید میں مخالفین سے جنگ کرنے کی اجازت طلب کی تو حضرتؑ نے جواب دیا کہ ناصر مہدیؑ صرف خدا ہے اپنے نفس پر تلوار چلاؤ۔

م۔حضرت مہدی علیہ السلام کا انتہاے استغنا کی میر ذوالنون کے وداع کے وقت ان کی طرف آپؑ نے التفات تک نہ فرمایا۔

۲۶۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ کا فریضہ صرف تبلیغ ہے۔

دربیان حالات زمانہ بعثت

دربیان طریق تبلیغ

۸۴۔ اثر تبلیغ اور عظمتِ حضرت سید خوندمیر رضی اللہ عنہ

۱۱۵۔ حضرت سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جامع مسجد و عیدگاہ کو جائیں تو اچھا لباس ۔ پہنکر ہتیار لگا کر جائیں اور (تبلیغ کے سواے) کوئی کیفیت نہ کریں۔

۲۸۸۔ ایک شرابی کی بے حد ضد کے باوجود حضرتؑ نے فرمایا کہ بندے کو صرف تبلیغ کے لئے بھیجا گیا ہے۔

در بیان معجزات حضرت مہدی علیہ السلام

۲۱۴۔ ایک شخص دائرے میں شراب لے آیا۔ صحابہؓ نے شیشہ توڑ پھینکنے کی اجازت طلب کی تو ۔ حضرتؑ نے فرمایا بندے کے سامنے مستان دنیا ہوشمند بن جاتے ہیں یہ تو شراب کی نشہ ہے کچھ دیر میں اتر جائیگی۔

۲۶۰۔ الف۔ حضرتؑ نے دو صحابیوں کی نسبت پیشنگوئی فرمائی تھی پوری ہوئی۔
ب۔ انھیں دونوں کو سیر مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بشارت دیگئی تھی۔

۲۶۴۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے جامع مسجد میں عمر کے آخری جمعہ کی نماز جب ادا رفرمائی تو وتر بھی ادا فرمائی۔ بعض صحابہؓ نے محسوس کرلیا کہ جامع مسجد کو حضرتؑ کی یہ آخری تشریف آوری ہے گویا آپ کو قطعی طور پر معلوم ہو گیا تھا کہ یہ آخری جمعہ ہے۔

۲۸۱۔ ایک شخص تین سو منزل پر سے خوشبو محسوس کر کے اور غیبی آواز سنکر حاضر ہوا اس نے تصدیق کی۔

۲۸۲۔ ایک ناکہ دار کروڑ گیری حضرتؑ پر فریفتہ ہو کر تصدیق و صحبت سے مشرف ہوا۔

۲۸۳۔ حضرتؑ کا دندان مبارک محفوظ رکھنے کی کوشش کیگئی مگر وہ غائب ہو گیا۔

۲۸۷۔ قزاقوں کو حضرتؑ کے ساتھ ہاتھی گھوڑوں کا مسلح لشکر نظر آیا۔

۲۸۸۔ ایک شرابی کی بے حد ضد آخر توبۂ نصوح

۲۹۱۔ الف۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی تاثیر تبلیغ
ب۔ حضرتؑ نے فرمایا مومن ذخیرہ نکرے

۲۹۳۔ ایک عالم صاحب کے پاس کی تفسیر کی کتاب کا مضمون حضرتؑ کی تاثیر نظر سے بدل گیا۔

۲۹۴۔ ایک ریاست میں بیل ذبح کیا گیا اور حکومت وقت کی مخالفت کی صورت میں حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی قوت اور کامل غلبہ کا مظاہرہ فرمایا بالآخر سب مطیع و منقاد ہو گئے آپ جب وہاں سے رخصت ہونے لگے تو وزیر اعظم نے فوجی دستہ کے ساتھ خطرناک مقامات تک آپکی مدد کرنی چاہی حضرتؑ نے فرمایا جس خدا نے بندہ کو یہاں غلبہ عطا فرمایا ہے وہ ہمیشہ بندہ کے ساتھ ہے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں۔

۲۹۵۔ ایک کتے کا عجیب واقعہ جو حضرت مہدی علیہ السلام کے دائرہ میں تھا۔

۳۰۰۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کے بعد صحابہؓ کو خواب میں آپؑ نے معلوم کیا کہ یہاں (سلطانی) قہر ہونے والا ہے تم لوگ چلے جائیں۔اس بناء پر سب واپس ہوگئے اور وہی پیش آیا جو معلوم ہوا تھا۔

در بیان تاثیر پسخوردہ

۲۷۴۔ ایک مشرکہ کو حضرتؑ کا پسخوردہ پلایا گیا تھا۔اسکی لاش جلائی نہ جاسکی

۲۷۵۔ دائرے کے کتے کو سانپ ڈس لیا حضرت کے لعاب دہن کی تاثیر سے اچھا ہوگیا۔

۲۷۶۔ اسی نوعیت کی ایک اور روایت

۲۷۷۔ حضرتؑ کے پسخوردہ کی تاثیر سے ایک آسیب زدہ اچھا ہوگیا۔

۲۹۶۔ ایک افیونی کی طلب پسخوردہ کی تاثیر سے جاتی رہی

در بیان انکار حضرت مہدی علیہ السلام

۲۳۔ انکار مہدی کفر قرار دینے کے بارے میں علماء نے سوال کیا تو حضرتؑ نے جواب دیا۔

۲۸۔ حضرت مہدی علیہ السلام کا ہر حکم خدا کا حکم ہے۔ایک حرف کا انکار بھی موجب مواخذہ ہے

۲۹۔ الف۔حضرتؑ نے اپنے منکر کو خدا تعالیٰ اور رسولؐ کا منکر قرار دیا ہے یہ روایت اکثر صحابہ ومہاجرین میں مشہور رہی ہے۔
ب۔شہر میں جا کر لوگوں کو کافر کہتے پھرنے والے مہدویوں کو حضرتؑ نے تعزیر کا حکم دیا ہے اور یہ متفق علیہ روایت ہے۔

۳۰۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ انکار مہدیؑ کفر ہے

۳۱۔ حضرتؑ نے توضیحاً وتصریحاً اپنی مہدیت کے منکر پر کفر کا حکم عاید فرمایا ہے۔

۳۲۔ ایضاً

۳۳۔ ایضاً

۳۴۔ مہدیؑ کا انکار اللہ کے تمام صحیفوں کا انکار ہے۔

۳۵۔ حضرت سید محمودؓ کا منکر مہدیؑ پر حکم کفر عاید کرنا۔

۳۶۔ ایک مجلس میں اکثر مہاجرینؓ موجود تھے کسی سائل کے جواب میں حضرت سید محمودؓ نے منکر مہدیؑ کو کافر فرمایا۔

۳۷۔ چند جلیل القدر صحابہؓ نے ایک متفقہ تحریر حضرت سید خوندمیرؓ کے پاس روانہ کی کہ ہم آیت یا حدیث - پڑھکر سائل کو جواب دیتے ہیں کہ منکر مہدیؑ کافر ہے

۳۸۔ یہہ روایت حضرت شاہ دلاورؓ نے بیان کی ہے کہ انھوں نے حضرت مہدیؑ سے سنا ہے۔

۳۹۔ صحابۂ مہدیؑ کی صحبت میں رہے ہوے ایک مہدوی عالم کے سوال کے جواب میں حضرت سید محمودؓ نے فرمایا کہ بایزیدؒ کے جیسا بھی انکار کرے تو کافر ہے۔

۵۰۔ موضع تھٹہ علاقہ سندھ میں ایک موقع پر حضرتؑ نے فرمایا اگر اللہ کا حکم ہوتا تو منکرین سے جزیہ لیتا۔

۵۱۔ حضرت سید خوندمیرؓ کو منکرین کی شدید ترین مخالفتوں کا سامنا تھا۔اور آپ نے جوابی کاروائیاں جاری رکھی تھیں۔جس پر بعض صحابہؓ نے جن کو ان کاروائیوں کے جواز میں شبہ تھا انھوں نے آپ کے پاس الزامی تحریر روانہ کی تھی۔اس کے جواب میں حضرت سید خوندمیرؓ نے پورے جوش عشق کا مظاہرہ کیا۔اور فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے فرامین میں تاویل وتحویل کیجائے تو بندہ ہرگز برداشت نہیں کرسکتا۔

۵۲۔ منکرین کی شدت مخالفت کا اظہار حضرت مہدیؑ کی زبان مبارک سے۔

۵۴۔ مخالفین سے روابط کی ممانعت

۵۵۔ منکرین کے تعلقات سے بچانے کی کوشش کی جاتی تھی۔

۹۱۔ حضرت مہدیؑ نے انکار مہدیت میں مخالفین کی شدت کو خاص انداز میں واضح فرمایا

۹۴۔ بے دینوں کی مخالفت مومن کے دین وایمان کے استحکام کا موجب ہوتی ہے۔

۱۱۲۔ حضرت مہدی علیہ السلام کا جو مقبول ہوگا وہی مقبول خدا و رسولؐ ہوسکتا ہے۔

۲۳۹۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ کے دائرہ میں مومن منافق اور کافر ہیں جس طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے۔

در بیان اقتداء منکرین حضرت مہدی علیہ السلام

۴۲۔ فرمان حضرت مہدی علیہ السلام کہ منکر مہدی کی اقتداء نہ کریں اگر سہواً ہو جائے تو نماز دوبارہ پڑھ لیں۔

۴۳۔ بعض رفقاء نے عرض کیا کہ ہم نے آج شہر میں مخالف امام کی اقتداء کرلی ہے آپؑ نے فرمایا کہ نماز پڑھ لو۔اور باہم مل کر جانے کی ہدایت فرمائی تاکہ اپنی جماعت کے ساتھ ادا کرسکیں (نماز با جماعت کی اہمیت بھی اس روایت سے معلوم ہو رہی ہے)

۴۴۔ منکر مہدیؑ کی اقتداء میں نماز ادا نہ کرنے کے بارے میں جلیل القدر رفقائے کرامؓ کی باہم لطیف گفتگو۔

۴۵۔ منکرین کی عبادت گاہوں میں جانا ہی نہ چاہیئے جب کہ اقتداء کے احتیاج کا میلان پیدا ہونے یا کشمکش میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو۔

۴۶۔ حضرت شاہ نظامؓ نے بھی ایک مجلس میں حضرت مہدی علیہ السلام کے اس فرمان کا اعلان فرمایا جو قبل کی روایت میں مذکور ہے۔

۴۷۔ اتفاقاً ایک غیر مہدوی امامت کے لئے آگے بڑھ گیا تو پیچھے کردیا گیا۔

۴۸۔ اسی نوعیت کی ایک اور روایت جو قبل ذکر کیگئی۔

۴۹۔ منکرین کی اقتداء میں نماز جمعہ وعیدین اور خود حضرت مہدی علیہ السلام ادا کرنے کے بارے میں گفتگو ہوئی تو صحابہؓ نے فرمایا کہ ہم کو اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں حضرت نے جس کام سے ہمیں روکا ہے ہم اس سے باز رہیں گے

دربیان عشق

۱۸۹۔ عشق کس طرح حاصل ہوسکتا ہے۔!!

۱۹۰۔ نیکی کروگے تو انوار حق کا نزول ہوگا اور خلق تم سے وابستہ ہوگی۔

۲۱۸۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ عشق عطائی پیغمبروں کے لئے ہے بندہ تم کو عشق کسبی کی تعلیم دے رہا ہے۔

دربیان طلب دیدار خدائتعالیٰ

۱۹۔ دیدار الٰہی دنیا میں ہونے کے بارے میں علماء کا سوال۔ حضرتؑ کا جواب۔

۶۷۔ خداطلبی میں رخصت وعزیمت کی توضیح حضرتؑ نے فرمائی ہے۔

۶۹۔ الف۔ اللہ تعالیٰ سے کامل طلب وتعلق پیدا کرلو۔

ب۔ اصحاب صفہ نبوت واصحاب مہدیؑ خاتم ولایت کوتوصیف

ج۔ مہدویوں کوطلب دیدار خدا کی ہدایت۔

۹۹۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہزار میں ایک طالب خدا کو پہنچتا ہے۔!

۱۸۸۔ سر کی آنکھوں سے یا دل کی آنکھ سے یا خواب میں جواللہ تعالیٰ کو دیکھے وہ مومن حقیقی ہے طلب دیدار خدا رکھنے والے پر بھی ایمان کا حکم ہے۔

۱۹۲۔ طلب خدا رکھنے والے کے لئے شغل ذکر لازم ہے۔

۱۹۶۔ طالب خدا کو چاہیئے کہ کھانا پینا ہر کام میں خاطر باخدا رہے غفلت سے جائز کام بھی حرام ہوجاتے ہیں

۲۱۹۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے ہر مرد وعورت پر طلب دیدار خدا فرض فرمائی ہے۔

۲۲۳۔ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا الخ کی تفسیر میں ظالم لنفسہٖ مقتصد۔ سابق بالخیرات کی توضیح حضرت مہدی علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے۔

۲۲۷۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ بندہ رسول اللہ صلعم کے قدم بقدم آیا ہے۔ بینائی چشم سر وچشم دل میں کامل اتباع رکھتا ہے۔ اور مو بموسب کچھ آئینہ وچشم بن چکا ہے۔

۲۲۸۔ حضرتؑ نے اپنے دیدار کی منازل بیان فرمائی ہیں۔

۲۲۹۔ حضرت سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ مرتبۂ بینائی کا انتہائی کمال جو بار امانت تھا صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلعم و حضرت محمد مہدی علیہ السلام نے پایا ہے۔ یہہ مرتبہ وکمال کسی دوسرے ولی کو حاصل نہ تھا۔

۲۴۰۔ حضرت مہدی علیہ السلام ایک وقت اپنی خاص حالت میں ایک شعر بار بار پڑھ رہے تھے

۲۸۹۔ ایک شوخ شخص سے دیدار الٰہی پر گفتگو۔

۲۹۰۔ سفر حج کے وقت جہاز پر ایک شخص کی حضرت مہدی علیہ السلام سے دیدار الٰہی پر بحث۔

دربیان ترک دنیا

۵۶۔ جن چیزوں کو قرآن مجید میں متاع حیات دنیا کہا گیا ہے۔ان کی محبت میں مشغول ہو جانے سے ۔ حضرتؑ نے نہایت سختی اور تہدید سے منع فرمایا ہے۔

۵۷۔ حضرتؑ نے گوجری زبان میں اہل نفس سے خطاب فرماتے ہوئے ایک دوہا بیان فرمایا ہے

۵۸۔ ایک عالم عہدہ دار کی حضرتؑ سے حب حیات دنیا کفر ہونے پر بحث۔اور کفر کا حکم عاید کرنے میں ۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی احتیاط۔

۱۱۶۔ ترک دنیا رہبانیت نہیں کیونکہ امور معیشت ضروریہ کی اجازت دیگئی ہے۔

۱۳۲۔ اللہ و رسولؐ و مہدیؑ سے محبت ہو، دینداروں کی الفت ہو، دن رات طلب خدا اور ترک دنیا کے خیال میں ثابت قدم رہے تو ایسے شخص کے لئے بھی ایمان کی بشارت حضرتؑ نے دی ہے۔ اگرچہ بغیر ترک دنیا اور دائرے کے باہر اسکی موت واقع ہوئی ہو۔

۲۱۳۔ حضرتؑ نے ''وانتم سکاریٰ'' کی تفسیر ''دنیا کی نشہ و مستی'' بیان فرمائی ہے۔

دربیان کسب

۱۸۔ کسب کے بارے میں علماء کا سوال اور حضرتؑ کا جواب

۶۰۔ اگر کوئی فقیر ایک دن ایک چیتل چاہے دوسرے روز دو چیتل چاہے تو وہ طالب دنیا ہے۔

۶۱۔ (فقیر کے لئے) تین دن مسلسل کسب سے طالب دنیا کا حکم عاید ہو جاتا ہے اور اس روایت کی توضیح ۔ روایت (۶۲) سے معلوم ہو سکتی ہے۔

۶۲۔ الف۔کاسبین کے لئے کسب کی شرط

ب۔ عبادت وعزلت اور ترک دنیا کے باوجود دنیادار قرار پاسکتا ہے اگر دنیاوی مقصد پیش نظر ہو۔

۱۹۶۔ طالب کو چاہئیے کہ کھانا پینا ہر کام میں خاطر با خدا رہے غفلت سے جائز کام بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

دربیان ذکر اللہ تعالےٰ

۱۹۱۔ حضرت مہدی علیہ السلام فقراء کے حجروں میں فقراء کی نگرانی بذات خود فرماتے تھے۔اگر تعمیل حکم میں مشغول ۔ بذکر پاتے تو خوش ہوتے ورنہ زجر و توبیخ فرماتے تھے۔

۱۹۴۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے مہدویوں کے ذاکر ہونے کی خصوصیت کو قرآن کی ایک آیت سے مطابق کر کے دکھایا ہے

۱۹۵ حضرت مہدی علیہ السلام اپنے صحابہؓ کو خاطر باخدا رہنے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے اور اسی کو آپ نے ۔ فراغت سے تعبیر فرمایا ہے۔

۱۹۷۔ طالب خدا کو چاہیئے کہ ذکر اللہ کے لئے جسقدر جس طرح ممکن ہو وقت نکالنے کی کوشش کرے۔

۱۹۹۔ حضرتؓ نے کلمہ کو **لا الٰہ الا اللہ** کے چار مراتب کی توضیح فرمائی۔

۲۰۰۔ حضرتؓ نے فرمایا کہ گائے کی سینگ پر دانہ کی مقدار کی طرح اگر مومن کے دل پر ذکر **لا الٰہ الا اللہ** کا اثر رہے تو کافی ہوسکتا ہے۔

۲۰۱۔ حضرتؓ نے فرمایا کہ جس طرح روئی سے بھرا ہوا گھر چنگاری پڑتے ہی جلتے جلتے جل جاتا ہے اسی طرح ۔ مومن کے دل پر ذکر لا الٰہ الا اللہ کی تاثیر ایسی ہونی چاہیئے کہ غیر اللہ کی محبت دل سے جلکر ختم ہو جائے۔

۲۰۲۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ کوئی فقیر کم از کم سلطان النہار وسلطان اللیل کی حفاظت کرے تو گویا اس نے ۔ دن رات ضائع نہیں کئے۔

۲۰۳۔ پانچ پہر کا ذکر ذکر کثیر ہے چار پہر کا ذاکر مشرک اور ذکر قلیل کا عامل منافق ہے۔

۲۰۴۔ حضرت سید محمودؓ ہفتہ دو ہفتہ میں صحابہ ومہاجرین رضوان اللہ عنہم اجمعین کو جمع کر کے فرماتے کہ ''حضرت مہدی علیہ السلام نے اول فجر سے ایک پہر دن چڑھتے تک اور ظہر سے عشاء تک ذکر اللہ میں مشغول رہنے کی تاکید فرمائی ہے۔لیکن عصر ومغرب کے درمیان بیان قرآن کر سکتے ہیں اور سن سکتے ہیں۔ان احکام کی پابندی کی بہ ذات خود سختی سے نگرانی فرماتے تھے۔

۲۰۵۔ ایک روز حضرت سید محمودؓ خود نگرانی فرمار ہے تھے ایک صاحب حجرہ سے باہر نکل آگئے حضرتؓ نے ان سے باز پرس کی اور ہدایت فرمائی۔

۲۰۶۔ فقراء کے لئے ذکر کے اوقات میں پکانے کھانے کی تک ممانعت تھی۔

۲۰۷۔ مبتدیان طلب وعشق الٰہی کے لئے قرآن خوانی کو بھی موجب غفلت قرار دیا جاتا تھا۔

۲۱۰۔ غیر ضروری کام میں مصروف رہنے والوں سے مخاطب ہو کر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک لمحہ ۔ تو فرشتوں کو تمہارا اعمالنامہ لکھنے سے فرصت دو۔

۲۱۱۔ حضرتؓ نے اوقات ذکر میں دین سے متعلقہ واقعات بیان کرنا بھی بے سود قرار دیا تھا۔

۲۱۲ ایک صاحب نماز مغرب کے بعد اسی بیان قرآن کو دہرا رہے تھے جو عصر ومغرب کے درمیان انھوں نے سنا تھا۔ حضرت سید محمودؓ نے روک دیا کہ اجماع کے طے شدہ امر کے خلاف ہے۔

۲۱۶۔ کسی نے حضرتؓ سے عرض کیا کہ بعض لوگ نماز فجر کے بعد سوجایا کرتے ہیں حضرتؓ نے بہت ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ سونا نہ چاہیئے ۔عرض کیا۔حضرتؓ بھی تو سوتے ہیں؟ آپؓ نے مسکرا کر جواب دیا کہ بندہ اس کے بعد نہ سوئیگا۔

۲۱۷۔ سلطان النہار کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک دفعہ نماز فجر کے بعد ۔ ایک قرآن خواں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم بندہ کو بیٹھنے نہیں دیتے ہو۔

دربیان توکل

۵۹۔ طالب مولیٰ کو فاقہ پر ہر حالت میں صبر کرنا چاہیئے اگر چہ موت واقع ہو جائے۔

۶۰۔ اگر کوئی (طالب مولیٰ) ایک دن ایک چتیل چاہے دوسرے دن دو چتیل چاہے تو طالب دنیا ہے

۶۱۔ جو تین دن مسلسل کسب کرے طالب دنیا ہے۔

۶۲۔ عبادت وعزلت وترک دنیا کے باوجود دنیادار قرار پاسکتا ہے اگر دنیاوی مقصد پیش نظر ہو۔

۶۴۔ دائرے میں فقراء کیلئے بیل بنڈی رکھی گئی تھی۔تا کہ کسی سے سوال کرنے کی نوبت نہ آئے۔

۶۸۔ جو چاہو اللہ تعالیٰ ہی سے چاہو۔

۷۰۔ مجبوری کے وقت جبکہ فتوح زیادہ آجائے تو اس سے دو تین وقت کا کام نکالنے کا حکم۔

۷۱۔ انتظار فتوح مانع توکل ہے۔

۷۲۔ فقیر کو کس صورت میں فتوح نہ قبول کرنی چاہیئے

۷۳۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے حلال اور حلال طیب کا فرق بیان فرمایا ہے۔

۷۴۔ حلال اور حلال طیب کا فرق۔حضرتؓ نے تعین کو لعین فرمایا ہے۔

۷۵۔ بے دینوں کی صحبت واختلاط کے برے اثرات

۷۶۔ مہدویوں کے پاس سے چھاچھ لانے پر برتن پھینک کر توڑ دیئے گئے۔

۷۷۔ میدان حقیقت میں صبر وتوکل کی ضرورت ہے۔

۱۳۵۔ پابندی کیساتھ کسی ایک ہی شخص کی لائی ہوئی فتوح پر تعین کا حکم لگایا گیا۔اور لینے سے انکار کیا گیا

۱۳۶۔ حضرت بی بی الہدیٰؓ کے وصال کے بعد اشرفی نکلی تو حضرتؓ نے داغ دینے کا حکم صادر فرمایا۔ جب معلوم ہوا کہ وہ کسی کی امانت تھی تو حکم روک دیا گیا۔

۱۴۶۔ الف۔فقرائے دائرہ کے ساتھ حضرت بندگیمیاں سید محمود رضی اللہ عنہ کا تعلق خاطر۔

ب۔ فقراء کو قرض کر کے نہ کھانا چاہیئے۔

ج۔ توکل کی شرط بے شان وگمان پہنچنا ہے۔

۱۴۷۔ حضرت بندگی میاں الہدادرضی اللہ عنہ کوان کے پاس امانتہً رکھی ہوئی رقم سے سویت ملی توان کے ضمیر پر ناگواری طاری ہوگئی۔

۱۴۸۔ فقروتوکل پرصحابہؓ کےصبرورضا کا یہ حال تھا کہ کسی کی نامعلوم خفیہ امدادتک گوارہ نہ کرتے تھے۔

۱۴۹۔ دائرہ معلّی میں فتوح بعض اشخاص کے لئے مخصوص طور پربھیجی جاتی تو حضرتؑ قبول نہ فرماتے تھے۔ بلاتعین شخصی بوجہ اللہ ہونالازم قرار دیا گیا تھا۔

۱۵۰۔ ایضاً

۱۵۱۔ ایضاً

۱۵۲۔ فتوح وصول کرنے کے لئے فقرا کو جانے سے منع کیا جاتا تھا۔

۱۵۳۔ فقراء کے ہاتھ سے اتفاقاً اگرکوئی فتوح بھیج دی جاتی تو واپس کردی جاتی تھی۔

۱۵۴۔ فقراءکو فتوح لانے سے منع کیا جاتا تھا۔

۱۵۵۔ اصحاب مہدی رضی اللہ عنہم عشروصول کرنے کیلئے کسی کوبھجوانا باعث لعنت سمجھتے تھے۔

۱۵۶۔ صرف شبہ کی بنا پرکہ دائرہ کا فقیر ساتھ لایا ہے۔فتوح قبول نہ کیگئی

۱۵۷۔ حضرت سید محمودؓ کے اقربائے مصاہرت اگر بی بی کے لئے مخصوص طور پر کچھ دیتے تو وہ چونکہ - قرابت کے اثر کے تحت ہوتا ”خالصتہً لوجہ اللہ نہوتا اس لئے قبول کرنے سے انکارفرمادیتے تھے۔

۱۹۸۔ فتوح فقراء متوکلین ہی کا حق ہے۔

۲۶۶۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ایسا معلوم ہورہا ہے کہ مہدیؑ اوراس کے متبعین کے لئے - کوئی جگہ (مستقل) قیامگاہ و مسکن مقررنہیں ہے۔

دربیان صحبت صادقان

۱۰۹۔ حضرتؑ کی ایک نظر ہزار سال کی مقبول شدہ عبادت سے بہتر ہے۔

۱۱۰۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی تھوڑی دیر کی صحبت تمام عمر کے گناہ کی بخشش کا موجب بن سکتی ہے۔

۱۱۴۔ صحبت صادقاں اختیار کرنے کی ہدایت

۱۳۱۔ حضرتؑ کی صحبت سے استفادہ کرگزارنے والوں کوفتح مندی کی بشارت

دربیان ہجرت

۹۵۔ صحابہ ومہاجرین کا درجہ ان لوگوں پرفائق ہے جومہدی علیہ السلام کی تصدیق کے باوجود صحبت وہجرت سے بازرہے ہیں

۹۶۔ فرضیت ہجرت ۔

۹۸۔ ہجرت بااستقامت چاہئیے

۱۰۴۔ صادق وکامل اتباع رہے تو بعض صورتوں میں مقام ہجرت سے واپسی کی اجازت دیگئی ہے

۱۰۶۔ مہاجر کی ولایت غیر مہاجر ورثہ کے لئے تسلیم نہیں کیگئی۔

۱۰۷۔ الف ایک مہاجر کا ترکہ غیر مہاجر بیرون دائرہ رہنے والے ورثہ کے حوالہ کر دیا گیا تو حضرت سیدخوندمیرؓ نے سنکر پسند نہ فرمایا۔

ب۔ مہاجرین اور قاعدین ایمان میں برابر ہیں لیکن مراتب میں برابر نہیں۔

۱۱۱۔ ترغیب مسابقت ہجرت۔

۱۱۳۔ تصدیق اور ہجرت وصحبت اسی کو نصیب ہوتی ہے جسکی روح کی حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس تصحیح ہو چکی ہو۔

۱۱۷۔ مہاجرین کی لڑکیوں سے غیر مہاجرین کا عقد پسند نہیں کیا جاتا تھا۔

۲۶۸۔ ایک دفعہ حضرت مہدی علیہ السلام نے صحابہؓ سے فرمایا ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ سفر کرنا ہوگا صحابہؓ نے سفر کی تیاری شروع کردی۔ چند دن حضرتؑ نے فرمایا کہ اس سے سفر باطنی مراد ہے۔

در بیان سویت

۱۳۷ الف۔ حضرت سید محمودؓ کا فقر اور آپ کی دیانت

ب۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام کا فعل جو خود حضرت کی ذات سے مخصوص ہو اور جبکہ اس کے اتباع کا اذن موجود نہو اس پر عمل کرنے سے باز رہے ہیں۔

۱۳۸۔ بی بی کد بانوؓ نے گھر کے لئے اضافہ سویت کی خواہش کی تو حضرت سید محمودؓ نے نامنظور فرمائی

۱۳۹۔ حضرت مہدی علیہ السلام نگرانی فرماتے کہ سویت میں کسی کی رعایت نہونے پاے۔

۱۴۰۔ مال عشر کی تقسیم جب پوری ہو جاے آپ اٹھتے تھے

۱۴۱۔ سویت کے بغیر کسی کو کچھ لینے دینے کی اجازت نہ تھی۔ حتیٰ کہ فرزند ارجمند کو انگور دیدیا گیا تو آپ نے منھ میں سے نکال کر پھینک دیا۔

۱۴۲۔ حضرت ملک الہدادؓ رعایتہً ایک سویت زیادہ دیجارہی تھی لیکن آپ نے قبول نہ کیا۔

۱۴۳۔ اسی نوعیت کی ایک اور روایت

۱۴۴ سویت کے بارے میں حضرت شاہ نعمتؓ کی قناعت

در بیان استغناء

۲۵۔ حضرت مہدی علیہ السلام کا انتہائے استغنا کہ میر ذوالنون کے وداع کے وقت ان کی طرف آپ نے التفات تک نہ فرمایا۔

۶۴۔ الف۔اہل دنیا سے استغنا کی تعلیم۔

ب۔اوراہل نفس جوفرمایش چاہتے ہوں اس سے بچنے کی ہدایت۔

ج۔ دائرہ میں فقراء کے لئے بیل بنڈی رکھی گئی تھی تا کہ کسی سے سوال کرنے کی نوبت نہ آئے۔

۶۵۔ حضرت سیدخوندمیرؓ نماز جمعہ وعید کے لئے پیدل جاتے وقت اگرکوئی سواری پیش کرنا چاہتا تو انکارفرمادیا کرتے ۔ مجبوراً قبول بھی فرمالیتے تھے۔

۶۶۔ پوری احتیاج رہنے کے باوجود مہاجرین کرام کامل استغنا کی زندگی بسر کرتے تھے۔

۸۴۔ امراء کی عقیدتمندیاں اورحضرت سیدخوندمیرؓ کا استغناء

۸۵۔ اگرکوئی فقیرکسی امیر کا خیرمقدم کرے یا وداع کے وقت اس کے ساتھ کچھ آگے بڑھے تومنع کردیا جاتا تھا۔

۸۶۔ معتقدین کی نیازمندیاں ارتقامنازل میں حائل آسکتی ہیں اس لئے استغناء کی ضرورت ہے

۱۲۷۔ حضرت سیدخوندمیرؓ کے پاس جب فتوح آتی اس کی طرف آپ التفات نہ کرتے تھے

۲۸۴۔ الف۔حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں ایک دفعہ کثیرفتوح آئی تھی آپ نے اسی وقت سب پر تقسیم فرمادی حتیٰ کہ ایک دفالی کو جوآخرمیں آیا نہایت قیمتی مرداریدی تسبیح بھی دیدی۔

ب۔ اس وقت لوگوں کا بہت ہجوم تھا بعض صحابہؓ اورحضرت بندگیمیاں عبدالرشیدؒ مولف کتاب ہٰذا ۔ نے دیکھا کہ حضرت کا قدمبارک سب میں بلند ہے۔

دربیان احکام دائرہ

۶۴۔ دائرے میں فقراء کے لئے بیل بنڈی رکھی گئی تھی تا کہ کسی سے سوال کرنے کی نوبت نہ آئے۔

۸۷۔ الف۔ بیرون دائرہ‘معتقدین کے گھرکسی مہاجر کا جانا حضرت مہدی علیہ السلام کی بہت ناخوشی کا موجب ہوتا تھا۔

ب۔ اگربعض گئے بھی ہیں توخاص حالات کے تحت لیکن اس عمل سے دوسروں کوحجت نہ لینا چاہیئے۔

۱۰۰۔ احکام دائرہ کی خلاف ورزی پرحضرت سیدخوندمیرؓ کا بے انتہا رنج وجلال۔حتیٰ کہ آپ دائرہ چھوڑکرنکل گئے تھے۔

۱۰۱۔ عزیزواقارب جوغیرتارکین تھے ان سے ملنے جانا فقرا کے لئے ممنوع تھا۔

۱۰۲۔ حضرت ملک معروفؓ کواپنی والدہ سے ملنے کے لئے جانے کی اجازت نہ دیگئی۔

۱۰۳۔ فقراکوعزیزواقارب کے پاس جانے کی ممانعت۔جوگئے ان کودائرہ سے خارج کردیا گیا۔

۱۰۴۔ ایک مخصوص موقع پرحضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت سیدخوندمیرکواقارب سے ملنے کی اجازت دی۔

۱۰۵۔ الف۔اقارب کے پاس چلے جانے والوں کے لئے احکام تہدید۔

ب۔بعض لوگ جوبعد میں رجوع ہوگئے ان کے متعلق حکم۔

ج۔مہاجرین کا ترکہ‘غیرمہاجرورثاءکونہیں دیا جاسکتا۔

۱۰۶۔ حضرت شاہ نعمتؓ نے ایک مہاجرؓ کا ترکہ صرف فقراپر تقسیم فرمادیا اور آیت بھی بیان کی۔

۱۰۷۔ ایک مہاجرؓ کا ترکہ غیر مہاجر بیرون دائرہ رہنے والے ورثاء کے حوالے کردیا گیا تو حضرت سید خوندمیرؓ نے یہ سنکر پسند نہ فرمایا۔

۱۰۸۔ غیر مہاجرین کو مہاجرین کی مجلس مشاورت میں شرکت کی اجازت نہ دیگئی۔

۱۱۷۔ مہاجرین کی لڑکیوں سے غیر مہاجرین کا عقد پسند نہ کیا جاتا تھا۔

۱۱۸۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے نو وارد نو مصدق سے دائرہ کی لڑکی بیاہنے میں احتیاط کا حکم دیا۔

۱۱۹۔ بیاہ کے لئے شوہر کا انتخاب دینداری کے لحاظ سے کیا جاتا تھا۔

۱۲۰۔ مبتلاء معصیت کو مہدوی فقیر کی لڑکی نہیں دیجاتی تھی

۱۲۱۔ حضرت بندگی میاں شاہ نعمت رضی اللہ عنہ نے داماد کے انتخاب میں دینداری کو نسب تر جیح دی۔

۱۲۲۔ حضرت سید خوندمیرؓ میاں عادل شاہ پر بہت ناراض ہوگئے جبکہ انھوں نے اپنی لڑکی کا عقد طالب دنیا سے کیا۔

۱۲۳۔ حضرت سید خوندمیرؓ میاں قطب الدین پر بھی اسی لئے بہت ناراض ہوگئے تھے۔

۱۲۴۔ الف۔ ایک خراسانی معتقد کی دعوت میں جانے کے لئے حضرت مہدی علیہ السلام نے بعض صحابہؓ کو حکم دیا۔
ب۔ اس اجازت وحکم سے جو صحابہ واقف نہ تھے انھوں نے جانے والوں پر اعتراض کیا تو حضرت مہدی علیہ السلام نے سنکر فرمایا "جو گئے میری اجازت سے گئے اور جو لوگ نہیں گئے بہت اچھا کئے۔"

۱۲۵۔ حضرت سید محمودؓ کے ماموں صاحبؒ کسی دعوت میں خفیہ طور پر مجبوراً چلے گئے۔ لیکن ماموں کا محترم رشتہ کسی رعایت کے قابل نہ رہا۔ حضرت سید محمودؓ نے باز پرس کی۔ زجروتوبیخ فرمائی ادھر ماموں صاحب کی دینداری کا وہ حال کہ تسلیم ورضا میں اپنی عزت اور وجاہت کو انھوں نے قربان کردیا۔

۱۲۶۔ کاسبین کے لئے بھی زجروتوبیخ وتہدید کہ ایسا طریق نہ اختیار کریں جس سے فقرا کے توکل میں خلل واقع ہوجائے۔

۱۲۸۔ دنیاداروں سے فقراء کا ربط پسند نہ کیا جاتا تھا۔

۱۲۹۔ حضرت سید محمودؓ کا بادشاہزادی کے خط پر اس لئے رونا کہ یہ اہل دنیا سے ربط کی علامت ہے۔

۱۳۰۔ ایک امیر کے گھر پر ایک شخص فقرائے مہدویہ کا بھیس بدلکر گیا تو آئین دائرہ مہدویہ کی شہرت کی بناء پر اس کی سخت ذلت وندمت کیگئی۔

۲۴۳۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص دو کپڑے رکھتا ہو برہنہ شخص کو نہ دے تو وہ منافق ہے۔

۲۴۴۔ حضرت سید محمودؓ کے دائرہ میں جن لوگوں سے خلاف ورزیاں سرزد ہوتیں ان کی پوری تحقیق اور تمام صحابہ ومہاجرین رضوان اللہ عنہم اجمعین کے مشورہ کے بعد حضرت سید محمود رضی اللہ عنہ ازروے شرع احکام جاری فرمایا کرتے تھے۔

۳۰۱۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے لیلۃ القدر میں دوگانہ با جماعت خود اپنی امامت میں ادا فرمایا اور حضرت سید خوندمیرؓ نے بھی اس کی پابندی کی ہے۔

در بیان تاکید عمل

۶۳۔ عمل کی کوشش کی جائے نہ ہوسکنے کی صورت میں احکام چھپانے کی کوشش، حق پوشی ہے۔اور یہ بھی ایک کفر ہے۔

۱۳۳۔ حضرت مہدی علیہ السلام آثار متبرکہ طلب کرنے والوں سے فرمایا کرتے کہ "عمل کرو بندہ کا پوست بھی پہن لوگے تو بغیر عمل نجات نہ مل سکیگی۔

۱۳۴۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ "پرسش عمل کی ہوگی نہ کہ نسب کی"۔

۱۹۱۔ حضرت مہدی علیہ السلام فقرا کے حجروں میں فقرا کی بہ ذات خود نگرانی فرماتے تھے۔اگر تعمیل حکم میں پاتے تو خوش ہوتے ورنہ زجروتوبیخ فرماتے تھے۔

۱۹۳۔ صرف اقرار واعتقاد کافی نہیں۔عمل کی سخت ضرورت ہے۔

۲۲۳۔ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا الخ کی تفسیر میں "ظالم لنفسہٖ" "مقتصد" "سابق بالخیرات" کی توضیح حضرت مہدی علیہ السلام نے بیان فرمائی۔

۲۳۸۔ حضرت مہدی علیہ السلام آثار متبرکہ طلب کرنے والوں سے فرمایا کرتے کہ "عمل کرو بندہ کا پوست بھی پہن لوگے تو بغیر عمل نجات نہ مل سکیگی۔

۲۸۶۔ حضرت سید محمودؓ نے فرمایا "قال باحال چاہیئے"۔

۲۹۹۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے آخر وقت رونے والوں سے فرمایا کہ "اللہ کی طرف سے جس طرح باخبر کرنا تھا کرچکا۔اب عمل کرنا یا نہ کرنا تم جانو"

در بیان ایمان

۱۷۔ ایمان گھٹنے بڑھنے کے بارے میں علماء کا سوال۔حضرت مہدی علیہ السلام کا جواب۔

۲۲۰۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ "ایمان ذات خدا ہے"

در بیان رموز حقیقت

۸۸۔ بیان حق عوام کے فہم سے بالاتر ہے اس لئے مخالفت کرنے لگتے ہیں۔

۸۹۔ ایضاً

۲۲۱۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت مہدی علیہ السلام تک فیضان ولایت جو آیا ہے اسکی توضیح حضرتؑ نے تمثیلی انداز میں بیان فرمائی ہے۔

۲۲۶۔ شریعت سے متعلقہ امور بیان کئے جاسکتے ہیں۔اور حقیقت کے مسائل بیان میں نہیں آسکتے۔

در بیان علم خواندن

۲۱۔ علم پڑھنے کے بارے میں علما کا سوال۔اور حضرت مہدی علیہ السلام کا جواب

۱۵۸۔ ایک صحابیؓ کا علم پڑھنے کی اجازت چاہنا' حضرتؑ کا جواب۔

۱۵۹۔ ایضاً

۱۶۰۔ حضرت ملک نجنؓ کا قرآن خوانی کی نسبت سوال حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا جواب

۱۶۱۔ حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ کے ہاتھ میں حدیث کی کتاب تھی حضرت مہدی علیہ السلام نے مطالعہ سے منع فرمایا اور شغل ذکر میں منہمک رہنے کی ہدایت فرمائی۔ایک عرصہ بعد حضرتؑ نے اس کے مطالعہ کا حکم دیا۔

۱۶۲۔ احمق کے ضمیر کی سختی کی نسبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان۔

۱۶۳۔ الف۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے علم دین سیکھنے کی اجازت دی ہے۔

ب۔ حضرتؑ کے رفقائے کرام رسمیات کے طور پر نہیں۔بلکہ بامعنیٰ حق شعارانہ طریق پر عبادات میں مشغول رہا کرتے تھے۔

۱۶۴۔ حضرتؑ نے علم لابدی کی تحصیل کا حکم دیا ہے۔

۱۶۵۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ قرآن سمجھنے کے لئے نور ایمان کافی ہے۔

۱۶۶۔ ایک کتاب پڑھنے سے حضرتؑ نے اس لئے منع فرمایا کہ شغل ذکر کا جو درس دیا گیا تھا اسکی مشق مقدم تھی تاکہ باطن کھل جائے اور وہ کتاب بخوبی سمجھ سکیں۔

۱۶۷۔ ایضاً

۱۶۸۔ ایضاً

۱۶۹۔ ایضاً

۱۷۰ الف۔ صرف امی ہی کو علم لدنی عطا ہوتا ہے۔

ب۔ حضرت مہدی علیہ السلام کو جب تعلیم بلا واسطہ کا فیضان ہونے لگا تو علوم کسبیہ ماند پڑ گئے۔

۱۷۱۔ اُمّی سادہ لوح ہوتا ہے اس میں قبولیت کی استعداد عموماً پائی جاتی ہے۔

۱۷۲۔ بعض نے علم ظاہر کی تحصیل کی اجازت چاہی۔حضرتؑ نے ایک رباعی پڑھ دی جس کا مفہوم یہ ہیکہ اس علم فریضہ کی طلب پیدا کرو جس سے صفات حق کی تحقیق ہو سکے۔

۱۷۳۔ الف۔بہت پڑھ لینے کے بعد غرور و تکبر اور غلبہ وطلب دنیا کے اندرونی حملہ سے بچنا چاہیئے۔

ب۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کرنے ہی سے بچ سکتے ہیں۔

۲۳۶۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے علم نہ پڑھا ہو بیان قرآن کرے تو وہ بے دیانت ہے۔

۲۳۷۔ حضرت شاہ نظامؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کی کہ اجازت ہو تو بندہ خلوت سے کبھی باہر نہ آئیگا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ کسی سے (دین کا بیان) سنو یا خود کسی کو سناؤ۔

۲۷۸۔ بعض لوگ وعظ یا کسب یا علم ظاہری چھوڑ دینے کی اجازت چاہتے تا کہ ذکر قائم ہو۔ حضرت مہدی علیہ السلام ہر ایک کو یہی جواب دیتے کہ کیوں چھوڑتے ہو ذکر کی کوشش کرو۔ اگر کوئی بغیر پوچھے ترک کر دیتے تو آپؑ فرماتے کہ تم نے مردانگی کی ہے۔

دربیان ناسخ ومنسوخ

۹۷۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں۔ اور اس میں تکرار و جملہ معترضہ اور حرف زائدہ بھی نہیں ہے (یعنی ہر ایک اپنے محل و موقع کے لحاظ سے بجائے خود مخصوص ہے) اور اس کا استعمال بے ضرورت نہیں ہوا ہے۔

دربیان حرمت اذاں وتکبیر اولیٰ

۲۰۸۔ حضرت سید خوند میرؓ کا بھی یہی عمل تھا۔

۲۰۹۔ الف۔ جماعت کی نماز میں شریک ہوتے وقت کوشش کیجائے کہ تکبیر اولیٰ فوت نہو۔

ب۔ حضرت مہدی علیہ السلام اذاں سننے کے بعد ہاتھ سے لقمہ چھوڑ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔

دربیان اخلاق وآداب صحابہؓ

۷۸۔ ملاقات کے وقت صحابہؓ کا باہمی برادرانہ و مساویانہ برتاؤ۔

۷۹۔ ایضاً

۸۰۔ صحابہؓ منتظر سلام نہ رہتے تھے کسی بھائی کو پنکھا نہ کرنے دیتے تھے۔

۸۱۔ الف۔ صحابہؓ کسی کو جوتے اٹھانے نہ دیتے تھے۔ ب۔ حضرت میاں عبدالرشیدؒ اس کتاب کے مولف لکھتے ہیں کہ ۔ صحابہ کرامؓ میں اتنی زیادہ تواضع تھی کہ تفصیل متعذر ہے۔

۱۴۵۔ حضرت سید محمودؓ کا فقرا کے لئے ایثار اور جذبہ دستگیری

۱۴۶۔ الف حضرت سید محمودؓ کا فقراء کے لئے ایثار اور جذبہ دستگیری

ب۔ فقرا کو کھانے کے لئے قرض کرنے کی ممانعت

۲۳۵۔ حضرت سید محمودؓ کے وصال کے بعد صحابہؓ و مہاجرینؓ کا بیان قرآن کی نسبت باہم ایک دوسرے طرف ۔ توجہ کرنا بالآخر حضرت سید خوند میرؓ کا بیان قرآن کرنا۔

۲۴۸۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے نیستی دفنا کی تعلیم دی ہے دوسروں پر اپنی فضیلت بیان کرنا ہستی کی صفت ہے۔ اپنے آپ کو اہل فضل سمجھنا مہدی علیہ السلام کے فرمان کے خلاف ہے۔

۲۶۳۔ الف۔حضرت سید محمودؓ وحضرت سید خوندمیرؓ کا باہم انتہائی مخلصانہ و برادرانہ برتاوٗ۔

ب۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے سیدینؓ کو برادر حقیقی کی بشارت دی ہے۔

دربیان فضائل صحابہؓ

۶۹۔ جسطرح اصحاب صفہ دور نبوت میں تھے اسی طرح اصحاب مہدیؑ دور ولایت میں ہیں۔

۲۲۲۔ حضرت سید خوندمیرؓ نے یہ روایت بارہا بیان فرمائی ہے کہ وصال کے وقت حضرت مہدی علیہ السلام حضرت میاں امین محمدؓ کے گود میں سر رکھ کر لیٹے ہوے تھے۔جب حضرت سید خوندمیرؓ پہنچے تو حضرت نے ان کے گود میں سر رکھ دیا۔اور یہ آیۂ شریفہ تلاوت فرمائی قل ھٰذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی ۔پھر آپ نے یہ آئیہ شریفہ تلاوت فرمائی۔سبحان اللہ وما انا من المشرکین

۲۴۶۔ حضرت سید محمودؓ وحضرت سید خوندمیرؓ اپنے رفقاء کی جماعت کے ساتھ فراہ مبارک کے قریب پہنچے تو حضرت مہدی علیہ السلام نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا۔اوران دو جوانوں کی خصوصیات بیان فرمائیں۔

۲۴۷۔ دونو جوانوں کی فضیلت اوران کے نام کی تخصیص کے متعلق صحابہؓ میں گفتگو ہوئی اور حضرت بی بی بون رضی اللہ عنہا سے اس روایت کی سب صحابہؓ کی موجودگی میں تحقیق کیگئی تو معلوم ہوا کہ وہ دونو جوانان حضرت سید محمودؓ و سید خوندمیرؓ ہیں۔

۲۴۹۔ الف۔ بعض مہاجرین نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے دو جوانوں کی تخصیص نماز عصر کے بعد جس وقت بیان فرمائی اس روز نماز عصر میں حضرت سید خوندمیرؓ پر حق تعالیٰ کی جانب سے بشارت کا انکشاف ہوا تھا۔

ب۔ اس روز دوسرے صحابہؓ کے لئے بھی بشارات بیان ہوئی ہیں۔

۲۵۰۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت سید خوندمیرؓ کا ہاتھ پکڑ کر حجرہ میں لیجا کر اپنے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھتے ہوے فرمایا کہ جو کچھ اس سینہ میں نزول ہوتا ہے وہ تمہارے سینہ میں ہوتا ہے۔پھر سید خوندمیرؓ کے سینہ پر دست مبارک رکھ کر فرمایا کہ جو کچھ تمہارے سینہ میں نزول ہوتا ہے بندے کے سینہ میں اس کا ظہور ہوتا ہے۔

۲۵۱۔ الف۔حضرت میاں یوسفؓ کا روحی تجلی کی وجہ (ہوآہ) کرنا۔

ب۔حضرت مہدی علیہ السلام کا حضرت سید محمودؓ کو ان کے مقام کی خبر دینا اوراپنے مقام تک رسائی کی تمنا پیدا کرنا۔

ج۔ حضرت سید خوندمیرؓ کے شرف تجلی اور کمال ضبط کا بیان حضرت مہدی علیہ السلام کی زبان مبارک سے۔

۲۵۲۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے جامع مسجد تشریف لیجاتے ہوے فرمایا ’’بھائی سید محمود میرے برابر مت چلو۔آگے ہوجاوٗ یا پیچھے چلو۔خدا تعالیٰ غیور ہے۔

۲۵۳۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بھائی سید محمودؓ تم کو سیر نبوت اور سید خوندمیرؓ کو سیر ولایت حاصل ہے۔

۲۵۴۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ یہ دو جواناں جو سیدھے و بائیں جانب بیٹھے ہوے ہیں ان کے لئے فرمان ہو رہا ہے' ان (کے باطن) کی پرورش ہماری بارگاہ سے بے واسطہ ہو رہی ہے ۔

۲۵۵۔ الف۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے فرامین پر صحابہؓ کا ایقان
ب۔ حضرت بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کے شرف بیان قرآن پر اکثر صحابہؓ کا ایقان

۲۵۶۔ حضرت سید خوندمیرؓ نے بارہا اس کا ذکر فرمایا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام ان کے حجرے میں تشریف لایا کرتے اور حق تعالیٰ کیجانب سے ان کے حق میں بشارات سنایا کرتے تھے۔

۲۵۷۔ حضرت سید خوندمیرؓ کے ایک خواب کی تعبیر میں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم حامل بار ولایت ہو تم کو میری ذات میں فنا حاصل ہے۔

۲۵۸۔ یہ ختم ولایت کا زمانہ ہے، بہت سے لوگوں کو انبیا کے مقامات کی سیر ہوگی اور حضرت سید محمود رضی اللہ عنہ کو سیر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کو سیر مہدی علیہ السلام حاصل ہوگی۔

۲۵۹۔ حضرت سید خوندمیرؓ نے خواب دیکھا کہ بعض اصحابہؓ ان کی مخالفت کر رہے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے سنکر فرمایا ایسا ہی ہوگا۔

۲۶۰۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے دو صحابیوں کو ابراہیم علیہ السلام کے مقام کی سیر حاصل ہونیکی بشارت دی۔

۲۶۱۔ حضرت سید خوندمیرؓ نے دیدار الٰہی جو بار امانت ہے اسکو پورا کرلیا صرف ایک امانت (شہادت) باقی تھی۔

۲۶۲۔ حضرت سید خوندمیرؓ اور ان کے رفقائے کرام کو دیدار الٰہی سے مشرف ہونے کی بشارت۔

۲۶۳۔ حضرت سید محمودؓ کے لئے جو بشارتیں دی گئی وہ حضرت سید خوندمیرؓ کے لئے بھی دی گئیں۔ دونوں کو برادر حقیقی کا لقب عطا ہوا۔

۲۶۹۔ حضرت شاہ نعمتؓ کے ایک خواب سے نفس وہوس پر غالب ہوجانیکی تعبیر حضرت شاہ خوندمیرؓ نے فرمائی۔

۲۷۱۔ حضرت شاہ نعمتؓ کو ان کے توکل کے مرتبہ کی بشارت۔

۲۷۲۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد ایسے لوگ بھی رہیں گے جن سے اقامت دین میں ترقی ہوگی۔

۳۰۲۔ حضرت شاہ نظامؓ کو حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف سے دیدن و چشیدن ۱ دریانوش ۲ مست ہشیار ۳ کشک ملامت ۴ بل ہو کل فیہ ۵ گواہ رویت الٰہی بہ چشم سر ۶ رجال لا تلھیھم تجارۃ ۷ (الآیۃ) بشارتیں عطا کی گئیں۔

دربیان قاتلوا وقتلوا

۱۷۴۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے قبل علما و حکام کی جانب سے مہدویوں کو بہت کچھ اذیتیں

دی گئی ہیں اور قتل کے فتوے جاری کئے گئے ہیں اور حضرتؑ نے اپنے مذہب کی صفائی پیش کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔

۱۷۵۔ منکرین کی فوج کا حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے اخراج کا مطالبہ اور حضرت کا جواب نیز حضرتؑ نے پیش آنے والے بعض امور کو صاف صاف بلکہ زور دیکر بیان فرمایا ہے۔آپؑ نے جو فرمایا من وعن پورا ہوا۔

۱۷۶۔ بعض صحابہ نے حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے خلاف تحریر تیار کر کے روانہ کی۔اس پر باہم بحث وگفتگو بھی ہوئی اور حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اپنے موقف کو واضح کرنے کی سعی فرمائی ہے۔

۱۷۷۔ جنگ کے آثار بالکل سامنے آچکے تو کتبہ سے جن صحابہؓ کا تعلق تھا انھوں نے حکومت وقت سے ربط قائم کرنے اور جنگ کو ٹالدینے کی کوشش کی۔اور مہلت چاہی۔اور اس قتال کو ناجائز قرار دیا۔

۱۷۸۔ حضرت بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہو چکا کہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے جو کچھ حق پر کیا ہے۔

۱۷۹۔ حضرت میاں ملکجیؓ نے چالیس دن رات باوضورہ کر خدائتعالیٰ سے معلوم کیا کہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے جو کچھ کیا برحق ہے۔

۱۸۰۔ حضرت بندگی میاں ملکجیؓ نے حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے برحق ہونے پر استدلال کرنے کا پرزور دعوی فرمایا ہے۔ (حالانکہ یہ بزرگ کتبہ نویسوں) میں شامل تھے۔

۱۸۱۔ حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا ساتھ نہ دینے پر اظہار افسوس کیا۔

۱۸۲۔ صفت قاتلوا وقتلوا کے ظہور کی بشارت

۱۸۳۔ صفت قاتلوا وقتلوا کا پورا ہونا حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی ذات سے مخصوص تھا۔

۱۸۴۔ طریق قتال اور کلمہ گویوں سے قتال جائز ہونے کے بارے میں توضیحات

۱۸۶۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن کو عمداً قتل کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا۔

۱۸۷۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے ملا شیخ کبیر شیخ الاسلام کے پاس ایک خط روانہ فرمایا ہے جس میں اپنے مذہب کی حقیقت واضح فرمائی۔

۲۴۵۔ حضرت سید خوندمیرؓ کی تاریخ شہادت پر ایک نظم میں لفظ ظل (۹۳۰) سے سن شہادت معلوم ہوتا ہے۔

۲۷۰۔ حضرت سید خوندمیرؓ کے فقرائے دائرہ میں یہ شہرت تھی کہ قتال کے بعد غلبہ تو حاصل ہوگا لیکن یہ غلبہ ملک گیری کے طور پر نہوگا صرف قاتلوا وقتلوا کی تکمیل ہوگی۔

۲۹۸۔ فالذین هاجروا واخرجوا من دیارهم الخ ۔ پر حضرت مہدیؑ نے بیان فرمایا اور حضرت سید خوندمیرؓ پر جو سختیاں پڑنے والی تھیں بیان فرمائیں۔

دربیان تاویل وتحویل

۱۸۴۔ حضرت سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ فرامین حضرت مہدی علیہ السلام میں تاویل وتحویل کیجائے تو بندہ ہرگز برداشت نہیں کرسکتا۔

۱۸۵۔ حضرت بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت سے حضرت کے آخری وقت تک استفادہ کیا ہے اور حضرت مہدی علیہ السلام کے فرامین میں کوئی تاویل وتحویل کرنا آپ نے مہدی علیہ السلام کی خلاف ورزی قراردی ہے۔

دربیان اتفاق واتحاد وایثار

۱۹۰۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں مباحثہ کرنیوالی دو جاہل جماعتوں کی وجہ سے دین کو نقصان پہنچیگا ایک جماعت معانی (باطن کے مسائل) میں غلو کریگی۔ اور ایک جماعت ظاہر لفظ پر اڑ جائیگی دونوں کو دین سے بہرہ حاصل نہ رہیگا۔ (**اللّٰھم احفظنا عن الشر و روالفتن**)

۲۴۰۔ نصرت دین باہمی اتفاق اور ایثار الموجود سے ہوسکتی ہے۔ اور ہزیمت دین' باہمی اختلاف اور بخل کی وجہ ہوا کرتی ہے۔

۲۴۱۔ ایک کمرے میں دو فقیر ہوں تو باہم خدمت و مدد کریں تا کہ عبادت الٰہی دونوں کے لئے آسان ہو۔ بلکہ تمام ضروریات میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرتے تھے۔

۲۴۲۔ حضرت سید خوندمیرؓ ابتلا کے وقت خود کمبل پہن لیتے گھر میں جو رہتا سب کچھ فقراپر تقسیم کردیتے تھے۔

۲۴۳۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص دو کپڑے رکھتا ہو برہنہ شخص کو نہ دے تو وہ منافق ہے۔

☆☆☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ

نقلیات حضرت بندگیمیاں عبدالرشید رضی اللہ عنہٗ

الحمد لله رب العالمين الرحمن الرّحيم مالك يوم الدين ۔ والعاقبة للمتقين ۔ والصلوٰة والسلام على رسولهٖ محمد و اٰله و اصحابه اجمعين ۔ والسلام على الامام فى اٰخر الزمان من حضرة الرحمان الموعود فى القراٰن المخاطب بالمهدى باللسان من نبى الرحمان عليه الصلوٰة والسلام وعلى الاسرة الاطهار والمهاجرين الابرار۔ وعلى تابعيهما الىٰ يوم الدين ۔ والاٰخرين[1] منهم نورالیقین۔

بدال اسعدك الله تعالىٰ فى الدارين ۔ چند منقولات از حضرت مہدی[2] صلی الله عليه وسلّم و یاران و تابعین وے دریں اوراق نبشته شد تا طالب صادق مستفید گرددو بداں اعتقاد کند۔ و درعمل آرد۔ بتوفیق الله تعالىٰ وعونه[3] العمیم۔

سب کچھ تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام عالموں کا رب ہے اور عاقبت متقین کیلئے ہی ہے اور درود وسلام نازل ہو۔اس کے رسول حضرت محمدؐ پر اور آپ کی آل اور آپؐ کے تمام اصحابؓ پر اور بارگاہ رحمان سے سلام نازل ہو امام آخر الزماں پر جن (کی بعثت) کا وعدہ قرآن میں کیا گیا ہے۔اور جن کو نبی الرحمٰن علیہ الصلوۃ والسّلام کی زبان مبارک سے مہدیؑ کا خطاب دیا گیا ہے۔اور سلام نازل ہو تمام پاک (خاصان خدا صحابہ مہدی موعودؑ) اور مہاجرین ابرار پر اور سلام نازل ہو ان دونوں (خاتمین علیہما السلام) کے تابعین پر قیامت کے دن تک اور ان میں کے پچھلے لوگوں پر رحمت نازل ہو جو یقین کے نور ہیں۔واضح ہو خدا تمہیں دو جہاں میں سعادت عطا فرمائے کہ حضرت مہدی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہؓ اور آ پکی اتباع کرنے والوں کی چند نقلیات اس رسالہ میں لکھی گئی ہیں تا کہ طالب صادق اللہ تعالیٰ کی توفیق اور عام مدد سے فائدہ حاصل کرے اور ان پر اعتقاد رکھے اور عمل کرے۔

(۱) حضرت مہدی علیه السّلام فرمودند ہر که نقل کند از من اگر آں نقل موافق کلام[4] حق تعالىٰ است آں نقل درست و از من است۔ واگر موافق[5] کلام الله نیست از من نیست۔ یا نقل کننده را در وقت شنیدن دل حاضر نه بوده باشد۔ بداں سبب سہو شده است۔

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص میری نقل بیان کرے اگر وہ حق تعالیٰ کے کلام کے موافق ہے تو وہ نقل درست ہے اگر اللہ کے کلام کے موافق نہیں ہے تو وہ میری نقل نہیں ہے یا (سمجھ لیا جائے کہ) سننے کے وقت ناقل کا دل حاضر نہ رہا ہوگا جس کی وجہ سہو ہو گیا ہے۔

(۲) نیز فرمودند کے ہر حدیثے که با ذات ایں بنده موافق نیست آں صحیح نیست۔

ترجمہ:۔ نیز حضرت نے فرمایا کہ جو حدیث اس بندہ کی ذات کے (قول و فعل کے) موافق نہیں صحیح نہیں ہے۔

---

[1] ای من التابعین [2] از حضرت مہدی علیہ السلام (ا۔ا) (د۔ب) (غ۔ب) (ا۔چ) [3] وعزتہ العمیم (ب۔ا) [4] موافق کلام خدائتعالیٰ وحدیث محمد رسول اللہ باشد۔ (ب۔ا)
[5] موافق قرآن المجید وحدیث نیست (ب۔ا)

باب اول

در بیان ثبوت مہدیت حضرت مہدی علیہ السَّلام

(۳) **حضرت مہدی علیہ السَّلام در ثبوتِ مہدیتِ خود ایں آیت خواند ند.. افمن کان علیٰ بینة من ربه و یتلوہ شاھد منه ومن قبله کتا ب موسیٰ اماما و رحمته اولئک یومنون به ومن یکفر به من الاحزاب فالنار موعدہ، فلاتک فی مریة منه انه الحق من ربک ولٰکن اکثر الناس لا یومنون** (جزء۱۲، رکوع۲) بیان کردہ فرمودند کہ از حق تعالیٰ بے واسطه می شنوم کہ ایں آیت در حق تست۔ و مراد از من کہ در **افمن کان** مذکو است ذات تست و مراد از بینة اتباع ولایت[1] حضرت مصطفیٰؐ است **قولاً وفعلا وحالاً** [2] کہ تعبیر از ولایت محمدی دارد کہ ولایت خاص است مر ذات مصطفی رااست صلی الله علیه وسلم و مراد از شاهد قرآن است و توریت [3] ومشار الیه از اولئك اتباع امم و مراد از ضمیر به ذات مهدیست۔ و مراد از ضمیر به دیگر نیز ذات مهدی علیه السلام است۔

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی مہدیت کے ثبوت میں یہ آیت پڑھی ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے بینہ پر ہو۔ اور اس کے پیچھے اس کے رب کی طرف سے گواہ (قرآن) ہو اور اس کے پہلے (کی) کتاب موسیٰ (توریت) جو امام و رحمت ہے (وہ بھی اسکی) گواہ ہو (کیا وہ اور طالب حیات دنیا دونوں برابر ہو جائیں گے؟) وہ لوگ (جو اسوقت مختلف جماعتوں میں بٹے ہوئے ہونگے) اس پر ایمان لائیں گے۔ اور ان جماعتوں میں کا جو شخص اس سے کفر کریگا۔ پس اسکی وعدہ گاہ جہنم ہے۔ پس (اے محمدؐ) تو اس کے متعلق شبہ میں نہ رہ بلا شبہ وہ تو تیرے رب کی طرف سے حق ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں لائیں گے۔ (اس آیت کی تفسیر) بیان کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ سن رہا ہوں کہ یہ آیت تیرے حق میں ہے اور **اَفَمَنْ کَانَ** میں **مَنْ** جو مذکور ہے اس سے مراد تیری ہی ذات ہے۔ اور بینہ سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت کی اتباع ہے۔ **قولاً و فعلاً و حالاً** اور ولایت محمدیہ سے مراد ہی خاص ولایت ہے جو حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے مخصوص ہے اور شاھد سے مراد قرآن اور توریٰت ہے اور **اولئک** کا مشار الیہ اتباع کرنے والی امتیں ہیں۔ اور پہلی ضمیر **بہ** سے مراد مہدیؑ کی ذات ہے۔ اور دوسری ضمیر **به** سے بھی مہدیؑ کی ذات ہی مراد ہے۔

(۴) و نیز فرمودند ہر کہ مراد از لفظ قرآن مجید به رائے خود گوید او دریں آیت داخل است۔ **فَمَنْ اظلم ممن افتری علی الله کذبا** (جزء۸ رکوع۴) بندہ ہر چہ میگوید بہ رائے خود[4] نمی گوید

---

[1] 'ولایت' ان نسخوں میں نہیں ہے (ب۔ا) (د۔ب)   [2] قولاً وفعلاً وحالاً۔ ومراد از شاہد (ا۔چ)   [3] توریٰت اس نسخہ میں نہیں ہے (ب۔ا) (د۔ب)
[4] ازخود (ا۔ا) (غ۔ب) (د۔ب) (ا۔چ)

بلکہ بامراللہ بےواسطہ میگوید۔ فان یک کاذباً فعلیه کذبه وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم (جزء۲۴رکوع۸)

ترجمہ:۔ نیز فرمایا کہ جوشخص قرآن کے الفاظ کی مراد اپنی رائے سے بیان کرے وہ اس آیت (کی وعید) میں داخل ہے

ترجمہ آیت:۔ پھراس شخص سے بڑھکر ظالم کون ہے جواللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھے (جز۸رکوع۴) بندہ جو کچھ کہتا ہے اپنی رائے سے نہیں کہتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے بےواسطہ حکم سے کہتا ہے

ترجمہ آیت:۔ اوراگر جھوٹا ہےتواس کے کذب کا وبال اسی پر پڑے گا اگر سچا ہےتوتم پر اس (عذاب) کا کچھ حصہ تو عاید ہوگا جس کا یہ تم سے وعدہ کرتا ہے۔

(۵) و ورآیات سے دیگر نیز فرمود کہ فرمان میشود کہ ازیں تابع ذات تو مراد است۔ اظہار بکن والّا عاصی شو۔ دیگر۔ فان حاجوک فقل اسلمت وجهی لله ومن اتبعن.(جزء۳رکوع۸)

دیگر۔ و اوحی الیّ هذا القران لا نذرکم به ومن بلغ (جزء۴رکوع۸)

دیگر۔ یایها النبی حسبک الله ومن اتبعک من المومنین (جز ۱۰ رکوع ۴)

دیگر ۔ قل هذه سبیلی ادعوا الی الله علی بصیرة انا ومن اتبعنی سبحان الله وما انامن المشرکین (جزء۱۳رکوع۶) وامثالها۔[1]

ترجمہ:۔ اور دوسری آیات کے بارے میں بھی فرمایا کہ حکم ہورہا ہے کہ تابع سے تیری ہی ذات مراد ہے۔ (پس اپنے منصب مہدیت کو) ظاہر کردے ورنہ تو نافرمان ہوگا۔ چنانچہ (قرآن مجید میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اگر تجھ سے حجت کریں تو کہدے (اے محمدؐ) کہ میں نے اپنے آپ کواللہ کے سپرد کردیا ہےاور میرا تابع (بھی یہی کریگا) (جزء۳رکوع۱۰)

اورفرمایا ہے یہ قرآن میرے پاس اس لئے بھیجا گیاہیکہ میں اس کے ذریعہ تم کوڈراوں اوروہ شخص (بھی ڈرائیگا) جس کو (مہدی کو) یہ قرآن پہونچے (جزء۷رکوع۸)

اورفرمایا ہے۔اے نبیؐ اللہ تیرے لئے کافی ہے۔اوراس شخص کے لئے بھی کافی ہے جومومنین میں تیرا تابع (مہدی) ہوگا (جزء۱۰رکوع۴)

اورفرمایا ہے۔ کہدے (اے محمدؐ) یہ میرا راستہ ہے میں تم کواللہ کی طرف بصیرۃ پر بلاتا ہوں اوروہ شخص (بھی بلائیگا) جو میرا تابع (مہدی) ہے۔سبحان اللہ ہم دونوں مشرک نہیں ہیں (جزء۱۳رکوع۵)

(۶) نیز فرمودند کہ بندہ[2] راحق تعالیٰ برخلق فرستادواعلام کروکہ تمام عالم کہ دعوے دین واسلام میکند برسم وعادت وبدعت مشغول شدہ است وحقیقتِ مقصودِ دینِ اسلام درایشاں نماندہ است مگر درمجذوباں۔

---

[1] وامثالہا صرف ایک نسخہ میں ہے (ب۔ا) [2] بندہ ازحق تعالیٰ (د۔ب)(ا۔ا)

ترجمہ:۔ نیز فرمایا کہ بندہ کو اللہ تعالیٰ نے (ایسے وقت) دنیا میں بھیجا اور (ایسے وقت بندے کی مہدیت کا) اعلان کیا (جب) کہ دنیا کے وہ تمام لوگ جو دینِ اسلام (کے اتباع) کے دعوے دار ہیں رسم و عادت و بدعت میں مشغول ہو چکے ہیں۔ اور دین اسلام کی حقیقت اور اس کا اصل مقصود ان میں باقی نہیں رہا ہے مگر ہے تو صرف مجذوبوں میں ہے۔

(۷) و فرمان شد کہ کلید خزانۂ ایمان بدستِ تو داہ ام و ناصر دین محمدی ترا گر[۱] داینده ام و من ناصر توام برو [۲] دعوت کن ہر کہ ترا قبول کند مومن باشد و ہر کہ انکار کند کافر گردو۔

ترجمہ:۔ اور فرمان ہوا کہ میں نے ایمان کے خزانہ کی کنجی تیرے ہاتھ میں دیدی ہے تجھکو دین محمدی کا ناصر بنایا ہے اور تیرا ناصر میں ہوں۔ جاؤ دعوت (مہدیت) کرو۔ جو شخص تم کو قبول کرے مومن بنے گا اور جو انکار کرے کافر ہو جائیگا۔

(۸) و باز فرمان شد کہ علم اولین و آخرین و بیان چہار [۳] کتاب و فرقان بمراد اللہ ترا دادم۔

ترجمہ:۔ پھر فرمان ہوا کہ تجھ کو اولین و آخرین کا علم اور چاروں کتب (جن میں قرآن بھی ہے) کا بیان اللہ کی مراد کے موافق میں نے تجھے دیا ہے۔

(۹) و نیز حضرت مہدی علیہ السّلام فرمودند کہ اگر بندہ در خلوت قرآن مطالعہ کردہ در و معانی اندیشدہ بیرون آمدہ [۴] میکند بندہ ظالم و مفتری علی اللہ باشد بندہ ہر چہ میگوید و میکند و میخواند با امر اللہ و باذنہٖ [۵] میگوید وی کند دمیخواند ہر آیتے کہ می نمایند بندہ میخو اند [۶] و ہر بیانے کہ تعلیم میکند بیان میکند۔ علمت من اللّٰہ بلا واسطۃٍ جدید الیوم حال بندہ است۔

ترجمہ:۔ نیز حضرت مہدی علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر بندہ خلوت میں قرآن کا مطالعہ کر کے معانی سوچ کر باہر آتا اور بیان کرتا ہے تو بندہ ظالم اور اللہ پر بہتان لینے والا ہوگا۔ بندہ جو کچھ کہتا ہے کرتا اور پڑھتا ہے۔ جو آیت بھی بندہ کو دکھائیں بندہ پڑھتا ہے۔ اور جیسے بیان کی تعلیم (اللہ تعالیٰ) بندے کو دے بیان کرتا ہے۔ علمت من اللہ بلا واسطۃ جدید الیوم (مجھے اللہ کی جانب سے روزانہ بلاواستہ تعلیم ہوا کرتی ہے) بندہ کا حال ہے۔

(۱۰) و نیز فرمودند کہ فرمان می شود کہ ثم ان علینا بیانہ در حق تست و ترا وارث ولایت خاص محمدی گردانیدم و اتباع تام ترا روزی کردم ہر کہ ترا شناخت مرا شناخت و ہر کہ ترا نہ شناخت مرا نہ شناخت۔

ترجمہ:۔ نیز فرمایا کہ حکم ہو رہا ہے کہ آیۂ ثم ان علینا بیانہ تمہارے حق میں ہے اور میں نے تم کو خاص ولایت محمدیہ کا وارث بنایا اور تمہیں اتباع تام عطا کیا ہے جس نے تمہیں پہچانا مجھے پہچانا۔ جس نے تمہیں نہ جانا مجھے نہ جانا۔

(۱۱) و نیز فرمودند کہ حق تعالیٰ بندہ را مراتبِ انبیا و اولیا و مومنین و مومنات و احوال جملہ موجودات ہمچناں معلوم کردہ است چنانچہ کسے چیزے در دست دارد و بہ ہر طرف آن چیز را میگرداند [۷] تا کما حقہٗ بشناسد چنانچہ صراف می کند او اقف شود بر جیات دور داوت مہر زر [۸] و نقرہ۔

---

[۱] کردم (د۔ب) (ا۔ا) [۲] 'برو' نہیں ہے (ب۔ا) [۳] بیان فرقان و معانی قرآن ترا دادم (ب۔ا) (د۔ب) ۔ مشغول شدند (ب۔ا) [۴] بیرون می آید (غ۔ب) (ا۔ج) (ا۔ا) (د۔ب) [۵] باذنہٖ نہیں ہے (ب۔ا) [۶] می خواند و ہر بیانیکہ تعلیم میکند بندہ بیان می کند (ا۔ا) (ب۔ا) [۷] برگرداند (ا۔ا) [۸] "زر" نہیں ہے (ب۔ا) (د۔ب)

ترجمہ:۔ نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بندہ کو تمام انبیاء اولیا و مومنین و مومنات کے مراتب اور تمام موجودات کے حالات اس طرح معلوم کر دیا ہے جیسا کہ کوئی شخص کسی چیز کو ہاتھ میں لیکر ہر طرف پھیر پھیر کر دیکھ سکتا ہے تا کہ کما حقہ تحقیق کر سکے۔ جیسا کہ صراف سونے چاندی کی خوبی یا خرابی سے واقف ہوسکتا ہے۔

(۱۲) باز فرمودند کی مقدار بست سال شدہ است کہ بندہ را [۱] از غیب آواز می آید کہ تو مہدی موعودؑ ہستی و بندہ ہضم میکرد چونکہ بندہ در گجرات بقصبۂ بڑلی بعد از اخراج از شہر نہروالہ رسید فرمان بعتاب رسید کہ چرا اظہار نمی کنی۔ از خلق می ترسی پس بندہ [۲] اظہار کرد کہ فرمان حق تعالیٰ چنیں می شود کہ تو مہدی موعودؑ ہستی چوں ایں خبر در شہر [۳] پراگندہ شد بعضے علماء آمدند و پرسیدند کہ شما خود را مہدی موعودؑ می گویاید فرمودند کہ بندہ نمی گویاید بلکہ فرمان حق تعالیٰ چنیں میشود کہ تو مہدی موعودؑ ہستی دعوے مہدیت بکن۔

بعدہٗ سوال کردند کہ نام مہدی، محمد بن عبداللہ باشد و نام شما محمد بن سید خان است فرمودند کہ خدائے را بگوئید کہ پسرِ سید خاں را مہدی موعودؑ چرا کردی خدائے تعالیٰ قادر است ہر چہ خواہد بکند۔ باز فرمودند پدر حضرت رسالت پناہ مشرک بود عبداللہ چوں باشد ایں سہو کاتب است عبارت در اصل محمد عبداللہ است و مہدی نیز عبداللہ است [۴]

ترجمہ:۔ پھر فرمایا کہ بیس ۲۰ سال کی مدت ہوئی ہے کہ بندہ کو غیب سے آواز آرہی ہے کہ تو مہدی موعودؑ ہے اور بندہ ہضم کرتا رہا۔ اب جبکہ بندہ شہر نہروالہ سے اخراج کے بعد علاقۂ گجرات کے قصبۂ بڑلی میں پہنچا ہے تو عتاب کے ساتھ فرمان ہورہا ہے کہ تو (مہدیت) کو ظاہر کیوں نہیں کرتا۔ (اور کیوں) خلق سے ڈرتا ہے۔ پس بندہ نے اظہار کیا کہ ''اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ ہورہا ہے کہ تو مہدی موعودؑ ہے'' جب یہ خبر شہر میں مشہور ہوئی تو بعض علماء آئے اور پوچھا کہ تم اپنے آپ کو مہدی موعودؑ قرار دیتے ہو آپؑ نے جواب دیا بندہ نہیں قرار دیتا بلکہ (خدائےتعالیٰ کا) فرمان ایسا ہی ہورہا ہے کہ تم مہدی موعودؑ ہو مہدیت کا دعوی ظاہر کردو۔

اس کے بعد علماء نے سوال کیا کہ امام مہدیؑ تو محمد بن عبداللہ ہوں گے حالانکہ آپ کا نام محمد بن سید خاں ہے۔ فرمایا کہ خدا سے کہو کہ سید خاں کے بیٹے کو مہدی موعود کیوں بنایا۔ خدائے تعالیٰ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ حضرت رسالت پناہ صلعم کے والد تو مشرک تھے عبداللہ کیسے ہوتے یہ کاتب کا سہو ہے عبارت اصل میں محمد عبداللہ ہے۔ اور مہدی بھی عبداللہ ہے۔

(۱۳) چونکہ بعد از دعوے مہدیت علماء حکم اخراج کردند حضرت مہدیؑ فرمودند بہ ہر دو طریق در روز قیامت روئے حاکماں و عالماں سیاہ گردد زیرا کہ اگر من برحق باشم چرا نصرت دین نکروند و اگر برحق بناشم چرا حبس نہ کردند۔ و ہر یکے محضر کردہ مرا تفہیم چرا نہ کردند و اگر تفہیم نہ شوم چرا قتل نہ کنند [۵] زیرا کہ ہر جا کہ خواہم رفت برحقیقتِ خود دعوت [۶] خواہم کرد۔ و خلق را گمراہ

---

[۱] ۔بندہ را فرمان میشود کہ تو مہدی موعود ہستی (ب۔ا)(د۔ب) [۲] بعدہٗ (ب۔ا)(د۔ب) [۳] در شہر نہروالہ (ب۔ا)(ا۔ج) [۴] نیز عبداللہ است ایں لفظ سہو کاتب است (ب۔ا)
[۵] نہ کردند (ب۔ا) [۶] دعوی (ا۔ا)(د۔ب)(ا۔ج)

خواہم ساخت دوبال برگردنِ ایشاں خواہد ماند۔

ترجمہ:۔ دعوئے مہدیت کے بعد جب کہ علماء نے اخراج کا حکم جاری کیا تو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن دووجہ سے حاکموں اور عالموں کو روسیاہی نصیب ہوگی کیونکہ اگر میں حق پر ہوں تو انھوں نے مدد کیوں نہ کی۔ اگر میں حق پر نہیں ہوں تو مجھے قید کیوں نہ کیا۔ اور سب (علماء حکام نے) مجلس کر کے میری تفہیم کیوں نہ کی۔ اگر میں نے تفہیم قبول نہ کی تو مجھے قتل کیوں نہ کردیا۔ اس لئے کہ میں جہاں جاونگا اپنی حقیقت کے لحاظ سے دعوتِ (مہدیت) کرتا رہونگا۔ اور (انکے نقطۂ نظر سے) مخلوق کو گمراہ کرتا رہوں گا۔ اور (اس کا) وبال اِن (علماء وحکام) کی گردن پر رہیگا۔

(۱۴) باز علماء سوال کردند کہ بر مہدیؑ تمام خلق ایمان خواہد آورد کسے [۱] منکر نخواہد ماند حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند کہ مومناں ایمان [۲] آرند یا کافراں علماء جواب دادند کہ مومناں حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند کہ ہمہ مومناں ایمان آور دند واطاعت کردند۔

ترجمہ:۔ پھر ایک مرتبہ علمانے سوال کیا کہ مہدیؑ پر تمام مخلوق ایمان لائے گی کوئی منکر نہ رہے گا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن ایمان لائیں گے یا کافر؟ علمانے جواب دیا کہ مومن فرمایا کہ مومنین ہی ایمان لائے ہیں اور اطاعت قبول کی ہے۔

(۱۵) یکروز بعضے علماء بطریق امتحان سوال کردند قال اللّٰہ تعالیٰ وما تشاؤن الا ان یشاء اللّٰہ (جزء۲۹ رکوع ۱۹) یعنی بندہ ہیچ نمی خواہد مگر آنکہ آنرا خدائتعالیٰ میخواہد پس باید کہ ہر چند بندہ میخواہد بشود و بسیاء چیز است کہ بندہ میخواہد و نمی شود؟

فرمودند کسے کہ اندک در علم شریعت واقف باشد [۳] ایں چنیں سوال نہ کند معنی ایں آیت انیست کہ چنانچہ افعال و اقوال بندگان بجز [۴] مشیت حق تعالیٰ نیست ہمچناں خاطر و آرزو ہائے بندہ بے ارادت ومشیت حق تعالیٰ نیست

ترجمہ:۔ ایک روز علماء نے امتحان کے طور پر سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہیکہ ما تشاؤ ن الا ان یشاء اللّٰہ یعنے بندہ وہی چاہتا ہے جو اللہ چاہتا ہے۔ پس لازم ہوا کہ بندہ جو چاہے پورا ہو جائے حالانکہ بسا اوقات بندہ جو چاہتا ہے پورا نہیں ہوتا؟

حضرت مہدی علیہ السّلام نے فرمایا جو شخص علم شریعت سے تھوڑی واقفیت بھی رکھتا ہو ایسا سوال نہیں کرتا۔ اس آیت کا مطلب یہ ہیکہ جس طرح بندوں کے اقوال و افعال اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر نہیں ہیں اسی طرح (اندرون دل و دماغ سے تعلق رکھنے والی باتیں) ارادے اور آرزویں بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر نہیں ہیں۔

(۱۶) باز سوال کردند کہ شما ولایت رابر نبوت فضل میدہید حضرت مہدی علیہ السّلام فرمودند کہ بندہ فضل میدہید یا رسول اللہ فضل میدہند کما [۵] قال علیہ السلام الولایۃ افضل من النبوۃ علماء گفتند کہ معنی ایں حدیث آنست کہ ولایت نبی افضل از نبوت او باشد حضرت میرانعلیہ السلام فرمودند کہ من کدام وقت گفتم کہ ولایت من افضل از نبوت نبی است یا من افضل [۶] از نبی ہستم یا ولی رابر نبی فضیلت است بعدہ حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند بارے بدانید کہ معنی نبوت چیست

[۱] "کسے منکر نہ خواہد ماند" نہیں ہے (ب۔ا) [۲] "ایمان آرند" نہیں ہے۔(ب۔ا) [۳] شودایں سوال (ا۔ا) باشدایں سوال (ب۔ا) [۴] بے مشیت (ا۔ا)(غ۔ب)(ا۔ج)
[۵] کہ انہ علیہ السلام۔(ا۔ا)(د۔ب)(غ۔ب)(ا۔ج) [۶] یا من افضل از نبی (ب۔ا)

ولایت چہ چیز است۔

ترجمہ:۔ علماء نے پھر ایک دفعہ سوال کیا کہ آپ ولایت کونبوت پر فضیلت دیتے ہیں؟ فرمایا کہ بندہ فضیلت دیتا ہے یا رسول اللہ صلعم دیتے ہیں چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ ''ولایت نبوت سے افضل ہے'' علماء نے کہا کہ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ نبی کی ولایت اس نبی کی نبوت سے افضل ہے حضرت مہدی علیہ السّلام نے فرمایا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میری ولایت نبی کی نبوت سے افضل ہے یا میں نبی سے افضل ہوں یا ولی کو نبی پر فضیلت ہے۔اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السّلام نے فرمایا کہ ایک بار پھر غور تو کرو کہ نبوت کے معنی کیا ہیں اور ولایت کیا ہے۔

(۱۷) بازسوال کردند کہ شما ایمان را زیادت ونقصان میگوئید وامام اعظمؒ فرمودہ اند کہ الایمان لا یزید ولا ینقص حضرت میراں علیہ السّلام فرمودند کہ حق تعالیٰ فرمودہ است **انما المومنون الذین اذا ذکر اللّٰہ وجلت قلو بھم و اذا اقلیت علیھم اٰیاتہ زادتھم ایمان**[۱] (جزء۹رکوع۱۵) وآنچہ امام اعظمؒ گفتہ اند از ایمان خود خبر دادند کہ ایمان امام بکمال رسیدہ بود بعد از کمال نہ زیادہ شود نہ نقصان۔

ترجمہ:۔ علماء نے پھر ایک مرتبہ سوال کیا کہ آپ ایمان کی کمی وزیادتی کے قائل ہیں حالانکہ امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ ''ایمان بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے'' حضرت میراں علیہ السّلام نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے کہ بیشک جولوگ مومنین ہیں جب (ان کے سامنے) اللہ کی یاد کیجائے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ (آیتیں) انکا ایمان بڑھا دیتی ہیں (جز۹ رکوع ۱۵) اور امام اعظمؒ نے جو کہا ہے (فی الحقیقت) اپنے ایمان کی خبر دی ہے کیوں کہ ان کا ایمان کمال کو پہنچ چکا تھا۔کامل ہو جانے کے بعد ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔

(۱۸) بازسوال کردند کہ شما کسب را حرام میگوئید حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند مومن را کسب حلال است مومن باید شد در قرآن مجید تامل باید کرد کہ مومن کرا میگوئید۔

ترجمہ:۔ علماء نے پھر سوال کیا کہ آپ کسب کو حرام کہتے ہو؟ آپ نے فرمایا کہ مومن کے لئے کسب حلال ہے مومن بننا چاہئے اور قرآن میں غور تو کرو کہ مومن کس کو کہتے ہیں۔

(۱۹) بازسوال کردند کہ شما میگوئید کہ خدائتعالیٰ را در دار[۲] دنیا کہ دار فنا است بچشم سری تواں دید حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند کہ حقتعالیٰ میگوید یا بندہ؟ (**کما قال اللّٰہ تعالیٰ**) **من کان فی ھذہٖ اعمٰی فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی و اضل سبیلا** (جزء۱۵رکوع۳) **ایضاً فمن**[۳] **کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً و لا یشرک بعبادۃ ربہ احدا** (جزء۱۶رکوع۳) **ایضاً الا انھم فی مریۃ من لقاء ربھم اِلا انہ بکل شئی محیط** (جزء۲۵رکوع۱)

بعد ازاں سوال کردند کہ قرار سنت و جماعت آنست کہ مراد ازیں آیات دیدن خدا در آخرت است فرمودند کہ وعدۂ

[۱] آیت کے بعد کا مضمون اِن نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔ج)(ا۔ا) [۲] ''در دنیا'' (د۔ب) [۳] یہ آیت ان نسخوں میں درج نہیں ہے (ا۔ا)(د۔ب)(ب۔ا)

خدائتعالیٰ مطلق است ما ہم مطلق می گوئیم مقید نمی کنیم وسنت و جماعت ہم ناجائز و ناممکن در دار دنیا نہ گفتہ [۱] اندر کلام ایشاں خوب طریق فہم باید کرو کہ چہ گفتہ اند۔

ترجمہ:۔ علماء نے پھر سوال کیا کہ آپ کہتے ہیں کہ اس دنیا میں جو کہ دارِ فنا ہے خدا کو چشم سر سے دیکھ سکتے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السَّلام نے فرمایا کہ خدائتعالیٰ فرماتا ہے یا بندہ کہتا ہے (چنانچہ اللہ نے فرمایا)۔ جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا اور گمراہ رہیگا (جزء ۱۵ رکوع ۸) ایضاً ۔ جو شخص اپنے رب کے لقاء کا امیدوار ہوا سے چاہیئے کہ عمل صالح کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ (جزء ۱۶ رکوع ۳) ۔

ایضاً۔ جو لوگ اپنے رب کے لقاء کے بارے میں مبتلائے شک ہیں ان کو خبردار ہو جانا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ بیشک ہر چیز پر محیط ہے۔ (جزء ۲۵ رکوع ۱) (ان آیات کے بارے میں) علماء نے پھر سوال کیا کہ علماء اہل سنت و جماعت نے تو ان آیات سے آخرت میں دیدار خدا مراد لی ہے' آپؐ نے فرمایا خدائتعالیٰ کا وعدہ تو مطلق ہے ہم بھی مطلق کہتے۔ مقید نہیں کرتے اور اہل سنت و جماعت نے بھی دار دنیا میں ناجائز اور ناممکن نہیں کہا ہے۔ ان کے کلام کو بہت اچھی طرح سمجھنا چاہیئے کہ انھوں نے کیا کہا ہے۔

(۲۰) بعد ازاں سوال کردند کہ شما آیاتِ رحمت در جا کمتر بیان میکنید وآیات قہر وخوف بیشتر بیان می کنید تا بندہ نا امیدی شود۔ حضرت مہدی علیہ السَّلام فرمودند قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اخوک من حذرک لا من غرک۔

ترجمہ:۔ اس کے بعد علماء نے سوال کیا کہ آپ آیت رحمت در جا بہت کم بیان کرتے ہیں اور آیاتِ قہر وخوف زیادہ؟ اس سے بندہ نا امید ہو جاتا ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا۔ آنحضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ تیرا بھائی وہ ہے جس نے تجھے ڈرایا نہ وہ جس نے تجھے دھوکہ میں ڈالدیا۔

(۲۱) باز گفتند کہ شما از علم خواندن ہم منع می کنید حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند کہ بندہ تابع محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم است۔ آنچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع نہ کردہ باشند بندہ چگونہ منع کند۔ بندہ ذکر دوام را فرض میگوید بامر اللہ و بحکم کتاب اللہ ہر چہ مانع ذکر است آں ممنوع است چہ علم خواندن و چہ کسب کردن و چہ با خلق اختلاط کردن و مشغول [۲] شدن و چہ خوددن و خسپیدن غفلت حرام است و ہر چہ [۳] موجب غفلت است حرام [۴] است۔

ترجمہ:۔ علماء نے سوال کیا کہ آپ علم پڑھنے سے بھی منع کرتے ہیں؟ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہے۔ جو کچھ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہ فرمایا ہو بندہ کیسے منع کریگا۔ بندہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم سے ذکر دوام کو فرض کہتا ہے جو کچھ مانع ذکر ہو وہ ممنوع ہے۔ خواہ علم پڑھنا اور کسب کرنا' خواہ لوگوں سے میل جول رکھنا' خواہ کھانا و سونا ہو (بہر حال) غفلت حرام ہے اور جو کچھ موجب غفلت ہے حرام ہے۔

(۲۲) باز گتند کسانِ شما از استاداں و پیراں برگشتہ اند و بے ادبی میکنند بلکہ از ایشاں بیزار شدہ اند۔ بر ایشاں [۵] عیب می کنند

[۱] ''گفتہ ان'' کے بعد کا جملہ ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (ا۔ج) (غ۔ب) [۲] ''و مشغول شدن'' ان نسخوں میں نہیں ہے (ا۔ج) (ب۔ا) [۳] ''و ہر چہ موجب غفلت است حرام است'' ان نسخوں میں نہیں ہے (ا۔ج) (غ۔ب) [۴] ''حرام باشد'' (ب۔ا) [۵] ''بر ایشاں عیب میکنند'' اس نسخہ میں نہیں ہے (غ۔ب)

حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند کہ شما مسئلہ شرعی فراموش کردید کہ اگر کسے دختر خود بہ کسے [۱] نکاح کردہ داد بعد از مدتے ظاہر شد کہ عنین است۔ در شرع شریف تفریق کنند یا نہ کنند۔ وہ کالائے کہ بہ گمان سلامتی خریدمیند واگر عیب شرعی در وظاہر شود واپس می وہند یا نہ؟ پس مقصود دینی از مقصود دنیاوی کمتر شد کہ حاصل شود یا نہ شود پیوند نہ باید برید و بیزار نباید شد. ومقصود [۲] دینی از جائے دیگر طلب نہ باید کرد۔ زہے طلب دنیا وزہی طلب دیدار خدائے تعالیٰ کہ در طلب مقصود دنیاوی تفریق و بیزاری وجدائی روامی دارند ودر حصول مقصود دینی روانمی۔ رحم اللہ من النصف.

باز گفتند کہ باشما بحث چوں تواں کرد کہ شما مقید بہ مذہب نستیند۔ ہر چہ جواب میگوئید مطلق از قرآن میگوئید ودر قرآن تفہیم نداریم ما مقید بہ مذہب امام ابوحنیفہؒ کوفی ایم۔ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ من بہ ہیچ مذہب مقید نہ ام امامذہب ما کتاب اللہ است وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ باینہم قرار دہید کہ ہر کہ از مذہب امام اعظم [۳] پیرو باشد و عامل برخلاف مذہب باشد حکم او چیست باز فرمودند کہ نادان معنی مذہب چہ دانستہ اند معنی مذہب رفتار امام است نہ گفتار تمام معاملات شرعی کہ در کتب فقہ مذکور است گفتار پیغمبر است نہ عمل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پس مذہب امام اعظمؒ عمل امام است کہ مشہور است۔

ترجمہ:۔ علماء نے پھر سوال کیا کہ آپ کے لوگ استادوں اور پیروں سے برگشتہ ہوگئے ہیں اور بے ادبی کرتے ہیں بلکہ ان لوگوں سے بیزار ہوگئے ہیں۔ ان پر عیب لگاتے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم شرعی مسئلہ بھول گئے ہو کہ اگر کوئی شخص اپنی لڑکی کو کسی کے نکاح میں دیدے اور کچھ عرصہ بعد معلوم ہو کہ عنین ہے تو از روئے شرع شریف جدا کر دیتے ہیں یا نہیں؟ اور جس مال کو اچھا سمجھکر خرید لیتے ہیں اگر اس میں شرعی عیب ظاہر ہو جائے تو واپس کر دیتے ہیں یا نہیں (تم لوگوں کے پاس) دینی مقصود دنیاوی مقصود سے کمتر ہو گیا ہے کہ حاصل ہو یا نہو تعلق نہ توڑا جائے اور بیزار نہوں۔ اور مقصود دینی دوسری جگہ سے طلب نہ کریں۔ کہاں طلب دنیا؟ اور کہاں طلب دیدار خدائے تعالیٰ (افسوس) کہ دنیاوی مقصود میں تو تفریق و بیزاری وجدائی جائز رکھتے ہیں مقصود دینی کے حصول میں جائز نہیں رکھتے!! اللہ اس پر رحم فرمائے جو انصاف کرے۔

علماء نے کہا کہ آپ کیساتھ بحث کیسے کیجائے جبکہ آپ کسی مذہب کے پابند نہیں ہیں۔ جو کچھ جواب دیتے ہیں مطلق قرآن سے دیتے ہیں اور ہم قرآن کے بارے میں سمجھ نہیں رکھتے۔ ہم امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کے پابند ہیں حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ میں کسی مذہب کا پابند نہیں ہوں لیکن میرا مذہب کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس کے باوجود فرض کرو کہ جو شخص امام اعظمؒ کے مذہب کا پیرو ہے اور اس مذہب کے خلاف عمل کرتا ہے تو اس پر کیا حکم ہے؟ پھر فرمایا کہ نادان لوگوں نے مذہب کے کیا معنی سمجھ رکھے ہیں؟ مذہب کے معنی امام کی رفتار ہے نہ کہ گفتار اور تمام شرعی معاملات کے بارے میں جو مسائل کتب فقہ میں مذکور ہیں گفتار پیغمبر ہے نہ کہ عمل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پس امام اعظمؒ کا

[۱] یعنی نکاح کردہ دادہ او چندروز پوشیدہ حال بود بعد از مدتے (ب۔ا) [۲] مقصود دینی از گفتار پیغمبر تمام معاملات شرعی کہ در کتب فقہ مذکور است (ا۔ج)(غ۔ب)
[۳] بیرون باشد (ب۔ا)

مذہب ان کا عمل ہے جو کہ مشہور ہے۔

(۲۳) باز گفتند شما مسلمان را کافر میگوئید وامر میکنید کہ مومن شوید۔حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند کہ ما مذہب کتاب اللہ پیش کردہ ایم ہر کرا کتاب اللہ مومن می گوید ما مون میگویم و ہر کرا کتاب اللہ کافر گوید اورا کافر می گوئیم از خود چیزے نمی گوئیم ما تابع کتاب اللہ ہستیم کتاب خدائے را پیش کردہ ایم وخلق را سوئے توحید وعبادت دعوت میکنیم ومن برائے ایں کار موریم از حضرت باری تعالیٰ۔ وعلما مخالفت می کنند۔معلوم نمی شود کہ موجب مخالفت ایشاں چسیت۔اگر از بندہ سہوے[۱] شدہ باشد بر ایشاں فرض است کہ اعلام [۲] کنند تا اتفاق کردہ بر کتاب اللہ عمل کردہ شود [۳] وبراں دعوت کردہ شود۔کما قال اللہ تبارک وتعالیٰ ون تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ۔(جزء۵ رکوع۴) الی کتاب اللہ۔ ہر کہ از کتاب خدائے تعالیٰ قدم بیرون نہادہ باشد توبہ کند واگر توبہ نہ کند واجب القتل است۔

ترجمہ:۔ علماء نے سوال کیا کہ آپ مسلمان کو کافر کہتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ مومن بنو؟ حضرت مہدی علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہم نے کتاب اللہ کا مذہب پیش کر دیا ہے جس کسی کو کتاب اللہ مومن کہتی ہے ہم بھی مومن کہتے ہیں اور جس کسی کو کتاب اللہ کافر کہتی ہے اس کو ہم بھی کافر کہتے ہیں۔ اپنی طرف سے کوئی حکم نہیں لگاتے ہیں۔ہم کتاب اللہ کے تابع ہیں۔ خدا کی کتاب پیش کر دیئے ہیں اور مخلوق کو توحید وعبادت کی طرف بلاتے ہیں اور ہم بارگاہ رب العزت کی طرف سے اسی کام پر مامور ہیں۔اور علماء ہماری مخالفت کرتے ہیں لیکن مخالفت کا سبب معلوم نہوا۔اگر بندہ سے کوئی سہو ہو گیا ہے تو ان کا فرض ہے کہ معلوم کریں تا کہ اتفاق کے ساتھ کتاب اللہ پر عمل کیا جا سکے اور اسی پر دعوت کیجا سکے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''اگر تم میں کسی مسئلہ کے متعلق اختلاف ہو جائے تو اس اختلاف کو اللہ کی طرف رجوع کردو'' (جزء۵ رکوع۴) یعنی اللہ کی کتاب کی طرف۔ جو شخص کتاب اللہ سے بے راہ ہو گیا ہو اس کو توبہ کر لینا چاہئیے اگر توبہ نہ کرے (مُصِر رہے) تو وہ واجب القتل ہے۔

(۲۴) باز گفتند کہ علامت مہدی موعودؑ آنست کہ بردے شمشیر کار نہ کند حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند کہ کار شمشیر بریدن است وکار آب غرق کردن است وکار آتش سوختن است پس معنی حدیث رسول اللہؐ آنست کہ کسے بر مہدی قادر نہ شود نتواند گشت۔

ترجمہ:۔ علماء نے پھر سوال کیا کہ مہدی موعودؑ کی علامت تو یہ ہے کہ ان پر تلوار کارگر نہ ہوگی؟ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ تلوار کا کام کاٹنا ہے اور پانی کا کام غرق کر دینا ہے۔آگ کا کام جلانا ہے۔حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہہ ہے کہ کوئی طاقت مہدیؑ پر قادر ہو ہی نہ سکیگی۔

(۲۵) وازا کثر یاراں روایت کردہ شدہ است کہ چوں حضرت مہدی صلی اللہ علیہ وسلم در خراسان رفتند و بہ شہر فراہ اقامت

---

[۱] سہوے یا غلطے شدہ باشد (ب۔ا) [۲] اعلام کنند کما قال اللہ تعالیٰ (ا۔ج) (غ۔ب) [۳] عمل کردہ شود قال اللہ تعالیٰ (ب۔ا)

کردند خبر پراگندہ شد کہ سیدے آمدہ دعوی [۱] می کنند کہ من مہدی موعودؑ ہستم و بر خلق تصدیقِ من ثابت و لازم است۔ قاضی آں شہر مرکوتوال را گویانید [۲] کہ بردو جملہ [۳] اسباب خرد و بزرگِ ایں گروہ را تاراج کردہ بیار۔ بعدہ کوتوال کسانِ خود را بابنو ہے فرستاد۔ چوں ایشاں آمدند آں زماں حضرت میراں علیہ السلام بایاران بیروں نشستہ بودند۔ یاراں [۴] باختیاری جنگر خصت سے طلب کردند۔ حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند کہ بندہ تابع فرمان حضرت رب العالمین است و من تابع فکر کسے یا فکر خود ع نہ ام صبر بکنید اگر دنبال من ہستید و بر من تصدیق دارید بعدہ کسان کوتوال جملہ اسباب فقراء مرداں و زناں تا سر پوشِ زناں ہم تاراج کردند۔ بعدہ پیش حضرت مہدی علیہ السلام آمدہ طلب شمشیر و سلاح کردند حضرت مہدی علیہ السلام اول شمشیرِ خود از خود علحدہ کردہ پیش نہادند بعدہ ہمہ یاراں تسلیم شدند و موافقت امام خود کردند۔ اوشاں تمام اسباب [۵] بردند ہمدراں شب حاکم آں [۶] ولایت بخواب دید کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ایستادہ نیزہ [۷] بر سینۂ او نہادہ فرمودند کہ در مملکت تو بر فرزند من چنیں ظلم شدہ [۸] است پس [۹] حاکم ہیبت زدہ جواب داد کہ یارسول اللہ ؐ من خبر ندارم [۱۰]۔ علا الصباح [۱۱] تفحص کنم۔ فی الحال بیدار شدہ کوتوال را طلبید ہ گفت کہ من چنین خواب دیدہ ام توچہ کردہٗ کوتوال آنچہ کیفیت بود مِن وعَن فرانمود۔ [۱۲] بعدہ بادشاہ قاضی را طلبید ہ حبس کردہ از عہدۂ او دور گردانید۔ و بملازمت حضرت گویا یند کہ آنچہ حکم حضرت باشد بر قاضی چناں کنیم و بعضے علماء و منصفانِ خود را پیش حضرت مہدی علیہ السام بطریق عذر خواہی و بطریق تحقیق کردنِ احوال دعوے مہدیت حضرت امام علیہ السلام فرستاد و گویانید کہ آنچہ تلف شدہ باشد تذکرہ کردہ بدہید تا اضعاف خواہم فرستاد [۱۳]۔ ایشاں آمدہ عذر خواہی کردند تذکرہٗ تلفِ اسباب کردند۔ بعدہ حضرت مہدی علیہ السام فرمودند کہ ازمآنِ ما ہیچ تلف نہ شدہ است۔ ما جز خدائ تعالیٰ ہیچ نداریم و خدائے من از من تلف نہ شدہ است بعدہ ایشاں چند سوال ہائے علمی کردند حضرت مہدی علیہ السلام ایشاں را جواب باصواب فرمودند ایشاں واپس گشتہ آنچہ مذاکر بود مِن وعَن گفتند و کسے کہ درمیان ایشاں عالمتر بود وگفت اے [۱۴] بادشاہ علم من پیش علم آں سید ہمچوں قطرہ پیش دریاست پس بادشاہ باوزیر معتبر و محتشم و مہیب مسمی بہ میر ذوالنون مشورت کرد کہ [۱۵] دعوے کلا است چہ باید کرد او گفت کہ من باشوکت و قوت و با اسباب جنگ و با قہر و غلبہ پیش او میر دم اگر طاقت آں ندارد و بہ ما توجہ کند التفات نماید کاذب باشد و الا [۱۶] اگر بے نیازی کند و ماراہیبتِ او آید و من توجہ سوے او کنم لاشک مہدی موعودؑ باشد کہ جز مہدی ایں طاقت کسی [۱۷] ندارد و بادشاہ راسخن وزیر قابل [۱۸] آمد رضا داد کہ ہمچنیں بکن علی الصباح چنانچہ گفتہ بود ہمچناں کرد چوں آواز مزامیر لشکر در گروہ فقراء رسید و دبدبہ لشکر دیدند و آواز شد کہ لشکر برائے قتل و

---

[۱] آمدہ دعوے مہدیت میکند و خلق را بر تصدیق خود حکم میکند (ا۔ج)(غ۔ب) [۲] فرستاد کہ بردہ (ب۔ا) [۳] ''جملہ خورد بزرگ را''(د۔ب)(ا۔ا) [۴] یاراں رخصت مقابلہ طلب کردند (د۔ب)(ا۔ا) بایاراں رضت طلب کردند (ب۔ا) [۵] در پیش بادشاہ آنولایت آوردند (ب۔ا) [۶] بادشاہ آنولایت کہ دراں شہر بود (ذ۔ب)(ا۔ا) [۷] با نیزہ بر سینہ او ایستادہ میگویند (د۔ب)(ا۔ا)(غ۔ب)(ا۔ج) [۸] ظلم کردند (ب۔ا) [۹] باہیبت (د۔ب) [۱۰] نمی دانم (ا۔ا)(د۔ب)(غ۔ب) [۱۱] فردا (ا۔ج)(غ۔ب)
[۱۲] گفت (د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا) [۱۳] بہ بفرسم (د۔ب)(ا۔ا) [۱۴] اے خوندکار (غ۔ب) [۱۵] مشورت کرد کہ چہ باید کرد گفت کہ بائے انچہ تلف شدہ است فی الحال باید فرستاد بعدہٗ من باشوکت وقوت الخ (د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا) [۱۶] ۔''الا'' نہیں ہے (د۔ب) [۱۷] ''کسے'' نہیں ہے (د۔ب) [۱۸] قایل معقول آمد (ب۔ا) قابل (د۔ب)

نہب وتاراج آمد بعضی فقیراں درتحیّر افتادند یکے برائے خبر کردن پیش حضرت مہدی علیہ السلام آمد عرض [۱] کرد کہ لشکر بادشاہ آمد چہ تدبیر باید کرد حضرت میراں علیہ السلام بروتنگ آمدہ فرمودند کہ بادشاہ یکی است کہ بے وزیراست ہم دراین لشکر در رسیدو تمام حجرہارا گردکردہ [۲] ایستادو میر ذوالنون خود باہیبت واستغناء پیش حضرت مہدی علیہ السام آمد کسی التفات باونکرد او متحر شد از اسپ فرود آمد وہیبت دردل او پدید [۳] گشت بہ ادب بہ نشت حضرت [۴] مہدی علیہ السلام دعوت شروع کردند [۵] بہ اطمینان چنانچہ ہمیشہ میکر دند میر ذوالنون بہ ادب دعوت شنید گرفت حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند نزدیک بیا۔ نزدیک بیامد باز فرمودند نزدیک تر بیا۔ نزدیک [۶] شد ولے درد لے او ہیبت [۷] دیدار و ہیبت دعوت پدید آمد [۸] ولے [۹] قوت گرفتہ عرض نمود اگر شا مہدی لغوی باشید منقول [۱۰] است واگر اصطلاحی ہستید [۱۱] حجت وبرہان باید نمود۔ حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند کہ حجت وبرہان نمودن کار حق تعالیٰ است وبرما کار تبلیغ است۔ دانشمندے کامل درآں مجلس ہمراہ وزیر [۱۲] بود اسم آں ملانور کوزہ گر بہ بلند آواز گفت اگر مہدی آمد نیست پس ہمیں مرد است وگرنہ ہرگز نخواہد آمد۔ شانکو طریق بدبینید بعدہ میر ذوالنون گفت مانوکر مہدیؑ ایم۔ وماغلام [۱۳] مہدیؑ ایم۔ ہرجا کہ تیغ زدنی باید تیغ زنیم۔ ومخالفانِ مہدیؑ رابکشیم شا مہدیؑ ماوماناصر شاایم حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند کہ تیغ برنفس خود بزن کے درہے راہی نیفگند وناصر مہدی حق تعالیٰ است [۱۴] وناصر گروہ مہدی نیز حقتعالیٰ۔ این سخن فرمودند وسلام علیکم گفتہ برخاستند [۱۵] وبطرف حجرہ رواں شدند میر ذوالنون دنبال شد تا وداع کند۔ کسے عرض رسانید کہ میر ذوالنون اِذن می خواہد تا باز گردو۔ بہ سوے او التفات کردند وفرمودند السلام علیکم ودرون حجرہ رفتند۔ میر ذوالنون بازگشت بعدازاں اکثر خلق مطیع شدند وتصدیق کردند ورسوم [۱۶] وعاداتِ خود ترک کردند در فرمودۂ حضرت میراں علیہ السلام انقیاد نمودند۔

ترجمہ:۔ اکثر صحابہؓ سے روایت کیگئی ہے کہ جب حضرت مہدی صلی اللہ علیہ وسلم خراسان تشریف لے گئے آپ نے شہر فراہ میں اقامت فرمائی اور یہ کیفیت مشہور ہوئی کہ ایک سیّد آئے ہوئے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ میں مہدی موعودؑ ہوں اور خلق پر میری تصدیق ثابت ولازم ہے۔ اس شہر کے قاضی نے خاص طور پر کوتوال کو حکم دیا کہ جاؤ۔ اس جماعت کے چھوٹے بڑوں کو جو کچھ بھی ان کا اسباب ہوتاراج کرکے پکڑلاؤ۔ کوتوال نے اپنے پولیس کے جوانوں کی کثیر جماعت روانہ کی۔

جب پولیس یہاں آئی اس وقت حضرت مہدی علیہ السلام اپنے صحابہؓ کے ساتھ باہر تشریف فرماتھے۔ صحابہؓ نے جنگ کی تیاری کے لئے اجازت طلب کی۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ حضرت رب العالمین کے فرمان کا تابع ہے۔ کسی کی فکر بلکہ خود اپنی فکر کا تابع نہیں ہے۔

---

[۱] اعلام نمود (د۔ب)(ا۔ا) [۲] گردکردند (د۔ب)(ا۔ا) گرادگردکردند (ب۔ا) [۳] پدید آمدہ (د۔ب)(ا۔ا) بدید آمد (ب۔ا) [۴] حضرت امیر (غ۔ب)
[۵] بہ اطمینان وسکنیہ (د۔ب) [۶] باز بیامد وعرض نمود اگر شا مہدی موعودؑ ہستید برہان باید نمود (ا۔ج) [۷] ہیبت دعوشت (ا۔ا)(د۔ب)
[۸] ولے قوت گرفتہ گفت کہ (ب۔ا) آمد وعرض نمود (د۔ب)(ا۔ا)(غ۔ب)(ا۔ج) [۹] گفت کہ (د۔ب) [۱۰] منقول است (ب۔ا) [۱۱] باشید (د۔ب)
[۱۲] بود بآواز بلند گفت (د۔ب)(ا۔ا) [۱۳] (ماغلام مہدیؑ ایم) نہیں ہے (د۔ب) [۱۴] است این سخن فرمودند (د۔ب)(ب۔ا) [۱۵] (برخاستند) نہیں ہے۔ (د۔ب)۔
[۱۶] رسوم وعادت خود برفرمودہ حضرت مہدیؑ ترک کردند وانقیاد نمودند (د۔ب)

اگر تم میری اتباع میں ہواور میری تصدیق کرتے ہوتو صبر کرو۔ بالآخر جوانان پولیس نے فقراء کا اوران کے زنانہ حصہ کا پورا سامان حتیٰ کہ عورتوں کی چادریں تک تاراج کردیں۔اس کے بعد مہدی علیہ السلام کے پاس آکر انہوں نے تلوار و ہتیار طلب کئے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے سب سے پہلے اپنی تلوار اپنے سے الگ کرکے حوالے کردی پھر تمام صحابہؓ نے بھی اپنے اپنے ہتیار حوالے کردیئے انھوں نے اپنے امام کی پوری اتباع کی۔ وہ لوگ تمام اسباب لیکر چلے گئے۔ اسی رات اس شہر کے حاکم (اعلیٰ) نے خواب دیکھا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اس کے سینہ پر نیزہ رکھکر فرمارہے ہیں کہ تیری مملکت میں میرے فرزند پر کتنا ظلم ہوا ہے؟ حاکم نے ہیبت کے عالم میں جواب دیا کہ یارسول اللہؐ مجھے خبر نہیں۔علی الصباح تحقیق کروں گا۔اسی حال میں بیدار ہوا۔کوتوال کو بلایا اور خواب کا حال بیان کرکے پوچھا کہ تو نے کچھ کیا ہے؟ کوتوال نے ساری روئداد تفصیلاً پیش کردی۔اس کے بعد بادشاہ نے قاضی کو طلب کیا اور قید کرکے عہدۂ قضائت سے برطرف کردیا اور حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کروایا کہ قاضی کے بارے میں آپ جو حکم دیں عمل کروں گا۔اوراپنے بعض علماء اور بعض منصفین کو عذر خواہی اور دعوی مہدیت کی تحقیق کے لئے حضرت مہدیؑ کی خدمت میں روانہ کیا اور عرض کروایا کہ جو سامان تلف ہو چکا ہے اس کی فہرست دی جائے تا کہ دوگنا سامان بھیجدوں۔ان لوگوں نے عذر خواہی کی اور تلف شدہ سامان کی فہرست طلب کی حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہماری آن (مِلک) کا کچھ حصہ بھی تلف نہیں ہوا ہے۔ہم بجز خدائے تعالیٰ کے کچھ نہیں رکھتے اور ہمارا خدا ہم سے چھوٹا نہیں اس کے بعد ان لوگوں نے چند علمی سوالات کئے حضرت مہدی علیہ السام نے ان کے باصواب جواب دیئے۔

ان لوگوں نے واپس آکر جو کچھ گزرا پورا پورا بیان کردیا اور ایک شخص جو اس جماعت میں بڑا عالم تھا اس نے عرض کیا کہ اے بادشاہ میرا علم ان سیّد صاحب کے علم کے مقابلہ میں قطرہ اور دریا کی نسبت رکھتا ہے۔

پس بادشاہ نے اپنے معتبر و محتشم ومہیب وزیر میر ذوالنون سے مشورہ کیا کہ دعویٰ تو بہت بڑا ہے کیا کرنا چاہئیے۔اس نے رائے دی کہ میں شوکت وقوت اور اسباب جنگ اور شانِ قہر وغلبہ کے ساتھ ان کے پاس جاتا ہوں اگر وہ اس کی تاب نہ لاسکیں اور میری طرف متوجہ ہوجائیں تو ان کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ورنہ اگر بے نیازی برتیں اور ہم پر ان کا رعب طاری ہوجائے اور ہمارے دل انکی طرف مائل ہوجائیں تو بے شک مہدی موعودؑ ہیں۔کیوں کہ بجز مہدی موعودؑ کے کوئی ایسی طاقت نہیں رکھتا۔وزیر کا یہ مشورہ بادشاہ کو پسند آیا۔اور اجازت دی کہ یہی تدبیر اختیار کرے۔ دوسری صبح کو وزیر نے یہی کیا۔جب فوج کے باجوں کی آوازیں آنے لگیں اور مشہور ہوا کہ یہ لشکر قتل وتاراج کے لئے آرہا ہے اور فقراء نے لشکر کا دبدبہ دیکھا تو بعض فقراء حیرانی میں پڑگئے۔اور ایک فقیر تو خبر دینے کے لئے حضرتؑ کی خدمت میں چلے آئے۔اور عرض کیا کہ بادشاہ کی فوج آچکی ہے کیا تدبیر کیجائے۔حضرت میراں علیہ السلام نے ان فقیر پر ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے فرمایا کہ بادشاہ تو ایک ہی ہے جس کا کوئی وزیر نہیں۔اتنے میں فوج آہی گئی اور (دائرہ فقراء کے) تمام حجروں کا اس نے محاصرہ کرلیا اور میر ذوالنون رعب و

استغناء کے ساتھ حضرت مہدی علیہ السام کی طرف بڑھنے لگے۔ (اہل دائرہ سے) کسی نے ان کی طرف توجہ نہ کی۔ میر ذوالنون پر حیرت طاری ہوئی اور گھوڑے سے اتر پڑے اور دل دہلنے لگا۔ ادب سے بیٹھ گئے۔ حضرت مہدی علیہ السام نے دعوتِ مہدیت کا بیان شروع فرمادیا۔ اسی طمانیت وسکون کیساتھ جیسا کہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ میر ذوالنون باادب بیان سننے لگے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا نزدیک آجاؤ میر ذوالنون قریب ہوئے۔ آپؑ نے فرمایا اور قریب آجاؤ۔ وہ اور قریب ہوتو گئے لیکن دل پر ہیبت طاری ہونے لگی (اسکے باوجود) انھوں نے دل تھام کر عرض کیا کہ اگر آپ لغوی مہدیؑ ہیں تو یہ ایک معقول بات ہے اگر اصطلاحی مہدیؑ ہیں تو حجت وبرہان چاہیئے۔! حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ حجت وبرہان دکھانا تو خدائے تعالیٰ کا کام ہے ہمارا کام صرف تبلیغ ہے۔ اس مجلس میں ایک فاضل سمجھدار صاحب بھی وزیر موصوف کے ساتھ موجود تھے جن کا نام ملاّ نور کوزہ گر تھا انھوں نے بلند آواز سے کہا اگر مہدی موعودؑ آنا ہی ہے تو وہ یہی ہستی ہیں۔ ورنہ پھر کوئی مہدیؑ ہرگز نہو سکیگا۔ آپ لوگ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو! اس کے بعد میر ذوالنون نے کہا کہ ہم مہدیؑ کے غلام ہیں۔ اور انھیں کہ ملازم ہیں۔ جس جگہ تیغ چلانے کی ضرورت ہوگی ہم تیغ چلائیں گے اور مہدیؑ کی مخالفت کرنے والوں کو قتل کریں گے۔ آپ ہمارے مہدیؑ ہیں اور ہم آپ کے ناصر ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تیغ اپنے نفس پر چلاؤ تا کہ وہ گمراہ نہ کردے اور مہدی کا ناصر تو اللہ ہے۔ اور مہدیؑ کی جماعت کا ناصر بھی اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ بیان فرمایا اور السلام علیکم کہکر اٹھ گئے اور حجرہ کی طرف تشریف لے جانے لگے میر ذوالنون بھی پیچھے چلنے لگے تا کہ رخصت چاہیں۔ کسی نے حضرت سے عرض کی کہ میر ذوالنون رخصت ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام میر ذوالنون کی طرف پلٹ کر صرف السلام علیکم کہتے ہوئے حجرہ میں داخل ہوگئے میر ذوالنون بھی واپس چلے گئے۔ اس کے بعد بہت زیادہ لوگوں نے تصدیق واطاعت کا شرف حاصل کیا اور اپنے طور طریق چھوڑ کر حضرتؑ کی تعلیم کی پیروی اختیار کی۔

(۲۶) ونیز[۱] منقول است کہ حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند تاثیر حق ہمچو ماہ اول است و حجت داون کار خداوند یست حجت دہد یا نہ دہد۔ بندہ را دریں چہ کار است بر ما تبلیغ است۔

ترجمہ:۔ نیز روایت ہیکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا حق کی تاثیر پہلے دن کے چاند کے مانند ہے دلیل پہنچانا خدا کا کام ہے وہ چاہے دلیل[ـ] پہنچائے یا نہ پہنچائے بندہ کو اس میں کیا دخل ہے ہمارا کام صرف تبلیغ ہے۔

(۲۷) نقلست کہ حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند تاثیر حق ہمچو ماہ اول روز است کہ ہر روز زیادہ تر شود تا آنکہ بکمال رسد و تاثیر بطلان[۲] ہمچو ماہ شب چہاردہم است کہ ہر روز نقصان میشود تا ناپید گردد کما قال سبحانہ[۳] و تعالیٰ هوالذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله (جزء۱۰ رکوع۱۱) و ایضاً قل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا (جزء۱۵ رکوع۹)

[۱] روایت ۲۶ ان نسخوں میں نہیں ہے۔(د۔ب)(ب۔ا) [ـ] مراد معجزہ [۲] باطل [۳] ان نسخوں میں آیاتِ مقدم وموخر (د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا)

ترجمہ:۔ :روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا حق کی تاثیر پہلی تاریخ کے چاند کے مانند ہے کہ ہر روز زیادتی ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ کامل ہوجاتی ہے اور باطل کی تاثیر چودھویں شب کے چاند کے مانند ہے کہ ہر روز کمی ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ روشنی ناپید ہوجاتی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''وہ وہی خدا ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو پورے دین پر غالب کردے۔''

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''کہدواے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ بیشک باطل تو مٹنے ہی والا ہے''۔ (جزء۱۵رکوع۹)

****

باب دوم

دربیان انکار حضرت مہدی علیہ السّلام

(۲۸) حضرت مہدی علیہ السّلام فرمودند ہر حکمے کہ بیان می کنم از خداو بامر خدا بیان می کنم ہر کہ ازیں احکام ایک حرف را منکر شود اوعنداللہ ماخوذ گردو۔

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو حکم کہ بیان کرتا ہوں خدا کی طرف سے خدا کے حکم سے بیان کرتا ہوں جو شخص ان احکام سے ایک حرف کا بھی منکر ہوگا وہ اللہ تعالی کے پاس ماخوذ ہوگا۔

(۲۹) وفرمودند ہر کہ ازمہدیت ایں ذات منکر شود اواز خدا واز رسول خدا منکر باشد۔اکثر مہاجراں متفق علیہم [۱] ایں نقل کردہ ان۔درمحضرہ [۲] کہ ہمہ یکجات شدہ بودند درموضع کھانبیل بندگیمیاں شاہ نعمتؓ باآواز بلند فرمودند کہ اے یاراں ایں نقل بشنوید تا اعتقاد درست گردو۔ میانسید خوندمیرؓ را فرمودند کہ ایں نقلِ کسانِ خود را بشنوانید تا اعتقاد درست گردو۔بندگیمیانسید خوندمیرؓ فرمودند کہ ایشاں شب وروز ہمیں میشونند۔ہمہ [۳] براداراں درآں مجلس قرار دادند کہ بغیر عبارت کسے را کافر نگیند یعنی منکرانِ مہدیؑ را [۴]۔ بندگیمیاں ملکوفرمودند کہ ایں مقدار بیاموزد کہ قال اللّٰہ تعالیٰ **ومن یکفر بہ من الاحزاب فالنار موعدہ.** (جزء۱۲رکوع۲) **قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من انکر المھدی فقد کفر** ۔ ونیز ہر یکے اقرار کردند کہ درخراساں [۵] پیش حضرت مہدی علیہ السلام بعضے یاران التماس کردند کہ بعضے برادران درشہر میروند وخلق را کافر میگویند فرمودند کہ ایشاں راتغریر کنید وباز فرمودند کہ بیچارگاں رابداں سبب تعزیر مکنید کہ گفتن نمیدانند اکنوں ما را ہم میباید کہ بغیر عبارت مذکور کسے را کافر نگوئم [۶] وبعدہ میانسید خوندمیر ومیاں نعمت رضی اللہ عنہما فرمودند اگر کسے بیچارہ را عبارت نمی آید وچہ کند باقی مہاجراں فرمودند اگر چیزے نمی داند ایں مقدار عبارت یادکند قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من انکو المھد ی فقد کفرو میانسید ع خوندمیرؓ فرمودند اگر کسے را ایں مقدار ہم نیاید اوچہ کند۔باز فرمودند کہ ناکردن تفصیر بندہ وحق پوشی کفراست یعنی حجت آموختن تقصیر است وحق نبی ومہدی پوشیدن کفراست پس ہر یکے خاموش شدند۔

ترجمہ:۔ اورفرمایا کہ جو شخص اس ذات کی مہدیت سے انکار کرے وہ خدا اور رسول خدا کا منکر ہے۔ اکثر مہاجرینؓ نے اس روایت کو بالاتفاق بیان کیا ہے۔اور بمقام موضع کھانبیل ایک مجلس میں مہاجرین جمع ہوئے تھے۔بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے بلند آواز سے فرمایا کہ اے صحابیو! اس نقل شریف کو سنو تا کہ اعتقاد درست رہ سکے اور میاں سید خوندمیرؓ سے کہا کہ یہ نقل شریف اپنے متبعین کو بھی سنادیں تا کہ اعتقاد درست ہو۔بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ یہ لوگ تو دن رات یہی

---

[۱] ''متفق علیہم'' نہیں ہے(د۔ب) [۲]۔ ودیگر نقلہا ہمبریں منوال کردندوازیں محضرہ ہمہ یکاشدہ بودند(ب۔ا) [۳] ہمہ برادران درمجلس بامیانسید خوندمیرؓ تجدید بیعت کردند وقرار دادند کہ الخ(د۔ب)(ا۔ا) ہمہ برادران درمجلس بامیانسید خوندمیرؓ تجدید بیعت کردند ونقلست کہ بعضے گفتند کہ کسے بے عبادت کافر نگوید یعنی منکران مہدیؑ را کہ درخراساں پیش حضرت مہدیؑ بعضے یاراں التماس کردند وگفتند کہ بعضے برادراں درون شہر میروند(ب۔ا) [۴] ''(مہدیؑ را)'' کے بعد سے راونیز ہر یکے اقرار کردند کہ درخراسان تک کی عبارت نہیں ہے(د۔ب)
[۵] ''درخراساں'' ان نسخوں میں نہیں ہے۔(غ۔ب)(ا۔ج)(ب۔ا) [۶] ''نگوئم'' کے بعد کی پوری عبارت ان نسخوں میں نہیں ہے(ا۔ا)(غ۔ب)(ا۔ج)

سنتے ہیں۔تمام برادران مجلس نے طے کیا کہ کسی کو یعنے منکران مہدیؑ کو بغیر عبارت کافر نہ کہیں۔

بندگی میاں ملک جیؒ فرمایا کہ (عبارت) کی یہ مقدار (کم از کم) سیکھ لینا چاہیئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص اس (مہدیؑ) کا انکار کرے اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔(جزء۱۲رکوع۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مہدیؑ کا انکار کرے کافر ہے۔اور ہر ایک نے (اس روایت کی بناء پر) اقرار کیا کہ خراسان میں حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے بعض صحابہؓ نے عرض کیا کہ بعض برادران شہر میں جاتے ہیں اور لوگوں کو کافر کہتے ہیں۔حضرتؑ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو سزادو پھر فرمایا کہ بیچاروں کو سزا نہ دو کیوں کہ وہ کہنا نہیں جانتے ہیں اس روایت کے لحاظ سے اب ہم کو بھی چاہیئے کہ بغیر عبارت مذکور کسی کو کافر نہ کہیں اس کے بعد میاں سید خوندمیر و میاں نعمت رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر کسی کو (قرآن یا حدیث کی) عبارت نہ آئے تو کیا کرے۔مہاجرین نے فرمایا کہ اگر کچھ نہ جانتا بھی ہے تو یہ عبارت (ضرور) یاد کرے۔ **قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من انکر المهدیؑ فقد کفر ۔** میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا اگر کسی کو اتنی عبارت بھی نہ آتی ہو تو کیا کرے۔پھر آپ ہی نے (یہ بھی) فرمایا کہ (عبارت یاد) نہ کرنا بندہ کی تقصیر ہے اور حق پوشی کفر ہے۔یعنی دلیل نہ سیکھنا تقصیر ہے۔اور نبیؐ و مہدی علیہما السلام کے برحق ہونے کو چھپانا کفر ہے۔(اس توضیح کے بعد) سب خاموش ہو گئے۔

(۳۰) نیز نقلست کہ حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند کہ انکار کردن از مہدیت سید محمد بن سید خاں کفر است۔

ترجمہ:۔ نیز نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سید محمد بن سید خاں کی مہدیت کا انکار کفر ہے۔

(۳۱) و نیز پوست خود بہر دو انگشتِ خود گرفتہ فرمودند کہ [1] ایں پوست و گوشت و استخواں و مو بموئے بندہ کہ است ہر کہ از مہدیت ایں ذات منکر شود کافر است۔

ترجمہ:۔ نیز حضرت نے اپنی دو انگشتِ مبارک سے اپنے جسم مظہر کا پوست پکڑ کر فرمایا کہ یہ پوست و گوشت و استخواں اور بال بال جو بندہ کا ہے۔جو شخص اس ذات کی مہدیت سے انکار کرے کافر ہے۔

(۳۲) و نیز نقلست کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند انکار مہدی انکار محمد رسول اللہ ﷺ است و انکار محمد رسول ﷺ انکار قرآن است و انکار قرآن انکار خدا است۔

ترجمہ:۔ نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ انکار مہدی انکار محمد رسول اللہ ﷺ ہے اور انکار محمد رسول ﷺ انکار قرآن ہے انکار قرآن انکار خدا ہے۔

(۳۳) و نیز فرمودند کہ اِنکار مہدی انکار محمد است و انکار محمد انکار ہمہ پیغمبران است و انکار ہمہ پیغمبراں انکار خدا است۔

ترجمہ:۔ اور نیز فرمایا کہ مہدیؑ کا نکار محمدؐ کا انکار ہے اور محمدؐ کا انکار تمام پیغمبروں کا انکار ہے اور تمام پیغمبروں کا انکار خدا کا انکار ہے۔

(۳۴) و نیز فرمودند کہ انکار مہدیؑ انکار ہمہ کتابہا و ہمہ صحیفہائے [1] انبیائے پیشینیان است [2] و انکار ہمہ پیغمبراں است۔

---

[1] ہمہ صحیفہاء است کے بعد کی عبارت نہیں ہے (د۔ب) [2] وازیں اتفاق تکفیر منکر مہدی علیہ السلام ہمچوں تکفیر منکر نبی علیہ السلام لازم آمد و نیز بہ جمیع مسلمین برائے تکفیر منکر پیغمبر حاجت نیست پس مجلس تمام گشت و نیز نقل است کہ کسے میراں سید محمودؓ (ب۔ا)

ترجمہ:۔ نیز فرمایا کہ مہدیؑ کا انکار اگلے انبیاء علیہما السلام کے تمام کتابوں اور صحیفوں کا انکار ہے اور تمام پیغمبروں کا انکار ہے۔

(۳۵) نقلست کہ کسے میراں سید محمودؓ را سوال کرد کہ شما منکر مہدیؑ را چہ میگوئید فرمودند کافر میگویم باز گفت چہ میگوئید فرمودند[۱] اکفر میگویم باز گفت چہ میگوئید فرمودند کہ اظلم میگویم آں سائل گفت فتح خاں می پرسد فرمودند کہ فتح خاں کدام کس است اگر سلطان محمود انکار مہدی کند کافر گردد۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت میراں سید محمودؓ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ منکر مہدیؑ کو کیا کہتے ہیں؟ فرمایا کافر کہتا ہوں۔ پھر سوال کیا کیا کہتے ہو؟ فرمایا اکفر کہتا ہوں۔ پھر کہا کیا کہتے ہو فرمایا اظلم کہتا ہوں۔ سائل نے کہا فتح خاں دریافت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ فتح خاں کون شخص ہے اگر سلطان محمود (شاہِ وقت) بھی انکار کرے تو کافر ہے۔

(۳۶) و نیز نقلست کہ سید محمد مصطفیٰ عرف غالب خاں میرانسید محمودؓ را پرسید کہ منکران مہدی را چہ میفر مایند فرمودند کافر می گویم باز پرسید کہ اگر من انکار کنم؟ فرمودند اکفر می گویم۔ سید مذکور پس پا باز گشت۔ دراں محفل[۲] اکثر مہاجراں حاضر بودند۔

ترجمہ:۔ نیز روایت ہے کہ سید محمد مصطفیٰ عرف غالب خاں نے میرانسید محمود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ منکرین مہدیؑ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا کافر کہتا ہوں۔ پھر پوچھا کہ اگر میں انکار کروں؟ فرمایا اکفر کہتا ہوں۔ سید مذکور واپس ہوگئے اس مجلس میں اکثر مہاجرینؓ موجود تھے۔

(۳۷) نیز نقلست کہ روزے بندگیمیاں نعمتؓ و بندگیمیاں نظامؓ و بندگیمیاں ملکجوؓ و بندگیمیاں دلاورؓ و بندگیمیاں لاڑ امامؓ و بندگیمیاں لاڑ شہؓ نوشتہ[۳] نزد بندگیمیاں سید خوندمیرؓ فرستاوند کہ خلق را کافر نگوئیم اما منکران مہدی را کافر میگوئیم بر حکم عبارت چنانچہ درقرآن و احادیث مذکور است اعتقاد داریم اگر کسے سوال کند کہ منکران مہدی را چہ میگوئید بریں وجہ جواب گوئیم کہ **قال اللّٰہ تعالیٰ ومن یکفر بہٖ من الاحزاب فالنار موعدہ و قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم. من انکر المھدی فقد کفر۔**

ترجمہ:۔ نیز نقل ہے کہ ایک روز بندگیمیاں نعمت رضی اللہ عنہ اور بندگیمیاں نظام رضی اللہ عنہ اور بندگیمیاں ملکجو رضی اللہ عنہ اور بندگیمیاں دلاور رضی اللہ اور بندگیمیاں لاڑ امام رضی اللہ عنہ اور بندگیمیاں لاڑ شہ رضی اللہ عنہ نے ایک تحریر بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کی کہ ''ہم بجز منکرین مہدی علیہ السلام کے کسی کو کافر نہیں کہیں گے اور اسی عبارت کے حکم پر جو قرآن و احادیث میں مذکور ہے اعتقاد رکھتے ہیں۔

اگر کوئی سوال کرے کہ منکرین مہدی علیہ السلام کو کیا کہتے ہو؟ تو ہم اس طرح جواب دیتے ہیں کہ **قال اللہ تعالیٰ ومن یکفر بہٖ من الا حزاب فالنار موعدہ. وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم . من انکر المھدی فقد کفر**

(۳۸) و نیز نقلست از بندگیمیاں دلاورؓ کہ گفتند از زبان حضرت مہدی علیہ السلام شنیدیم کہ فرمودند وقتے کہ در دانا پور بودم

---

[۱] فرمودند کافر و اکفر و اظلم می گویم (ب۔ا) [۲] مجلس (د۔ب) [۳] ہر شش کتبہ کردہ (د۔ب)

حذبہ شداول مرتبہ تجلی ذات شدوفرمان [1] رسید کہ ترا علم مراداللہ وادیم وکتاب [2] خودامیراث تو گردانیدیم وبراہل ایمان ترا آمر گردانیدیم وانکار من انکارِتو۔وانکار تو انکارمن۔آرے چرانباشد کہ ایں ولایت خاص محمدؐ است وازیں مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دادہ اندحاکیاً عن اللہ تعالیٰ۔ لولاك [3] لما خلقت الا فلاك ۔لولاك لما اظهرت الربوبية يا نورنوری ویاسر سری ویا خزائن معرفتی افتدیت ملکی علیك یا محمد۔

پس انکاراوانکار خدا چرانباشد ایں حکایت از زبان مہدی علیہ السلام شنیدیم از خود نمی گوئیم کسے قبول کند [4] خوب واگر قبول نکند۔ بندہ را حجت از زبان حضرت مہدی علیہ السلام شدہ است۔من رائ الهلال فعليه الصوم۔

ترجمہ:۔ نیز حضرت بندگیمیاں دلاور رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت مہدی علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ جس وقت میں دانا پور میں تھا مجھ پر جذبہ ہوا اور پہلی مرتبہ تجلی ذات ہوئی اور فرمان پہونچا کہ ہم نے تم کو ہماری مراد کا علم عطا کیا ہے اور کتاب قرآن کو میراث قرار دی ہے۔اور اہل ایمان پر تم کو حاکم بنایا ہے۔میرا انکار تمہارا انکار اور تمہارا انکار میرا انکار ہے ہاں کیوں نہو جبکہ یہ ولایت خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔اور اس مرتبہ کی خبر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منجانب اللہ دی ہے کہ اگر تو نہوتا تو میں یہ افلاک نہ پیدا کرتا۔اگر تو نہوتا میں ربوبیت ظاہر نہ کرتا۔اے میرے نور کے نور،اور اے میرے بھید کے بھید،اے میری معرفت کے خزانے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری سلطنت تجھ پر فدا ہے پس اس کا انکار خدا کا انکار کیونکر نہوگا۔یہ روایت حضرت مہدی علیہ السلام کی زبان مبارک سے میں نے سنی ہے۔اپنی طرف سے نہیں بیان کرر ہا ہوں۔کوئی قبول کرتا ہے تو اچھا ہے۔اگر قبول نہیں کرتا ہے (تو اچھا نہیں) بندہ کے لئے حضرت مہدی علیہ السلام کی زبان مبارک حجت ہے۔من رای الھلال فعلیہ الصوم۔(جس نے چاند دیکھا روزہ اسی پر فرض ہے)

(۳۹) نیز نقلست کہ ملا سید احمد خراسانی اہل علم بود و چند ماہ صحبت با میراں سید محمودؒ کردہ بود و چند سال با دیگر یاران حضرت مہدی علیہ السلام صحبت کردہ بود۔یک روز میرانسید محمودؒ را پرسید کہ منکر مہدی علیہ السلام را چہ میگوئید فرمود کافر میگوئیم۔سید احمد گفت اگر من انکار کنم؟ فرمودند اگر بایزید بسطامی باشد انکار مہدی کند کافر گردد۔

ترجمہ:۔ نیز روایت ہے کہ ملا سید احمد خراسانی طبقہ علماء سے تھے انھوں نے چند مہینے حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ سے بھی صحبت حاصل کی تھی اور چند سال دیگر صحابہ حضرت مہدی علیہ السلام کی صحبت سے بھی انھوں نے فیض حاصل کیا تھا۔ ایک روز میرانسید محمود رضی اللہ عنہ سے انھوں نے سوال کیا کہ منکر مہدی علیہ السلام کو آپ کیا کہتے ہیں۔فرمایا کہ کافر کہتا ہوں سید احمد نے کہا کہ اگر میں انکار کردوں؟ فرمایا کہ اگر بایزید بسطامی (کے درجے کا آدمی) بھی مہدی علیہ السلام کا انکار

---

[1] فرمان شد کہ (د۔ب) (ا۔ا) [2] کتاب میراث کردہ وادیم یعنی قرآن (ا۔ا)(ب۔ا) [3] لولا ک لما اظهرت الربوبية (د۔ب)(ا۔ا)
[4] قبول کند یا نہ کند بندہ را (د۔ب)(ا۔ا)(ا۔ج)(غ۔ب)

کرے تو کافر ہوجاتا ہے۔

(۴۰) ونیز نقلست کہ روزے معلمے با حضرت میراں علیہ السلام سوال و جواب بسیار کرد میاں شیخ بھیک سراز حجرہ خود بیرون کردہ گفتند کہ میرانجیو چرا سر خالی میکنید فرمودند کہ بندہ راخدائے تعالیٰ برائے [۱] سر خالی کردن فرستادہ است۔

ترجمہ:۔ نیز روایت ہے کہ ایک عالم حضرت مہدی علیہ السلام سے بہت سوال جواب کررہا تھا۔میاں شیخ بھیکؒ نے اپنے حجرہ سے سر باہر نکالکر عرض کیا کہ میرانجی آپ کیوں سر خالی فرمارہے ہیں حضرت نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ بندہ کو سر خالی کرنے کے لئے ہی بھیجا ہے۔

(۴۱) ونیز معلوم باد کہ اگر کسے با بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ سوال کردے از برادران دائرہ یا بیگانہ درون دعوت یا بحضور مہاجراں اگر آں [۲] سائل سوال بے عبارت کردے۔میاںؓ عبارت آموختے وفرمودے کہ مقصودِ شما ازیں سوال انیست و لے تنگ نیامدے بلکہ ہیچ [۳] مہاجر بر سوال کنندہ تنگ نیامدے [۴]۔ ونگفتہ اند کہ سوال مکن۔ و بر گفتۂ من اعتقاد کن بلکہ فرمودا ند کہ آں چہ مشکل شود پرسیدہ تحقیق کنید والاّ وبال آں بر شما ست۔

ترجمہ:۔ نیز واضح ہو کہ کوئی شخص خواہ برادران دائرہ سے ہو یا بیگانہ ہو' دعوت وتبلیغ کی مجلس میں ہو یا مہاجرین کی مجلس میں ہو۔بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ سے بے عبارت (ٹوٹا پھوٹا) سوال کرتا تو حضرت اسکو عبارت سکھاتے اور فرماتے کہ اس سوال سے تمہارا مقصد یہ ہوگا لیکن تنگ نہ ہوتے ۔ بلکہ کوئی مہاجر بھی سوال کرنے والے پر تنگ نہ ہوتے تھے۔اور یہ نہ کہتے کہ سوال نہ کرو۔اور صرف میرے کہنے پر اعتقاد رکھو۔ بلکہ فرماتے رہے ہیں کہ جو کچھ مشکل معلوم ہو پوچھکر تحقیق کرلیا کرو ورنہ اس کا وبال تم پر رہیگا۔

****

[۱] برائے ایں کار فرستادہ است (د-ب)(ا-ا)(ب-ا) [۲] آں سوال (د-ب)(ا-ا) [۳] بلکہ ہرایک مہاجر (د-ب) [۴] نیامدہ اند (د-ب)(ا-ا)

باب سوم

در کیفیت نماز گزاردن بدنبالِ منکرانِ حضرت امام علیہ السَّلام

(۴۲) بداں [۱] اے عزیز کہ حضرت مہدی علیہ السلام بدنبالِ منکران خود نماز گزاردن منع کردہ اند و فرمودہ اند کہ اگر کسے بسہو گزاردہ باشد باز گرداند۔

ترجمہ:۔ اے عزیز جان لو کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے منکرین کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کو منع کیا ہے۔اور فرمایا ہے کہ اگر سہو سے ادا کرلی ہو تو نماز لوٹا لیں۔

(۴۳) نقل است آں روز کہ در شہر ٹھٹھ [۲] مخالفت ظاہر شدہ بود۔ بحدے کہ لشکر نامزد شدہ بود بعضے یاراں پیش حضرت مہدی علیہ السلام عرض کردند کہ امروز درون شہر نماز ہمراہ امام مخالف گزاردیم فرمودند باز گردانید۔ پرسیدند کہ اگر یکاں دوگاں برویم چہ کنیم ۔فرمودند کہ جماعت شدہ بروید و با یکدیگر جماعت کردہ نماز بگزارید۔ وحضرت [۳] میراں علیہ السلام برائے کار مردم فرستادے۔ دوکس را فرستادے۔ برائے ہمیں کہ جماعت با یکدگر کردہ نماز ادا کنند۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ شہر ٹھٹھ میں مخالفت پیدا ہوگئی اور اتنی کہ فوج کشی کیگئی تھی۔بعض صحابہؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ آج شہر میں مخالف امام کے ساتھ ہم نے نماز ادا کی ہے۔فرمایا کہ نماز لوٹا لو۔سوال ہوا کہ اگر ایک دو آدمی جائیں تو کیا کریں فرمایا کہ باجماعت جایا کرو اور اپنی جماعت سے نماز ادا کرو۔اور حضرت مہدی علیہ السلام کسی کو کام کے لئے روانہ فرماتے تو کم از کم دو آدمیوں کو روانہ فرماتے۔تاکہ ایک دوسرے کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرسکیں۔

(۴۴) و نیز نقلست کہ در موضع بھدری والی وقت عصر جملہ مہاجران و بندگیمیا نسید خوندمیر رضی اللہ عنہ و میاں نظام رضی اللہ عنہ و میاں نعمت رضی اللہ عنہ و بندگیمیاں ملکجو رضی اللہ عنہ و بندگیمیاں ابوبکر رضی اللہ عنہ و بندگیمیاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ [۴] و نیز دیگراں یکجا بودند میان ایشاں گفتگو ایں بود کہ اگر کسے بدنبالِ منکر مہدی نماز گزارد او را خارجی گوئم ۔بعدہ بندگیمیاں نظام رضی اللہ عنہ، بندگیمیاں ابوبکر و میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہما را گفتند کہ حال شما چون است کہ در دائرہ [۵] شما مخالفاں می مانند۔ بندگی میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ گفتند آنچہ ما را خواہد افتادہ خواہم دانست ۔ بعدہ بندگی میاں نظامؓ تبسم کردہ فرمودند کہ شما بحضورِ [۶] مجلس خارجی شدید۔

ترجمہ:۔ نیز روایت ہے کہ موضع بھدری والی میں عصر کے وقت تمام مہاجرین اور بندگی میانسید خوندمیر و میاں نظام و میاں نعمت و میاں ملک جیو و میاں ابوبکر و بندگی میاں سید سلام اللہ اور دیگر صحابہ رضوان اللہ عنہم ایک جگہ جمع ہوئے تھے۔ان حضرات میں گفتگو یہ چھڑی کہ اگر کوئی شخص منکر مہدی علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا کرے تو ہم اس کو خارجی کہیں گے۔

---

۱ ’’بداں اے عزیز کہ‘‘ ان نسخوں میں نہیں ہے(د۔ب)(ا۔ا) ۲ شہر نگر ٹھٹھ(د۔ب)(ا۔ا) ۳ بعد کا پورا جملہ ان نسخوں میں نہیں ہے(د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا)

۴ بندگی میاں سید سلام اللہ۔نہیں ہے(د۔ب) ۵ شما در میان مخالفاں می مانند(ا۔ج)(غ۔ب) ۶ ’’بحضور مجلس‘‘اس نسخہ میں نہیں ہے(د۔ب) خارج شدید(ا۔ج)(غ۔ب)

اس کے بعد بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ نے بندگی میاں ابوبکر ومیاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ کا کیا حال ہے۔ کیونکہ آپ کے دائرہ میں مخالفین بھی رہتے ہیں۔ بندگی میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمکو جیسا موقع بن پڑتا ہے ہم سمجھ لیتے ہیں اس پر بندگیمیاں نظام رضی اللہ عنہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ آپ اس مجلس میں خارجی ہو گئے۔

(۴۵) و نیز نقلست کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند چرا آنجاری روید کہ بدنبال منکران حاجتِ نماز گزاردن افتد [۱]

ترجمہ:۔ نیز روایت ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ ایسی جگہ جاتے ہی کیوں ہو کہ جہاں منکرین کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی ضرورت پیش آئے۔

(۴۶) و نیز نقل است کہ بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ وقت [۲] عصر دعوت می کردند بعدہٗ استادہ شدند وفرمودند کہ حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند کہ چرا آنجا می روید کہ بدنبال منکران نماز گزارون حاجت افتد۔

ترجمہ:۔ نیز روایت ہے کہ بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ عصر کے وقت تبلیغ فرما رہے تھے۔ اس کے بعد کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس جگہ کیوں جاتے ہو کہ منکرین کی اقتداء میں نماز ادا کرنے ضرورت پیش آجائے۔

(۴۷) و نیز نقل است کہ شیخ احمد معلم در شہر نہروالہ برائے امامت کردن پیش شدہ بود [۳] بوقت مغرب بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ دست او گرفتہ پس کردندہ فرمودند کہ تو منکر مہدی موعودؑ ہستی بدنبال و نماز گزاردن روانیست۔

ترجمہ:۔ نیز روایت ہے کہ شیخ احمد معلم شہر نہروالہ میں مغرب کے وقت امامت کرنے کے لئے آگے بڑھا تھا۔ بندگی میانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کر دیا اور فرمایا کہ تم منکر مہدی ہو تمہاری اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

(۴۸) و نیز نقلست کہ در مجلس میراں سید محمود رضی اللہ عنہ معلے [۴] خواست کہ امامت [۵] کند یکی وستش گرفتہ پس کرد و گفت کہ تو منکر مہدی ہستی دنبال تو نماز گزاردن روانیست [۶]

ترجمہ:۔ نیز روایت ہے کہ میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ایک معلم نے خود امامت کرنے کی خواہش کی ایک اہل دائرہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کر دیا اور کہا کہ تم منکر مہدی ہو تمہاری اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

(۴۹) و نیز نقلست کہ اکثر مہاجران [۷] **امام الزمان خلیفة الرحمان المنزہ عن کل البدعة والطغیان محی السنة والایمان وما حی الرسوم** بالا دیان یکجا بودند بعد از ظہر گفتگو ایں بود یکے گفت اگر بدنبال منکران نماز گزاردن روا نباشد پس حضرت میراں علیہ السلام نماز جمعہ وعیدین بدنبال منکران چوں گزاردند۔ بعدہ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ و بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ وبعضے دیگر [۸] یاراں فرمودند [۹] کہ ما وریں کیفیت نیفتیم۔ آنچہ حضرت امام امیر الانام فرمودند [۱۰] آں بکنیم۔ واز آنچہ منع کردن ازاں باز مانیم۔

---

[۱] باشد (د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا) [۲] وقت ظہر (د۔ب) (ا۔ا) [۳] پیش شد (د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا) [۴] ملا محمود (د۔ب) [۵] امامت کنم (ا۔ج) جماعت کند (ب۔ا)

[۶] نماز نباید کرد (ا۔ج)(غ۔ب) [۷] اکثر مہاجراں یکجا بودند (د۔ب)(ا۔ا) اکثر مہاجراں یکجا شدہ بودند (ب۔ا) [۸] بعضے برادراں (د۔ب)

[۹] فرمودند نہ شاید کہ ما (ا۔ج)(غ۔ب) [۱۰] کردند (د۔ب)

ترجمہ:۔ نیز روایت ہے کہ امام زماں خلیفۃ الرحمٰن ہرقسم کی بدعت سے پاک اور سنت و ایمان کے زندہ کرنے والے۔ رسوم مذاہب (باطلہ) کو میٹنے والے (مہدی موعود علیہ السلام) کے اکثر مہاجرین رضی اللہ عنہم ظہر کے بعد ایک جگہ جمع ہوئے تھے۔ گفتگو یہ تھی کہ ایک صاحب نے کہا کہ اگر منکرین کی اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے تو حضرت مہدی علیہ السلام نے نماز جمعہ وعیدین منکرین کی اقتداء میں کیوں ادا فرمائی؟ اس کے بعد بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ و بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہؓ نے فرمایا کہ ہم اس کیفیت میں نہیں پڑتے جو کچھ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے ہم وہی کریں گے جس کام سے منع فرمایا ہے ہم اس سے باز رہیں گے۔

****

باب چہارم

دربیان رفتن بخانۂ مخالفاں وشنیدن وعظ ایشاں

(۵۰) نقل است کہ حضرت میراں علیہ السلام دعوت می فرمودند کہ معلمے بیامد با پسر خود وگفت کہ پسر مارا دعا بکنید حضرت میراں علیہ السلام فرمودند، شیخ صدرالدین بہ بینید خوانندہ چہ می گوید۔ باز فرمودند کہ اگر حق تعالیٰ قوت وہد یعنے امر [۱] شود از ایشاں جزیہ بستانم۔ ایں مذاکرہ درولایت سندھ بموضع ٹھٹھ بود۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام تبلیغ فرمارہے تھے کہ ایک معلم آیا اورعرض کی کہ میرے اس لڑکے کے لئے دعا فرمایئے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ شیخ صدرالدین! دیکھو کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں پھر فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ قوت دے یعنے اللہ تعالیٰ کا حکم ہو تو اِن لوگوں سے جزیہ لوں۔ یہ واقعہ موضع ٹھٹھ شہر سندھ کا ہے۔

(۵۱) ونیز نقل است کہ درموضع [۲] کھانبیل بعضے مہاجراں بر بندگی میاں سید خوندمیرؓ کتبۂ ضلالت کردہ فرستادند میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ بعد شنیدن در جوش آمدند وہر [۳] بار ہمیں سخن فرمودند کہ ایشاں [۴] بحضور میراں علیہ السلام جواب خواہند داد ایشاں را رجوع باید کرد۔ چوں وقت عصر نزدیک آمد بندگی میاں ملکجو وبندگی میاں لاڑشہ رضی اللہ عنہما آمدند وفرمودند [۵] کہ اے میانسید خوندمیر ما حلم شما دیدہ بودیم آں حلم شما چہ شد فرمودند کہ بندہ را معذور دارید ہر وقت کہ کسے سخن مہدی علیہ السلام را تاویل وتحویل میکند حلم بندہ نمی ماندومی پرد [۶] بعدہ ایشاں فرمودند الحال شما چہ می گوئید۔ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ فرمودند کہ بندہ ہیچ نما گوید۔ مگر آنچہ میراں علیہ السلام فرمودہ اند ہمچناں بگوید۔ اگر حق تعالیٰ [۷] قوت دہد از ایشاں جزیہ بستانم۔

ترجمہ:۔ نیز روایت ہے کہ موضع کھانبیل میں بعض مہاجرین نے بندگی میاں رضی اللہ عنہ کے پاس کتبۂ ضلالت روانہ کیا تھا۔ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ سننے کے بعد جوش میں آگئے اور ہر بار یہی فرمارہے تھے کہ یہ لوگ حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں جوابدہ ہوں گے۔ ان لوگوں کو رجوع کرنا چاہئیے جب عصر کا وقت نزدیک آیا۔ بندگی میاں ملک جیو وبندگی میاں لاڑشہ رضی اللہ عنہما آئے اور فرمانے لگے کہ اے میانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ ہم آپ کا حلم دیکھے ہیں آپ کا وہ حلم کیا ہوگیا؟ آپ نے فرمایا کہ بندہ کو معذور قرار دیجئے کیونکہ جس وقت مہدی علیہ السلام کے فرمان میں کوئی تاویل یا تحویل کرتا ہے تو بندہ کا حلم نہیں رہتا برخواست ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد ان حضرات نے کہا کہ اب آپ کیا فرماتے ہیں۔ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بندہ کچھ نہیں کہتا مگر جو کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا وہی کہتا ہے کہ ”اگر اللہ تعالیٰ قوت دے تو ان لوگوں سے جزیہ لوں“۔

---

[۱] یعنے امر شود اس نسخہ میں نہیں ہے (ا۔ا)(د۔ب) [۲] درموضع کھانبیل اس نسخہ میں نہیں ہے (د۔ب)(ا۔ا) [۳] دسہ بار (د۔ب)(ا۔ا) [۴] ایشاں از مہدی برگشتہ اند رجوع باید کرد (د۔ب)(ا۔ا) (ب۔ا) [۵] ”وآواز دادند“ (ا۔ج)(غ۔ب) [۶] می پرد ہمیں سخن تکرار کردند کہ شما از مہدیت سید محمد برگشتید رجوع کنید۔ بعدہ ایشاں (د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا)
[۷] اگر حق تعالیٰ قوت دہد جزیہ بستانم یہ جملہ ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (ا۔ج)(غ۔ب)

(۵۲) ونیز منقول است کہ حضرت مہدی علیہ السلام شمشیر خود بدست خود گرفتہ بالا کردند و فرمودند کہ با ایشاں الحال ہمیں [۱] ماندہ است۔ ایشاں بعلم تفہیم نمی شوند باید [۲] وانست کہ ایشاں کلمہ گویاں بودند یا کافراں۔

ترجمہ:۔ نیز منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی تلوار ہاتھ میں بلند کر کے فرمایا کہ ان لوگوں کے لئے اب یہی رہ گئی ہے۔ یہ لوگ علم سے تفہیم نہیں حاصل کرتے ہیں۔ (اسی پر سے) سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ لوگ کلمہ گو ہیں یا کافر۔

(۵۳) نیز حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ ایشاں حربی شدہ اند۔

پس ازیں معلوم شد کہ ایشاں لائق جزیہ شدہ اند لیکن [۳] حضرت میراں علیہ السلام مامور [۴] ایں امر نہ شدہ اند بداں سبب جزیہ نہ گرفتند۔

ترجمہ:۔ نیز حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ لوگ حربی ہو گئے ہیں۔

پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ لائق جزیہ ہو چکے ہیں لیکن حضرت مہدی علیہ السلام اس پر مامور نہیں ہیں اس لئے آپ نے جزیہ نہیں لیا ہے۔

(۵۴) نیز خوشنودی میراں علیہ السلام و یاراں رضی اللہ عنہم نبود کہ بخانہ مخالفاں جہت علم خواندن و وعظ شنیدن بروند۔

ترجمہ:۔ نیز حضرت مہدی علیہ السلام اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ عنہم کی خوشنودی نہ تھی کہ کوئی مخالفین کے گھر علم پڑھنے یا ان کا وعظ سننے کے لئے جائے۔

(۵۵) بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ فرمودند کہ روزے ملاّ معین الدین شخصے فرستاد و گویا نید کہ یک دوکس را برائے علم خواندن پیش من بفرسید تا میان ما و شما صلح و اخلاص [۵] بہ شود بندہ بدو [۶] جواب داد کہ پیش شما ہیچ کس نخواہد آمد باز گویا نید کہ یک کمینہ ہم فرسید تا صلح شود بندہ گفت کہ ہیچ کمینہ [۷] ہم از دائرہ ما پیشِ شما برائے علم خواندن نخواہد آمد۔ صلح شود یا نہ شود پس گفتند کہ اطاعت تکذیب کنندگاں حرام است۔ کما قال اللہ تعالیٰ فلا تطع المکذبین الا یہ (جزء۲۹ رکوع ۳) و ایضاً یا یھا الذین آمنو ا ان تطیعو ا فریقا من الذین اوتو الکتاب یردو کم بعد ایمانکم کافرین (جزء ۴ رکوع ۱) دریں باب آیتہا بسیار است۔

ترجمہ:۔ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ ایک روز ملا معین الدین نے ایک شخص کو روانہ کیا اور کہلایا کہ ایک دو آدمیوں کو علم پڑھنے کے لئے ہمارے پاس روانہ کرو تا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان صلح اور اخلاص درست ہو۔ بندہ نے اس کو جواب دیا کہ تم سے کوئی بھی صلح نہیں کرسکیگا۔ اس نے پھر کہلایا کہ کسی کمتر آدمی کو تو روانہ کریں تا کہ صلح ہو جائے۔ بندہ نے کہا کہ ہمارے دائرہ کا ایک کمتر آدمی بھی تمہارے پاس علم پڑھنے کے لئے نہ آئیگا۔ صلح ہو یا نہ ہو اور فرمایا کہ جھٹلانے والوں کی اطاعت حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''تم جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کرو'' (جزء۲۹ رکوع ۳)۔ اور فرمایا کہ

---

[۱] ''ایں'' (د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا) [۲] مراد آنست کہ (ا۔ج) [۳] اما بندہ برایں امر مامور حق نیست (ع۔ب)(ا۔ج)(ب۔ا) [۴] مامور نہ شدند (د۔ب)
[۵] اخلاص شود (د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا) [۶] بندہ جواب داد (د۔ب) [۷] ہم نخواہد آمد (د۔ب)(ا۔ا)

''اے لوگو جو ایمان لا چکے ہو اگر تم اہل کتاب سے کسی فریق کی پیروی کروگے تو وہ تمہارے ایمان کے باوجود تم کو کفر کی حالت کی طرف پھیر دیں گے (جزء۴ رکوع۱) اس باب میں بہت سی آیات ہیں۔

****

باب پنجم

منقولات حضرت مہدی علیہ السلام در بیان نصیحت

(۵۶) حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند کہ وجود حیات دنیا کفر است یعنی زیستن بجان کہ آں را ہستی وخودی گویند و ہر چیزے را کہ در کتاب اللہ متاع حیاۃ دنیا نام کردہ اند' حب زنان وفرزنداں واموال وحیوانات وزراعات وتجارت وعمارات وملبوسات و ماکولات وجز آں ہر کہ ایں اشیاء را مرید ومحبّ باشد وبدیں مشغول گردد او کافر است۔ اگر کسے با او صحبت کند یا بخانۂ او برود یا با او الفت ومحبت وارد او از آن مہدی واز آن رسول علیہ السلام واز آن خدا نیست۔ کما قال اللہ تعالی.
زین للناس حب الشھوات من النساء و البنین و القناطیر المقنطرة من الذھب و الفضة و الخیل المسومة و الانعام و الحرث ذالک متاع الحٰیوة الدنیا و اللّٰہ عندہ حسن الماب (جزء۳رکوع۱۰) ای من ترک ھٰذا الاشیا ء فھو مومن[۱] ومن لا ترک [۲] ھٰذہ الاشیاء فھو کافر. قال اللہ تعالیٰ وویل للکافرین من عذاب شدید ن الذین یستحبون الحیاۃ الدنیا علیٰ الاخرۃ (جزء۱۳رکوع۱۳) وقال اللہ تعالیٰ . من کا ن یرید الحیاۃ الدنیا وزینتھا نوف الیھم اعمالھم فیھا وھم فیھا لا یبخسون. اولئک الذین لیس لھم فی الآ خرۃ الا النار وحبط ما صنعو ا فیھا و باطل ما کانو ایجلون (جز۱۲رکوع۲) وقال اللّٰہ تعالیٰ . فاما من طغی و آثر الحاۃ الدنیا فان الجھیم ھی الماویٰ واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھویٰ فان الجنة ھی الماویٰ (جز۳۰رکوع۴) دریں باب آیتہا بسیار است۔
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا لکم والعقبیٰ لکم المولیٰ لی. حضرت میراں علیہ السلام چنیں بیان کردہ اند الدنیا لکم یا ایھا الکافرون والمنافقون [۳] والعقبیٰ لکم یا یھا المومنون الناقصون والمولیٰ لی ولمن اتبعنی

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ وجود حیات دنیا کفر ہے یعنی جان سے جینا کہ جسے ہستی وخودی کہتے ہیں۔ اور وہ امور جن کو کتاب اللہ میں متاع دنیا کہا گیا ہے۔ عورتوں اور بچوں کی محبت اور اموال وحیوانات وتجارت وزراعت و عمارات وملبوسات و ماکولات وغیرہ کا جو شخص عاشق ومرید ہوگا اور اس میں منہمک ومشغول رہیگا وہ کافر ہے اگر کوئی اسکی صحبت اختیار کرے یا اس کے گھر جائے یا اس سے الفت ودوستی رکھے وہ آنِ مہدیؑ وآنِ خدا تعالیٰ سے نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''زینت دیئے گئے ہیں لوگ خواہشات کی محبت سے عورتوں اور بچوں سے متعلق اور سونے وچاندی کے جمع کردہ خزانوں اور نشان زدہ گھوڑوں اور چوپایوں اور کھیتیوں سے متعلق یہ سب متاع حیات دنیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ (جو معبود

[۱] فھو مفلح (ب۔ا) [۲] ومن احب (د۔ب) [۳] ''والمنافقون'' نہیں ہے (د۔ب)

برحق ہے) سب نیکیاں اسی کی طرف پھر جانے والی ہیں‘‘ (جز۳ رکوع ۱۰) یعنی جس نے ان چیزوں کو ترک کیا وہ مومن ہے جس نے ترک نہ کیا وہ کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شدید عذاب کا رنج وغم ان کافروں کے لئے ہے جو آخرت کے مقابلہ میں حیات دنیا سے محبت رکھتے ہیں۔ (جزء۱۳ رکوع ۱۳) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو شخص حیات دنیا و زینتِ دنیا کا مرید ہو ہم ان کے اعمال کا بدلہ اس دنیا ہی میں پورا کردیں گے۔ اس دنیا میں ان کے لئے کوئی کمی نہ کیجا ئیگی۔ یہ سب وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آتش دوزخ کے سوائے کچھ نہیں ہے۔ اور انھوں نے جو کچھ (نیکیاں) اس دنیا میں کی ہیں وہ سب حبط ہوجائیں گی اور وہ جو (اچھے) کام کرتے ہیں باطل ہے۔ (جزء۱۲ رکوع ۲) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لیکن جو شخص حد سے گذر گیا اور حیات دنیا کے پیچھے ہوگیا تو بیشک اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور جو شخص اپنے رب کے (عقاب کے) موقع پر ڈرا اور اپنے نفس کو (فاسد) خواہش سے روکا تو بیشک اس کا ٹھکانہ جنت ہے (جزء۳۰ رکوع ۴) اس باب میں آیات قرآنی بہت ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا تمہارے لئے ہے اور آخرت بھی تمہارے لئے ہے اور میرے لئے مولیٰ ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس کی توضیح یوں فرمائی ہے کہ دنیا تمہارے لئے ہے اے کافرو ومنافقو۔ اور آخرت تمہارے لئے ہے اے ناقص مومنو۔ اور مولیٰ میرے (یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) لئے ہے اور اس کے لئے ہے جو میرا تابع (مہدی موعود) ہے۔

(۵۷) ونیز بگوجری فرمودند تم کون بھوجن ہم کون پیو۔

ترجمہ:۔ نیز گوجری زبان میں فرمایا کہ تم کو بھوجن ہم کو پیو۔

(۵۸) نقل است کہ در شہر نہر والہ عہدہ دارے کہ چیزے علم شریعت داشتہ [۱] بود برائے ملاقات آمد حضرت میراں علیہ السلام آیت من کان یرید الحیاۃ الدنیا الخ بیان فرمودند او گفت کہ ایں آیت درحق کافراں است حضرت فرمودند آئے ہر کہ دروایں صفات باشد بلاشبہ کافر است۔ باز او گفت کہ ایں صفات در بادشاہ وملوک وقاضی وعلماء موجود است حضرت فرمودند کہ خدائتعالیٰ من کان فرمودہ است ما ہم من کان می گوئیم واسم کسے مقید نمی کنیم باز او گفت ایں صفت در من موجود است فرمودند در مسلمان ایں صفت نہ باشد و [۲] نہ باید کرت دوم گفت کہ ایں صفت در من موجود است فرمودند کہ شا کلمہ رسول اللہ می گوئید ایں صفت درشماں چوں باشد۔ کرت سوم ہم او ہمیں گفت کہ دوبار گفتہ بود۔ حضرت فرمودند کہ اگر در تو ایں صفت ہست و تو اقرار میکنی پس خدائے تعالیٰ بر تو حکم کفر کرد۔ و تو کافر ہستی۔

کما قال اللہ تعالیٰ زین للذین کفروا لحیاۃ الدنیا و در حق زنان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایں آیت نازل شد یایھا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیاۃ الدنیا و زینتھا فتعالین و امتعکن و اسرحکن سراحا جمیلا (جزء۲۱ رکوع ۲۰)

[۱] ’’داشتے‘‘ (د۔ب) [۲] ’’نہ باشد‘‘ نہیں ہے (د۔ب)

ودرحق یارانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایں آیت نازل شد که **منکم من یرید الحیاۃ الدنیا ومنکم من یرید الآخرہ ثم صرفکم عنھم لیبتلیکم ولقد عفا عنکم واللّٰہ ذو فضل علی المومنین** (جزء۴ رکوع ۷) درحق جملہ امت ایں آیت نازل شد۔

ا ن الذین لا یرجون لقاء نا و رضوا بالحیاۃ الدنیا و اطما نوابھا والذین ھم عن اٰیاتنا غافلون اولئک ماوٰھم النار بما کا نوا یکسبون (جزء۱۱ رکوع ۶)

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ شہر نہروالہ میں ایک عہدہ دار جو کہ کچھ علم شریعت سے واقف تھا حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت مہدی علیہ السلام آیت **من کا ن یرید الحیاۃ الدنیا** پر بیان فرمارہے تھے اس نے عرض کیا کہ یہ آیت تو کافروں کے حق میں ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ ہاں جس شخص میں یہ صفات ہوں وہ بلاشبہ کافر ہے اس نے کہا کہ یہ صفات بادشاہ اور قاضی وعلما میں موجود ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ **من کا ن** فرمایا ہے ہم بھی **من کا ن** کہتے ہیں کسی کے نام کو مخصوص نہیں کرتے اس نے عرض کیا یہ صفت مجھ میں موجود ہے حضرت نے فرمایا کہ مسلمان میں یہ صفت نہیں ہوتی ہے اور نہ ہونا چاہئیے۔ اس نے دوبارہ عرض کیا کہ مجھ میں یہ صفت موجود ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ تم رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھتے ہو یہ صفت تم میں کیسے ہوسکتی ہے اس نے تیسری بار بھی وہی کہا جو دوبار کہہ چکا تھا۔ حضرت نے فرمایا اگر تم میں یہ صفت ہے اور تم کو اس کا اقرار بھی ہے۔ تو خدائتعالیٰ تم پر کفر کا حکم عاید فرماتا ہے اور تم کافر ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''دنیا کی زندگی کافروں کیلئے زینت دی گئی''۔ (جزء۲ رکوع ۱۰) اور ازواج مطہرات حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ اے نبیؐ اپنی بیویوں سے آپ کہدو کہ اگر تم حیات دنیا اور زینت دینا چاہتی ہو تو آ و میں تمہیں متاع دونگا اور تمہیں بہترین طریقہ پر رہا کردوں گا۔ (جزء۲۱ رکوع ۲۰)۔

اور صحابہؓ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ ''تم میں سے جو حیات دنیا کا مرید ہے اور جو آخرت کا مرید ہے۔ پھر اللہ نے باز رکھا تم کو ان (کافروں) سے تاکہ تمہیں آزمالے اور البتہ تحقیق کہ تم کو معاف کردیا۔ اور اللہ تعالیٰ مومنین پر فضل (فرمانے) والا ہے (جزء۴ رکوع ۷)

اور تمام امت کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ جو لوگ ہماری لقا کی آرزو نہیں رکھتے اور حیات دنیا سے خوش اور مطمئن ہوگئے۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں وہ سب ایسے لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور جو کچھ انھو نے کیا ہے۔ (یہ اسکی سزا ہے) (جزء۱۱ رکوع ۶)

(۵۹) حضرت مہدی علیہ السلام را پرسیدند اگر کسے بر فاقہ صبر کردن نہ تواند[1] چہ کند فرمودند بمیرد باز پرسیدند کہ اگر نہ تواند چہ کند۔ فرمودند کہ بمیرد و باز پرسیدند کہ میرانجیو اگر بے چارہ نتواند بہ صبر کردن تا چہ کند۔ فرمودند کہ بمیرد۔ بمیرد۔ بمیرد۔

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص فاقہ پر صبر نہ کرسکے تو کیا کرے فرمایا کہ مرجائے پھر

[1] چہ کند فرمودند اگر بر دو دو یکد چتیل کسب کند بخورد دوم رؤ دو چتیل خواہد۔ نقلست ہر کہ سہ روز پے در بے الخ (ب۔ا) چہ کند فرمودند برود یک دو چتیل را کسب کندہ بخود دو باز فرمودند اولیٰ تر آنست کہ گدائی کند و بخورد زیرا چہ اگر یک چتیل کسب کند دوم روز دو چتیل خواہد۔ نقلست حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند ہر کہ سہ روز پے در پے کسب کند الخ (د۔ب)

عرض کیا گیا اگر نہ کر سکے تو کیا کرے فرمایا مرجائے پھر عرض کیا گیا کہ میرانجی! اگر بے چارہ صبر کرنے کی تاب وتواں نہ رکھتا ہو تو کیا کرے۔فرمایا کہ مرجائے۔مرجائے۔مرجائے۔

(۶۰) ونیز نقل است کہ اگر کسے یکروز ایک چیتل راکسب کند دوم روز دو چیتل راخواہد طالب دنیا باشد۔

ترجمہ:۔ : نیز روایت ہیکہ اگر کوئی شخص ایک دن ایک چیتل کسب کرے اور دوسرے دن دو چیتل کی خواہش کرے تو وہ طالب دنیا ہے۔

(۶۱) نقل است ہر کہ سہ روز پے درپے کسب کند طالب دنیا است۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ جو شخص تین دن پے درپے کسب کرے وہ طالب دنیا ہے۔

(۶۲) باز فرمودند کہ کسب کردن تجارت کردن کہ در شریعت رخصت است امارخصت آنست کہ اگر کاسب وتاجر راینت آں باشد کہ تا عبادت کردن تواند برادائے اوامر واجتناب نواہی تقویت یابد کہ مبادا در طمع وخیانت افتد۔واگر ایں ملاحظہ نہ باشد ودردل تفاخر وتکاثر بگرز و یا مجرد خوردن وتمتع گرفتن بلکہ اگر کسب [۱] نہ کند وشب وروز بعبادت وتعلیم علمِ شریعت و عزلت[۲] از خلق مشغول باشد ومراد ازیں کار ہادنیا باشد جائے وے درآتش دوزخ است باخلود باشد۔

ترجمہ:۔ پھر (ایک دفعہ) فرمایا کہ کسب وتجارت کی شریعت میں اجازت تو ہے لیکن اجازت کی خصوصیت یہ ہے کہ کاسب و تاجر کی نیت یہ رہے کہ عبادت کر سکے اور احکام بجالانے اور ممنوعات سے بچنے کے لئے اس میں قوت وتوانائی رہ سکے۔اور ڈرتا رہے کہ کہیں حرص وخیانت میں مبتلا نہ ہوجائے۔اگر کسب وتجارت میں یہ لحاظ نہ رہے اور دل میں تفاخر وتکاثر پیدا ہوجائے یا صرف کھانے اور کمانے میں منہمک ہوجائے۔(یہ تو بڑی بات ہے) اگر چہ کسب نہ بھی کرے اور دن رات عبادت اور تعلیم علمِ شریعت میں اور عزلت خلق میں مشغول بھی رہے لیکن اسکی نیت ایسے کاموں سے صرف دنیا ہی دنیا ہو تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رہنا ہوگا۔

(۶۳) بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ فرمودند آنچہ حق است باید گفت اگر چہ کردن نہ تواند زیراچہ ناکردن تقصیر بندہ است وناگفتن حق پوشی است وتقصیر بندہ گنا است وحق پوشیدن کفر است۔نعوذ باللہ منھا۔پس ہر کہ روش وبیانِ مہدی دیاران دے دیدہ یاشنیدہ باشد قصد کند تا براں عمل کند راگر برتمام عمل کردن نہ تواند بارے ازگفتن شرم یا ترس نکند[۳] نادریں آیت داخل نہ شود ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ (جز ۳ رکوع ۵)

ترجمہ:۔ حضرت بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کچھ حق ہے کہنا چاہئیے اگر چہ عمل نہ کر سکتا ہو کیونکہ عمل نہ کرنا تقصیر بندہ ہے اور نہ کہنا حق پوشی ہے اور تقصیر بندہ گناہ ہے اور حق پوشی کفر ہے۔نعوذ باللہ منھا پس جس نے مہدی علیہ السّلام اور آپ کے صحابہؓ کرام کی روش دیکھی ہو اور جو بیان کو سنا ہے اسکو چاہئیے کہ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے اگر

---

[۱] بکند" (ا۔ج) [۲] عزلت وخلوت (د۔ب) ؁ اسکی توضیح روایت ۶۲ سے معلوم ہوسکتی ہے۔ [۳] بکند (د۔ب)(غ۔ب)(ا۔ا)

پوری طرح عمل نہ کرسکتا ہوتو اپنی اس بے عملی کی وجہ احکام مذہب سنانے میں شرم یا خوف نہ کرے۔ ورنہ اس آیت کے حکم میں داخل ہوجائیگا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اور نہ چھپاؤ گواہی کو اور جو چھپائیگا بیشک اس کا دل گنہگار رہے (جز۳ رکوع ۵)

****

باب ششم

در بیان استغناء

(۶۴) بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ از گجرات ہجرت کردہ بہ جالور قرار کردند میاں خواجہ محمود عرض کردند کہ اگر رضا باشد از جہت آوردن اسباب جماعت خانہ گردونہاے بفرسیم فرمودند حاجت نیست۔ باز گفت کہ برشگال آمدہ است تشویش خواہد شد فرمودند نخواہد شد بسبب عذر برشگال براداراں نماز خود بخانۂ خود خواہند گزارد۔ اوکرت مرت گفت بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ ہر بار ہمیں جواب فرمودند کہ حاجت نیست چوں بطرف حجرہ رواں سدند با براداراں [۱] استادہ فرمودند کہ اہل نفس را فرمایش نباید کرد۔ وفرمودند [۲] کہ اہل نفس طلب فرمایش خواہند۔ باز فرمودند بندہ دوستوراں و یک گردوں کہ داشتہ است از جہت براداراں کہ مبادا [۳] پیشِ کساں حاجت بطلب افتد سوال کند۔

ترجمہ:۔ بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے گجرات سے ہجرت کر کے جالور میں قیام فرمایا تھا۔ میاں خواجہ محمود نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو جماعت خانہ کا سامان لانے کے لئے گاڑیاں روانہ کرتا ہوں۔ فرمایا کہ ضرورت نہیں۔ پھر عرض کیا کہ بارش کا موسم آچکا ہے تکلیف ہوگی فرمایا نہ ہوگی' بارش ہو تو براداراں اپنے گھر میں نماز پڑھ لیں گے۔ اس نے بار بار معروضہ کیا۔ بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ ہر دفعہ یہی جواب فرماتے رہے کہ ضرورت نہیں۔ اور حجرہ میں تشریف لیجاتے ہوے اپنے متبعین سے فرمایا کہ اہل نفس سے فرمایش نہیں کرنی چاہیئے، اور فرمایا کہ اہل نفس طلبِ فرمائش ہوا کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ دو بیل اور ایک بنڈی اسی لئے رکھی گئی ہے کہ براداران دائرہ کو ضرورت کے وقت سوال کرنے کی نوبت نہ آنے پائے۔

(۶۵) بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ را عادت بود کہ بوقت نماز جمعہ وعید پیادہ بیروں می شدے چوں درمیان راہ کسے مرکب بیاردوے یکبار فرمودندے کہ حاجت نیست استغناء نمودے [۴] او باز عرض نمودے کہ سوار شوید بعد قبول کردے۔

ترجمہ:۔ بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ نماز جمعہ وعید کے وقت پیدل باہر تشریف لیجاتے تھے اثناءے راہ اگر کوئی سواری پیش کرتا تو فرماتے کہ ضرورت نہیں بے پروائی برتتے وہ پھر عرض کرتا کہ سوار ہوجایئے تو قبول فرمالیتے۔

(۶۶) ودیگر مہاجراں راہم اغلب ہمیں معتاد بود کہ ہمیشہ بہ بودن احتیاجِ تام بصفت استغناء زندگانی کردندے۔

ترجمہ:۔ دوسرے مہاجرین کرام کی عادت بھی عموماً یہی رہی کہ زیادہ سے زیادہ ضرورت رہنے کے باوجود استغنا سے زندگی بسر فرماتے تھے۔

(۶۷) حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند ہر چہ خواہی از خدا خواہ۔ اگر آب ونمک وہیزم خواہی از خدا خواہ رخصت انیست و عزیمت آنست کہ گفتہ اند۔ بیت

---

[۱] برادر (د۔ب) (ا۔ا) [۲] ''وفرمودند کہ اہل نفس طلب فرمایش خواہند'' نہیں ہے (ا۔ا) [۳] مبدا پیش کے طلبند وسوال کنند (د۔ب) (ا۔ا) پیش کساں بہ طلبند (ب۔ا)
[۴] استغنامی نمودے بعدہ قبول کردے (غ۔ب) (ب۔ا) استغنا عرض نمودے (ا۔ا)

هشت جنت گرد هندت سر بسر[1] تو مشوراضی ازا نہا در گزر
عالی همت باش دل با حق بہ بند تو ہمای قاف قربی رو بلند

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو کچھ چاہتے ہو خدا سے چاہو۔ پانی نمک۔ لکڑی بھی چاہتے ہو تو خدا ہی سے چاہو۔ یہ رخصت ہے۔ عالیت تو وہ ہے جو بیان کرتے ہیں کہ:۔

اگر پوری آٹھہ جنتیں بھی تجھکو دیدی جائیں تو ان سے خوش نہو بلکہ طلب میں اور آگے بڑھ جا۔

بلند ہمت رہ اللہ سے دل کو وابستہ رکھ جبتک تو قاف قربی کا ہما ہے بلند اڑتا چلا جا

(۶۸) نقل است [2] ہرچہ خواہی از خدا خواہ اگر دنیا خواہی از خدا خواہ داگر عقبیٰ خواہی از خدا خواہ۔

ترجمہ:۔ روایت ہے (حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا) جو چاہتے ہو خدا سے چاہو۔ دنیا چاہتے ہو خدا سے ہی چاہو آخرت بھی چاہتے ہو تو خدا سے ہی چاہو۔

(۶۹) ونیز نقل است حضرت مہدی علیہ السلام دائم ایں چنیں می فرمودند کہ تسلیم کنید۔ ذاتِ خود را بخدائے تعالیٰ و با ہیچکس نہ پردازید و ہیچ چیز نخواہید جز ذات حق تعالیٰ و یک ذرہ با مخلوق احتیاج نہ نمائید۔ اصحاب صفہ قوم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ مشہور بدیں نام بود۔ موصوف بدیں صفات بودند وگروہ حضرت مہدی علیہ السلام نیز مشہور[3] بدیں صفات اند[4]۔ زیرا چہ ایشاں مامور با تباع خلیل اللہ اند و خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم بوقت ابتلا و نمرود لعین چناں تسلیم شد کہ بجبرئیلؑ التفات نہ کرد۔ واز حضرت[5] حقتعالیٰ جز ذات مطلق نخواست [6]۔ آنجا کہ گفت جبرئیلؑ هل لک حاجة یاابراهیم. قال لا . قال قد سئل ربک قال ابراهیم حسبی سوالی علمه بحالی. کما قال اللّٰه تعالیٰ ومن احسن دینا ممن اسلم وجهه للّٰه وهو محسن و اتبع ملة ابراهیم حنیفا (جزء ۵ رکوع ۱۵) پس مصدقانِ مہدی را باید کہ ہمہ حال تسلیم باشند واز مراد [7] دارین فارغ شوند و جز لقاء اللہ طلب [8] اونباشد۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام ہمیشہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ اپنی ذات خدائتعالیٰ کے حوالے کردو۔ نہ کسی شخص کیساتھ مشغول رہو نہ کسی چیز کی خواہش رکھو بجز خدائتعالیٰ کی ذات کے مخلوق سے ذرا بھی احتیاج نہ رکھو اصحاب صفہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور جماعت تھی۔ وہ جماعت انہیں صفات سے متصف تھی اور حضرت مہدی علیہ السلام کی جماعت بھی انہیں صفات سے متصف مشہور ہے کیونکہ اس جماعت پر حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع لازم کی گئی ہے حضرت خلیل اللہؑ نے نمرود لعین کے ظلم ڈھانے کے وقت تسلیم ورضاء اس درجہ اختیار فرمائی تھی کہ جبرئیل علیہ السلام کی طرف بھی آپ نے التفات نہ فرمایا اور بارگاہ رب العزت سے ذات حق کے سوائے کسی اور طلب سے آپ نے سروکار نہ رکھا جب کہ جبرئیلؑ نے آپ سے پوچھا کہ ”اے ابراہیمؑ کہو کیا ضرورت ہے؟ فرمایا کچھ نہیں جبرئیلؑ نے کہا تمہارے رب

[1] شعر ثانی اور روایت [6] اس نسخہ میں نہیں ہے (ب۔ا) [2] روایت (۶۸) نہیں ہے (د۔ب) [3] ”موصوف“ (د۔ب) [4] ”باشد“ (ا۔ا) (ب۔ا) (د۔ب)
[5] آنحضرت جز ذاتِ مطلق نخواست (ب۔ا) [6] ”نخواست“ وقت حاجت ایں کلمہ گفت حسبی سوالی وعلمہ بحالی“ (د۔ب) ا
[7] واز مراد از یں جہاں فارغ باشد (د۔ب) [8] ہمت اونباشد (د۔ب) (ا۔ا) (ب۔ا)

نے پوچھا ہے؟ فرمایا کہ حسبی سوالی علمہ بحالی (اس کا میرے حال کو جاننا میرے سوال کو کافی ہے) جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اورازروے دین اُس شخص سے کوئی اچھا بھی ہے جس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کردیا؟ اور وہ نیکی کرنے والا ہے اور اس نے حضرت ابراہیمؑ کے دین کی پیروی اختیار کی ہے'' (جز ۵ رکوع ۱۵) پس مصدقین حضرت مہدی علیہ السلام کو چاہیئے کہ ہر حالت میں تسلیم ورضا پر عامل رہیں۔ دونوں جہان کا مقصد حاصل کریں دیدار خدا کے سوائے کوئی اور طلب نہ رکھیں۔

(۷۰) نیز نقل است از بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند اگر خدائتعالیٰ درحال[۱] حسرت برائے چیزے بسیار رساند دوسہ بار کردہ دردنِ دائرہ خرچ کنندہ کہ ایشاں مستحق فتوح اندٔ نہ غیر ایشاں مگر بطریق[۲] طفیل ایشاں کسے را برسد۔

ترجمہ:۔ حضرت بندگیمیاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ تنگدستی کے وقت اگر خدائتعالیٰ (حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) عرس کے لئے کچھ زیادہ بھیجدے تو اس سے اہل دائرہ کے لئے دو تین وقت کا خرچ چلانا چاہیئے۔ کیوں کہ یہی مستحق فتوح ہیں۔ دوسرے نہیں ہیں۔ مگر ان کے طفیل میں کسی کو پہنچ جائے (تو وہ اور بات ہے)۔

(۷۱) نیز نقل است از بعضے مہاجراں کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ ہر کہ منتظر فتوح باشد متوکل نباشد۔

ترجمہ:۔ بعض مہاجرین کرام نے یہ روایت بیان فرمائی ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص فتوح کا منتظر ہو وہ متوکل نہیں ہے۔

(۷۲) نیز نقل است فرمودند ہر کہ از ساکنان دائرہ بدرخانہ اغنیاء بگذرد و اغنیا او را چیزے بدہند یا بدست او بر[۳] دائرہ بفرسند آں فتوح نباشد۔ نباید [۴]خورد و مرشدِ دائرہ را نباید ستد۔

ترجمہ:۔ نیز روایت ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا کہ اہل دائرہ سے کوئی شخص دولتمندوں کے گھر جائے اور دولتمند لوگ اس کو کچھ دیں یا اہل دائرہ کے لئے اس کے ذریعہ کچھ بھیجدیں تو اس پر فتوح کا حکم نہوسکیگا۔ اس کو استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ اور دائرہ کے مرشد پر لازم ہے کہ اس کو قبول نہ کرے۔

(۷۳) حضرت میراں علیہ السلام فرمودند اند ہر چہ باختیار بندہ بموافقت شرع می رسد حلال است ولیکن حلال طیب نیست وحلال طیب آنست [۵] کہ بے اختیار برسد۔ و بر حلال محاسبہ است و بر حلالِ طیب محاسبہ نیست۔ **کما قال اللّٰہ تعالیٰ کلما دخل علیها زکریا المحراب وجد عندها رزقاً . قال یا مریم انیّٰ لک هذا . قالت هو من عند اللّٰه ان اللّٰه یرزق من یشاء بغیر حساب (جزء ۳ رکوع ۱۲) وقال النبی صلی الله علیه وسلم فی** [۶]

[۱] درحال عجز چیزے (د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا) [۲] بطریق دل ایشاں برسیدے (ا۔ا)(ا۔ج)(غ۔ب) یہ جملہ ہی نہیں ہے (د۔ب) [۳] یا بدست او چیزے بر دائرہ بفرستد فتوح نباشد (ب۔ا) [۴] ''آں چیز را نباید خورد'' (ب۔ا) [۵] این است کہ (غ۔ب)(ا۔ج) [۶] فی شئی ان نسخوں میں نہیں ہے (د۔ب)(ب۔ا)

شئی حلالها حساب و حرامها عذاب و طیبها بلا حساب.

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندے کو اختیار و کوشش سے شرع کے موافق جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ حلال ہے لیکن حلال طیب نہیں ہے۔ حلال طیب تو وہ ہے کہ بے اختیار پہنچ جائے اور حلال پر محاسبہ ہے' حلال طیب پر محاسبہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کبھی زکریاؑ مریمؑ کے پاس کوٹھری میں داخل ہوتے وہاں رزق موجود پاتے۔ انھوں نے کہا اے مریم! یہ (رزق) تمہارے لئے کس طرح پہونچتا ہے؟ (مریمؑ) نے جواب دیا یہ اللہ کے پاس سے (آتا) ہے بیشک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے (جزء۳ رکوع ۱۲) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز حلال ہو اس کا حساب ہوگا اور جو حرام ہو اس پر عذاب ہوگا۔ اور جو طیب ہو وہ بے حساب ہے۔

(۷۴) نیز نقل است وقتی کہ خدائے تعالیٰ چیزے رسانید یاراں گفتند کہ حلال طیب است [۱] حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ حلال است حلال طیب نیست۔ و دو سہ روز شدہ است [۲] کہ خبر ایں رسیدہ بود کہ او فرستادن می خواہد و نیز فرمودند کہ تعین [۳] لعین است۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ ایک دفعہ خدائے تعالیٰ نے کچھ بھیج دیا صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ حلال طیب ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ حلال ہے۔ حلال طیب نہیں ہے (کیونکہ) دو تین روز قبل یہ معلوم ہو چکا تھا کہ وہ بھیجنے والا ہے۔ نیز فرمایا کہ تعین لعین ہے

(۷۵) نیز نقل است کہ بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ فرمودند کہ یک مردار خوار مسلمان شدہ بود بخانہ' مردار خواراں برائے ملاقات رفت وقت بازگشتن مردار خوراں گفتند طعام خوردہ بردا و گفت من مسلمان شدہ ام بخانہ' شما چوں خورم گفتند آوند [۴] نو د آب و ہیزم و مصالح بگیر و خود بہ پرو بخور۔ گفت خوب باشد۔ چوں نان خوردن گرفت [۵] مردار خواراں را گفت چیزے نان خورش ہست؟ ایشاں گفتند ہست و لے تو می دانی آنچہ کہ ہست گفت اند کے چیزے شوربہ آب بریز [۶] او بدہن آوند دست داد۔ ایں گفت کہ دست باز کن آنچہ برابر آب افتد افتادن بدہ۔ پس بخورد و باز آمد۔ و کسے کہ متوکل باشد و بخانہ اہل دنیا بر دو د نان طلبیدہ طعام ایشاں بخورد حکم [۷] او ہمین است۔

ترجمہ:۔ حضرت بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے ایک روایت بیان فرمایا کہ ایک مردار خوار مسلمان ہوگیا تھا۔ کسی مردار خوار کے گھر ملنے گیا۔ واپسی کے وقت مردار خواروں نے کہا کچھ کھا کر جاؤ۔ اس نے کہا میں مسلمان ہو چکا ہوں تمہارے پاس کیسے کھا سکتا ہوں؟ ان لوگوں نے کہا کہ نیا برتن۔ پانی لکڑی مصالح لو خود پکا کر کھاؤ۔ اس نے کہا بہت اچھا۔ جب روٹی کھانے لگا۔ مردار خواروں سے پوچھا کہ سالن چٹنی کچھ ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا۔ ہے لیکن جو کچھ ہے تم جانتے ہو۔ کہا تھوڑا سا شوربہ ڈالدو۔ اس نے ہانڈی پر ہاتھ رکھکر ڈالنا چاہا۔ اس نے کہا ہاتھ ہٹا دو شوربہ کیساتھ جو ڈھلک جائے ڈھلکنے

---

[۱] رسید (غ۔ب) (ب۔ا) (ا۔ج) [۲] شد کہ (د۔ب) (ا۔ا) [۳] فرمودند کہ یقین است (غ۔ب) (ا۔ج) [۴] گفتند آرو بگیرد (وآوند نو بگیر (ب۔ا) (ا۔ج)
[۵] نان خوردن نشت (ا۔ا) [۶] شوربہ بیار پس ہر کہ متوکل باشد و بخانہ اہل دنیا بر دو الخ [۷] حال او انیست (ب۔ا)

دو۔غرضکہ سب کچھ کھا کر وہ واپس ہوا۔اسی طرح جو شخص متوکل ہو اور مالداروں کے گھر جا کر روٹی کھانا مانگ کر کھاتا ہو اس کا حکم بھی ٹھیک وہی ہے۔

(۷۶) نیز نقل است کہ میاں سومارو میاں دولت خاں رضی اللہ عنہما ہر دو مہاجراں بودند واز خانہائے موافقاں دوغ آور [۱] دہ بودند میراں سید محمود رضی اللہ عنہ آوندہائے ایشاں شکستند و میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ و بندگیمیاں نعمت رضی اللہ عنہ ہمچنیں کردہ اند۔و بندگیمیاں سید خوندمیرؓ چوں برائے دعوت نشستے اکثر ایں ابیات خواندے۔

خدا از عابداں آں را گزیند — کہ در راہ خدا خود را نہ بیند

خاک شو خاک تا بروَد گُل — کہ بجز خالک نیست مظہر کل

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ میاں سومار اور میاں دولت خاں رضی اللہ عنہما دونوں مہاجر تھے۔یہ حضرات ایک دفعہ موافقین کے گھر سے دہی لائے تھے میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے ان کے برتن توڑ دیئے اور میاں سید خوندمیر و میاں شاہ نعمت رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔اور بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ طعام دعوت پر تشریف فرما ہوتے تو اکثر یہ ابیات پڑھتے تھے۔

انہی عابدوں کو اللہ تعالیٰ برگزیدہ بناتا ہے۔جو خدا کی راہ میں خود بینی سے بچتے ہوں۔

خاک بنجاؤ خاک بنجاؤ تاکہ اس خاک سے پھول کھلے۔کیونکہ خاک بنے بغیر مظہر کل نہیں بن سکوگے۔

(۷۷) بیت:۔

ہرگز نشوی شیر بیابان حقیقت — تا خوارشدہ چوں سگِ بازار نگردی

حضرت میراں علیہ السلام در وقت خواندن ایں بیت بزبان مبارک فرمودند ماخوار [۲] انیم ماخوارانیم ماخوارانیم

مثنوی:۔

در زمانِ مصطفیٰ ایں ہر چہار — بود دائم بر صحابہ آشکار

جوں و جاں بازی وذل وغربت نیست — چوں بود ایں چار پنجم قربت است

در گہہ شاہ محمد مہدی آخر زماں — می نماید پنج چیزاں دایماً بر مہدیاں

جان وتن را بذل کردن خانماں بگذاشتن — جو وخواری پیشہ کردن صبر بر پا داشتن

ہر کہ مہدی را بگرد و گفت اودر دل کند — بیجالیش رویت اللہ بالیقین حاصل کند

ترجمہ بیت:۔

جب تک بازار طریقت میں کتے کے مانند۔خوار نہ بن جاوگے بیابان حقیقت کے شیر نہ بن سکوگے۔اس (اوپر کے) شعر کو بیان فرماتے ہوے حضرت مہدی علیہ السلام اپنی زبان مبارک سے فرماتے تھے کہ ہم خوار ہیں۔ہم خوار ہیں۔ہم

[۱] می آوردند(ا۔ج)(غ۔ب)(ا۔ا)(د۔ب) [۲] از جملہ خواہم (سہ بار تکرار)(ب۔ا) حضرت شاہ قاسم مجتہد گروہؒ نے تحریر فرمایا ہیکہ یہ اشعار حضرت میاں امین محمد صحابی حضرت مہدی علیہ السلام کے لکھے ہوئے ہیں۔محکمات اور مولف زادالناجی نے بھی یہی تحریر فرمایا ہے اُز ادالناجی)

خوار ہیں۔

ترجمہ مثنوی:۔

حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام ان چار صفات سے متصف تھے۔فاقہ۔ جانبازی ۔ ذلت ۔ غربت۔ جب یہ چار حاصل تھے تو پانچویں صفت قربت بھی انکو حاصل تھی۔حضرت مہدی آخرزماں کے دربار میں۔مہدوی پانچ صفات سے متصف ہیں۔ا۔جان وتن کو قربان کرنا۔۲۔گھروطن چھوڑنا۔۳۔فاقہ ۴۔خاکساری اختیار کرنا۔۵۔صبر پر قائم رہنا۔جو شخص حضرت مہدی علیہ السلام کا گرویدہ انکی تعلیم کو دلنیشن کرلے یقیناً دیدارالٰہی سے مشرف ہوگا۔

(۷۸) نیز منقول است کہ اکثر معتاد مہاجران مہدی علیہ السلام ایں بود کہ اگر خود بر بالائے[۱] چیزے نشستہ بودے و یک دو برادران دائرہ برائے ملاقات بیامدے برابر خود نشاندے و برزمین نشستن نداد ے وگر بسیار بیامدے و برابر خود جائے ندیدے خود برخاستے و برزمین بہ نشستے و اگر خسپیدہ بودندے وکسے برادرے آمدے نشستہ با او حکایت کردے خسپیدہ نہ ماندے و اگر چہ او مزاحم شدے کہ تکلف نہ کنید۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ مہاجرین حضرت مہدی علیہ السلام کی اکثر یہ عادت رہی ہے کہ اگر خود کسی اونچی چیز پر تشریف رکھے ہوتے اور کسی دائرہ سے ایک دو صاحب ملنے آجاتے تو ان کو اپنے بازو بٹھالیتے تھے۔ نیچے بیٹھنے نہ دیتے تھے۔اگر بہت حضرات آجاتے اور اپنے بازو جگہ نہ پائی جاتی تو خود اپنی جگہ سے ہٹ جاتے اور سب کیساتھ نیچے بیٹھ جاتے تھے۔اگر لیٹے ہوتے اور کوئی برادر آجاتے تو بیٹھکر ان سے بات چیت کرتے تھے۔اگر چہ کہ آنے والے مجبور کرتے کہ آپ تکلف نہ کریں۔لیکن یہ لیٹے رہنا پسند نہ فرماتے تھے۔

(۷۹) نیز اگر برائے ملاقاتِ برادر رفتے خود تنہا برفتے و اگر کسی ہمراہ شدے منع کردے۔

ترجمہ:۔ نیز اگر خود کسی بھائی سے ملنے جاتے تو تنہا جاتے تھے کوئی ساتھ چلنا چاہتے تو روکدیتے تھے۔

(۸۰) نیز مگس راندن کسے را ازن نداد ے بلکہ منع کردے۔ والسلام علیک اول خود گفتے تو منتظر سلام کسی نہ شدے کہ اول سلام او گوید۔

ترجمہ:۔ نیز کسی کو اپنے پر سے مکھیاں اڑانے کی اجازت تک نہ دیتے تھے۔ بلکہ منع فرماتے تھے اور السلام علیک خود پہلے کہتے تھے۔کسی کے سلام کے منتظر نہ رہتے تھے۔

(۸۱) نیز کسے را کفش برداشتن ونہادن نداد ے و باغنیاء استغناء می نمودندے۔المقصود طریق تواضع در ایشاں مبالغت[۲] بود کہ تفصیل آں متعذر است۔

ترجمہ:۔ کسی کو اپنے نعلین اٹھانے یا رکھنے کی اجازت نہ دیتے تھے۔اور مالداروں سے مستغنی رہا کرتے تھے حاصل کلام

[۱] بالائے حریر (ا۔ج) (غ۔ب) [۲] مبالغت (ا۔ج)

یہ کہ ان حضرات کا طریقہ تواضع اتنا زیادہ تھا اسکی تفصیل یہاں بیان کرنا مشکل ہے۔

(۸۲) روزے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ با یاراں ایستادہ بودند ملک فخر الدین و ملک لطیف و ملک شرف الدین باملوکی [۱] ہر یکی علحدہ سر بر پائے بندگی میاںؓ می نہاونہ۔ بندگی میاں رضی اللہ عنہ ہیچ التفات نہ کردند [۲] بعد لمحہ سر ایشاں بدستِ خود بالا کردند۔

ترجمہ:۔ ایک روز حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے ملک فخر الدین و ملک لطیف و ملک شرف الدین رئیس ہونے کے باوجود ہر ایک آپؓ کے پیر پر سر رکھدیتے تھے حضرت التفات تک نہ فرماتے تھے۔ کچھ دیر بعد اپنے ہاتھ سے ان کا سر اٹھا دیتے تھے۔

(۸۳) دچند بار دیدم کہ ملوکاں وقت دعوت پس [۳] پشت می نشستند و دعوت می شنیدند و نمی گفتند کہ پیش بیائید۔ واگر کسے اہل فہم بودے اگر چہ [۴] فقیر فرمودے پیشتر بیائید بہ تائید (بتاکید) وتکرار [۵] فرمودے نزدیکتر بیائید و یاراں را می فرمودے کہ جائے بدہید و فرمودے کہ معتاد حضرت میراں علیہ السلام چنیں بود کہ اہل فہم را پیش خود طلبیدے۔

ترجمہ:۔ میں نے کئی بار دیکھا ہے کہ بیان قرآن کے وقت امراء پچھلے حصہ میں بیٹھکر بیان سنتے تھے۔ اور حضرتؓ کبھی ان سے نہ فرماتے کہ سامنے آؤ۔ اگر کوئی سمجھدار ہوتا اگر چہ وہ محتاج و مفلس ہی کیوں نہ ہو فرماتے کہ سامنے آو۔ بار بار تاکید سے فرماتے کہ زیادہ نزدیک آجاؤ اور اپنے فقرا سے فرماتے کہ جگہ دو۔ اور فرماتے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی عادت بھی یہی تھی کہ اہل فہم کو اپنے قریب بلا لیتے تھے۔

(۸۴) نقل است روزے ملک حمید [۶] الملک در جالور وقتِ عصر در حال دعوت برائے ملاقات آمد و بعضے چاکرانِ او پیش از و آمدہ بودند کسے تعظیم او نہ کردند۔ نہ چاکرے نہ اہل دائرہ۔ بعدہ پس پشتِ یکے نشست چوں نماز مغرب شروع شد بہ دنبال گزاردہ چونکہ بازگشت بہ چاکراں و قرابتانِ خویش گفت کہ شما چرا تعظیم من نہ کردید ایشاں گفتند کہ عظمت میاں سید خوندمیر دل را چنیں گرفتہ بود کہ تعظیم شما کردن نتوانستیم۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ ایک روز ملک حمید الملک جالور میں عصر کے وقت جبکہ بیان قرآن ہو رہا تھا ملنے کے لئے حاضر ہوئے۔ ان کے بعض ملازمین یہاں پہلے سے موجود تھے۔ ان کا کوئی ملازم یا کوئی اہل دائرہ کسی نے بھی ان کی تعظیم نہ کی اور وہ کسی ایک شخص کے پیٹھ کے پیچھے بیٹھ گئے۔ نماز مغرب میں شریک رہے واپس ہوتے ہوئے اپنے بعض ملازمین واقرباء سے انھوں نے پوچھا کہ تم نے میری تعظیم کیوں نہ کی؟ انھوں نے کہا کہ میاں سید خوندمیرؓ کی عظمت ہمارے دلوں پر اس قدر طاری تھی کہ ہم آپ کی تعظیم بجا نہ لا سکتے تھے۔

(۸۵) نیز اگر کسی از دائرہ استقبالِ دنیا دار و موافق کردے دیا وقت بازگشتن چند قدم برابر ادرفتے بزجر منع فرمودے و

---

[۱] باملوک (ا۔ا) باملوکی نہیں ہے (د۔ب) [۲] نہ کردندے بدستِ خود الخ (ا۔ج) (غ۔ب) [۳] عقب پشت (غ۔ب) [۴] اگر چہ اہل تفسیر بودے (ا۔ج) (غ۔ب)
[۵] تکرار و بتکرار (د۔ب) (غ۔ب) [۶] ملک حیدر الملک (ب۔ا) ملک حمید (د۔ب) زبدۃ الملک (ا۔ا)

مرمودے کہ اگر بہ ترکِ تعظیم ایشاں شمارا در دنیا ہم زیاں[1] شود بروز قیامت دامن من بگیرید در آخرت اجر بسیار است۔ اگر ترک تعظیم ایشاں کنید۔

ترجمہ:۔ نیز اگر کوئی اہل دائرہ کسی دنیا دار اور موافق کا استقبال کرتے یا اس کی واپسی کے وقت چند قدم اس کے ساتھ جاتے تو سختی کیساتھ منع کر دیئے جاتے تھے۔ اور (حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ) سختی کیساتھ اہل دائرہ سے فرماتے کہ ان لوگوں کی تعظیم چھوڑ دینے کی وجہ اگر دنیا میں بھی تمہارا کوئی نقصان ہو تو قیامت کے دن میرا دامن پکڑلو۔ حالانکہ آخرت میں بہت کچھ اجر ملے گا۔ بشرطیکہ ایسے لوگوں کی تعظیم چھوڑ دی جائے۔

(۸۶) بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ از حضرت میراں علیہ السلام نقل کردہ اند کہ میراں علیہ السلام فرمودند کہ خلق [2] ایں چنیں ہست کہ سالک را از آسماں بر زمین آرند بدیں طریق چوں دیدند کہ با ایشاں التفات نمی کند معتقد شوند و موافقت کنند چونکہ مہمانی شروع کنند الحاح کنند کہ بغیر خوندکار مہمانی ہرگز نہ شود اگر چہ بسیار عذر کند بے چارہ را ہرگز نہ گزارند تا نہ برند چونکہ در خانہ یک کس رفت دیگر معتقد را حجت شد کہ من از و بدتر تا خوندکار بخانہ منیا ئید و در مہمانی حاضر نشوید و شرف نہ سازید بے چارہ چہ کند ضرورۃً برود۔ سوے نیز ہمیں بکند بیچارہ را رفتن عادت شد در دل دانست کہ خلق مطیع شد کہ بے من ہیچ کار نمی کند۔ ولیکن نمی داند کہ من مطیع ایشاں شدم و در بدر سرگرداں گشتم۔

ترجمہ:۔ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی روایت بیان فرمائی ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مخلوق کا یہ حال ہے کہ سالک کو آسمان سے زمین پر لے آتی ہے۔ لوگ جب دیکھتے ہیں کہ (اہل اللہ) ان کی طرف توجہ نہیں کرتے ہیں تو وہ معتقد ہو جاتے ہیں اور محبت کرنے لگتے ہیں ان کی دعوت کرنا چاہتے ہیں۔ عاجزی کرتے ہیں کہ خوندکار کے بغیر تقریب نہو سکیگی اگر چہ وہ کتنا ہی عذر کرے بے چارہ کو ہرگز نہیں چھوڑتے آخر لے جاتے ہیں۔ جب وہ کسی ایک کے گھر چلا جاتا ہے دوسرے معتقد کے پاس دلیل ونظیر ہو جاتی ہے۔ (عرض کرتا ہے) کہ بندہ اس سے بدتر یا دور تر نہیں ہے جب تک خوندکار تشریف نہ لے چلیں شرف نہ بخشیں (تقریب نہ ہوسکیگی) بیچارہ کیا کر سکتا ہے مجبوراً چلے جاتا ہے۔ تیسرا بھی یہی طریقہ اختیار کرتا ہے اس طرح بے چارہ کو جانے کی عادت ہو جاتی ہے۔ اور دل میں سمجھنے لگتا ہے کہ مخلوق میری مطیع ہو چکی ہے۔ میرے بغیر کوئی کام انجام نہیں دیا جاتا ہے لیکن یہ نہیں دیکھتا کہ (فی الحقیقت) میں خود ان کا مطیع ہو گیا ہوں اور در بدر سرگرداں ہوں۔

(۸۷) و بباید دانست کہ خوشنودی حضرت میراں علیہ السلام و اکابر مہاجراں دریں است کہ بخانہ کسی بیرونِ دائرہ نباید رفت برائے طعام خوردن نہ در خانہ موافقاں و نہ مخالفاں و نہ از ایشاں چیزے حاجت خواستن۔ و کسانیکہ برفتند بر ایشاں بسیار زجر کردند بلکہ بعضے را از دائرہ بیرون کردند۔ الغرض اکابر و مہاجراں نرفتہ اند مگر نا در کہ غلامی تمام داشتند ے بخانہ اوشاں رفتند وطعام خوردند و دعوت کردند۔ ولیکن کسے دیگرے را حجت نیست۔

[1] زیاں شود و فرمودند ایں چنیں خوشامدی کردن چاکری بکنید اگر زیاں شود در روز قیامت الخ (ب۔ا) [2] فرمودند کہ چنیں (د۔ب)(ا۔ا)

ترجمہ:۔ جان لینا چاہئیے کہ حضرت مہدی علیہ السلام اور اکابر مہاجرین رضی اللہ عنہم کی خوشنودی اس میں نہ تھی کہ کھانے کے لئے دائرہ کے باہر کسی کے گھر جائیں نہ موافقین کے گھر نہ مخالفین کے گھر۔اور نہ ان لوگوں سے کوئی سوال کیا جائے اور جو لوگ جاتے ان پر بہت سختی کرتے تھے بلکہ بعضوں کو تو دائرہ سے باہر کردیتے تھے۔(مولف کتاب حضرت بندگی میاں عبدالرشیدؒ فرماتے ہیں کہ) غرض اکابر مہاجرین رضی اللہ عنہم نہیں گئے ہیں۔مگر شاذ و نادر ایسے لوگوں کے گھر گئے ہیں اور کھانا بھی کھایا ہے۔جو پوری غلامی و اطاعت کیا کرتے تھے۔لیکن یہ کسی اور کے لئے حجت نہیں۔

****

باب ہفتم

در بیان حکم منافقی کردن

(۸۸) میاں سید خوندمیرؓ فرمودند کہ اگر آں بیان کہ حضرت میراں علیہ السلام کردہ اند آں بیان کنیم کسانیکہ موافق مہدیؑ ہستند مارا سنگسار کنند در یک شہر یک سال دو سال ماندن نتوانیم زیرا کہ مہدی علیہ السلام را پیش از دعوی مہدیت از چند جا اخراج [1] کردند بہ سبب بیان حق۔ ایں سخن کرت و مرت فرمودہ اند۔

ترجمہ:۔ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ بیان جو حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اگر میں بیان کروں تو جو لوگ کہ موافق مہدی موعودؑ ہیں وہی سنگسار کریں گے۔ اور ہم کسی شہر میں سال دو سال رہ نہ سکیں گے چنانچہ دعوے مہدیت سے قبل محض بیان حق کی وجہ چند مقامات سے اخراج کیا گیا ہے یہ بات حضرت بار بار بیان فرمایا کرتے تھے۔

(۸۹) و میاں دلاور رضی اللہ عنہ ہم ایں سخن کرات و مرات فرمودہ اند کہ آنچہ از حضرت مہدی علیہ السلام شنیدہ ام اگر آں پیش بعضے مہاجراں بگویم ایشاں مرا سنگسار بکنند۔

ترجمہ:۔ میاں دلاور رضی اللہ عنہ نے بھی بارہا بیان فرمایا ہے کہ جو کچھ حضرت مہدی علیہ السلام سے میں نے سنا ہے اگر بعض مہاجرین سے بیان کروں تو وہ مجھے سنگسار کریں گے۔

(۹۰) نیز [2] نقلست [3] از بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کی حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند در آخر وقت دین نقصان خواہد شد و ہر دو مباحثہ کنندگاں جاہل۔ دراں وقت اثبات باید یکے در معنی غلو کنند و یکے در ظاہر بحث کنند ہر دو گروہ را درین فائدہ نیست۔

ترجمہ:۔ حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا آخر زمانہ میں دین گھٹ جائیگا۔ مباحثہ کرنے والے دونوں جاہل (رہیں گے) اس وقت مومنین کو ثابت (قدم) رہنا چاہیئے (ایک جماعت کے جاہل لوگ) معنی (یعنے باطن کے مسائل) میں غلو کریں گے (اور ایک جماعت کے جاہل لوگ صرف) ظاہر (کی حیثیت) میں بحث کریں گے۔ ان ہر دو کو اس میں کوئی بہرہ نہیں ہے۔

(۹۱) و از میانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ منقول است کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ کسانیکہ مہدی را قبول نمی کنندہ و نام رسول اللہؐ می شنوند و درودی فرستند اگر (بالفرض) رسول اللہؐ دریں وقت حاضر باشند دایشاں را وحی خدائتعالی برسانند اگر سنگسار نہ کنند ایں بندہ کذاب است و ہر چہ میگوید ہمہ دروغ است۔

ترجمہ:۔ میانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو لوگ مہدیؑ کو قبول نہیں کر

[1] بیرون کردند (د۔ب)(ا۔ا) [2] روایت نمبر (۹۰) ان نسخوں میں نہیں ہے (د۔ب)(ا۔ا) [3] حضرت غازی میاں صاحب مرحوم اہل بسیط پورہ کے کتب خانہ کی تاریخ سلیمانی جلد سوم کے ختم پر نقلیات میاں عبدالرحمٰنؒ کے حوالہ سے اس روایت کو نقل کیا گیا ہے۔

رہے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنتے ہیں اور درود بھیجتے ہیں اگر (بالغرض) رسول اللہؐ اس وقت موجود بھی

ہو جائیں اور ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ وحی پہونچائیں تو یہ لوگ (حضرتؑ) پر سنگسار نہ کریں تو سمجھنا کہ یہ بندہ کذاب ہے۔ اور جو کچھ کہتا ہے سب جھوٹ ہے۔

(۹۲) بزرگوارے فرمودہ اند کہ حکایت دین اسلام دریں زماں چنیں شدہ است کہ قصابے پر کالہائے گوشتِ گاؤ دارالحرب در محلّہ[۱] زنارداراں برسر کردہ بآواز بلند بگوید کہ کسے گوشت گا[۲] و میخرد ضرور خلق اورا بکشد[۳] یانہ؟ ایں حکایت میاں شاہ نعمت رضی اللہ عنہ کردہ اند و گفتہ اند کہ ایں حکایت درویشِ حضرت میرانؑ دیارانِ دے ہمچنیں شدہ[۴] است کہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الدین بدء غریباً و سیعود الدین کما بدء فطوبیٰ للغرباء

ترجمہ:۔ ایک بزرگ کا بیان ہے کہ اس زمانے میں دین اسلام کا بیان ایسا ہو گیا ہے جیسا کہ کوئی قصاب گائے کا گوشت دارالحرب میں، برہمنوں کے محلّہ میں سر پر لے جائے اور پکار پکار کر کہنے لگے کہ کوئی ہے جو گائے کا گوشت خریدے۔ لازماً وہاں کے لوگ اس کو ماریں گے یا نہیں؟ یہ روایت حضرت شاہ نعمت رضی اللہ عنہ نے بیان کی اور فرمایا کہ یہی حال حضرت میراں علیہ السلام اور آپؑ کے صحابہؓ کا ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بیشک دین شروع ہوا اس حال میں کہ وہ غریب (اجنبی) تھا اور جیسا کہ شروع ہوا تھا ویسا ہی مستقبل میں ہو جائیگا۔ پس خوشخبری ہو غرباء کے لئے یعنی ان لوگوں کیلئے جن کو ان کی مذہبی پابندی کی وجہ سے لوگ ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کریں گے جیسا کہ کسی اجنبی کے ساتھ کیا جاتا ہے)

(۹۳) نیز منقول است کہ میاں شیر ملکؓ حضرت میراں علیہ السلام را پرسیدند کہ آنچہ خوندکار می گویند ہمہ حق است پس علماء چرا مخالفت می کنند۔ فرمودند کہ ایشاں ضعیف اند۔ اگر ایشاں را قوت باشد مرا سنگسار کنند کہ دنیا محبوب ایشاں است و ہر کہ محبوب کسے را ہر روز وشام دہد چوں خوش آید۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ میاں شیر ملک رضی اللہ عنہ نے حضرت میراں علیہ السلام سے سوال کیا کہ خوندکار جو کچھ فرماتے ہیں سب حق ہے پھر علماء کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ لوگ کمزور ہیں۔ اگر ان میں سکت ہوتی تو مجھے سنگسار کرتے کیونکہ دنیا ان کی محبوب ہے اور جو شخص کسی کے محبوب کو ہر روز برا کہتا ہو تو ان کو بھلا کیسے معلوم ہوگا۔

(۹۴) میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ فرمودند کہ خلق تا آں زماں کہ باما مخالف است امید دین ہست۔ ہر وقت کہ خلق باما موافق[۵] شود معلوم شود کہ از میان[۶] مادین کلی برفت۔

ترجمہ:۔ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مخلوق جب تک ہم سے مخالفت کرتی رہیگی دین (باقی رہنے) کی امید ہے۔ جب موافق ہو جائیگی تو پھر معلوم ہو جائیگا کہ ہم میں سے دین نکل چکا ہے۔

---

[۱] محلات (د۔ب) [۲] می خورد (ا۔ج)(غ۔ب)(ب۔د)۔ [۳] بہ کشد ایں حکایت (ا۔ج)(غ۔ب)(ا۔ا)(د۔ب) [۴] شنیدہ است (غ۔ب)(ا۔ج)
[۵] خلق باما مخالفت بگذارند (ا۔ج) باما مخالف نہ شوند (ب۔ا) [۶] از مادین برفت (د۔ب)

(۹۵) نیز فرمودند درعقیدہ نبشتہ اند ہر کہ مہدی را قبول کند و از ہجرت و صحبتِ مہدی علیہ السلام باز ماند او را حکم منافقی حضرت میراں علیہ السلام بحکم ایں آیت فرمودند **لا یستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضر الآیہ** (جزء۵ رکوع۱۰) حاصل معنی ایں آیت آنست کہ [۱] مجاہدان براولی الضرر بیک مرتبہ فاضل اند و بر غیر اولی الضرر بہ مراتبہائے بسیار فاضل اند پس ایشاں را بجائے درجات درکات باشد و بجاے مغفرت عذاب باشد و حکم نفاق بر قاعداں کہ غیر اولی الضرر بودند معلوم است۔

ترجمہ:۔ نیز حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص مہدی علیہ السلام کو قبول کرتا ہے اور فرض ہجرت اور حضرتؑ کی صحبت سے باز رہتا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے اس کے لئے منافقی کا حکم اس آیۂ شریف کی رو سے بیان فرمایا ہے۔''مومنین سے جو غیر اولی الضرر قاعدین ہیں وہ برابر نہیں ہیں'' (مومنین اولی الضرر کے) (جزء۵ رکوع۱۰)

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ مجاہدین' اولیٰ الضرر پر ایک مرتبہ کی فضیلت رکھتے ہیں اور غیر اولی الضرر پر کئی مراتب کی فضیلت رکھتے ہیں۔ پس ان لوگوں کو درجات کے بجائے خسارات ہوں گے اور مغفرت کے بجائے عذاب ہوگا اور قاعدین غیر اولی الضرر پر نفاق کا جو حکم ہے ظاہر ہے۔

(۹۶) بندگی ملک معروف رضی اللہ عنہ را در شہر نہر والہ زحمت بسیار شدہ بود۔ بعدہ از یک سال در جالور رفتند رحلت کردند۔ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ فرمودند کہ خدائے تعالیٰ ملک معروف را ہجرت کنانیدہ وصال روزی کرد و فرمودند چنانچہ در عہد پیغمبر ہجرت فرض بود و در عہد مہدی علیہ السلام ہم ہجرت فرض است [۲] بحکم آیت ہجرت۔

ترجمہ:۔ بندگی ملک معروف رضی اللہ عنہ کو شہر نہر والہ میں (مرض کی) بہت تکلیف ہوگئی تھی ایک سال بعد جالور گئے اور آپؓ نے وہیں رحلت فرمائی۔ میانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے ملک معروفؓ کو ہجرت کا موقع دیکر وصال روزی کیا ہے۔ اور فرمایا کہ جیسا کہ حضرت رسولؐ کے زمانے میں ہجرت فرض تھی اسی طرح حضرت مہدیؑ کے زمانے میں بھی ہجرت کی آیت کے حکم کے بموجب فرض ہے

(۹۷) [۳] حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ ہیچ آیت قرآن منسوخ نیست و در قرآن تکرار و جملہ معترضہ و حرف زایدہ نیست [۴]

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن شریف کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے اور قرآن شریف میں تکرار و جملہ معترضہ و حرف زائد بھی نہیں ہے۔

(۹۸) نیز فرمودہ اند ہر کہ از گجرات ہجرت کردہ بخراسان آمدہ اند اگر میل دل او بوطنِ پیشین [۵] باشد ظالم است۔

ترجمہ:۔ نیز فرمایا کہ جو لوگ گجرات سے ہجرت کرکے خراسان میں آئے ہیں اگر ان میں سے کسی کا دل اپنے وطن کی

---

[۱] مہاجراں (ا۔ا) [۲] ''بحکم آیت ہجرت'' اس نسخہ میں نہیں ہے (د۔ب) [۳] یہ روایت اس نسخہ میں موخر ہوگئی ہے (ا۔ا)
[۴] نیست واستثناء منقطع ووضع نیست (ب۔ا) [۵] بشہرے (ب۔ا)

طرف مائل ہوتو وہ ظالم کے حکم میں ہے۔

(۹۹) ۱ وبراں معنی فرمودند کہ ایک ہزار کس درطلبِ حق تعالیٰ قدم می نہادند ودنیاو آنچہ دردنیا است ترک می کنند و بہ عبادت وتقویٰ چنانچہ شاید ۲ وباید مشغول می شوند وفرشتگان رافرمان می شود کہ دنیا آراستہ بنمائید ایشاں رافتح وفتوح روے می نماید نہصد بدیں ۳ مشغول شوند دیکصد می مانند باز فرشتگاں رافرمان میشود کہ عقبیٰ برایشاں آراستہ بہ نمائید از ایشاں نود بہ عقبیٰ توجہ می کنند اکوں دہ کس می مانند۔ باز فرمان میشود کہ برایشاں بلاہا نازل کنید فقروفاقہ وایذاے خلق واخراج از خانہا۔ نہ کس از بلا ہا بگریزند پس از میاں ۴ ہزار طالب کہ طلب حق اختیار کردہ بودند یک کس ۵ بخدا رسید سبحانہ وتعالیٰ

ترجمہ:۔ اوراسی مطلب کوظاہر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ایک ہزار آدمی اللہ تعالیٰ کی طلب کا ارادہ کرتے ہیں اوردنیا واہل دنیا سے ترک تعلق کرتے ہیں۔ عبادت وتقویٰ میں جیسا کہ مشغول ہونا چاہئے مشغول ہوتے ہیں۔(ادھر) فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ دنیا آراستہ کرکے ان کودکھائی جائے اوران کو فتح وفتوح بھی بتلائی جائے۔(اس صورت میں) نوسوافراد اس طرف مشغول ہوجاتے ہیں اب ایک سورہ جاتے ہیں پھر فرشتوں کوحکم ہوتا ہے کہ آخرت آراستہ کرکے ان کو دکھائی جائے (اس صورت میں) نودافراد اس جانب مائل ہوجاتے ہیں۔اب ان میں دس رہ جاتے ہیں۔ پھر فرمان ہوتا ہے کہ ان پر بلائیں نازل کیجائیں فقروفاقہ اورخلق کی ایذا اورگھروں سے اخراج میں مبتلا کیا جائے (اس صورت میں) نوافراد بھاگ نکلتے ہیں ایک ہزار افراد میں سے صرف ایک طالب رہ جاتا ہے جوحق سبحانہ وتعالیٰ کو پہنچ سکتا ہے

(۱۰۰) نیز منقول است کہ وقتی میانسید خوندمیرؓ از جالور بموضع بھدری والی با دائرہ آمدند وبعضی عزیزاں خلیفا نہائے خویش بطرف شہر نہروالہ رواں کروند بے رخصت بندگی میاںؒ چونکہ بندگیمیاںؒ شنیدند بسیار تنگ آمدند وبایاراں وبا بعضے ہمرازاں مشورت کردنک کہ بندہ سفر ۶ خواہد کرد۔ ودردائرہ نخواہد ماند شمارا باید کہ یک شتر فلاں جامستعد کردہ بدارید درشب من آنجا می آیم ایشاں ہمچناں کردند بندگی میاں بآخرشب از دائرہ بیرون شدند ہیچکس راخبر نہ کردند ملک حمادؒ رامعلوم شد دنبال شدند مقدارے راہ رفتند وجاے کہ وعدہ کردہ بود آنجا رسیدند آں برادارں کہ حوالہ اشتر بودند دانستند کہ کسانِ دائرہ ۷ شب خبر شدہ است واز دائرہ برائے مزاحم شدن می آیند از انجا باشتر پیشتر شدند وبندگی میاں باصفت ہستی می روند ۸ ہیچ التفات چپ وراست می کنند معلوم نیست کہ ملک حماد دنبال می آیند۔ زیر درخت قرار کردند۔ وبمناجات حق مشغول می شدند کہ الہی من لائق مرشدی نیم وبجاے میراں سید محمد نشستن سزاوار گردانیدم وچندیں خلعتہا ترا ادم ومعانی قرآن ترا عطا کردم بندگی میاںؒ باردیگر عذرخواہی کردند باز ہمیں شنیدند کہ باتو کاربسیار است ۹ تو کجا میروی۔ بعدازاں میاںؒ ہشیار شدند وملک حمادؒ

---

۱ نیز فرمودند کہ (د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا) ۲ چنانچہ باید (د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا) ۳ بدنیا (د۔ب) ۴ ازمیان ہزار طالب یک کس (د۔ب)(ا۔ا) ۵ بخدارسید مافرمان آں دہ تن راچناں می شد کہ ایں ہمت طلب کمال دبدیں نستبن در جماعت حلال واسطہ کیست درضمیر نہ کس ازانجا خطر جناچاے کرد کہ کاملاں راواسطہ چیست درمیان ایں ادہام شاں ناکانتیجہ بضرب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلول بدیشاں گشت دردرگہ اسفل السافلین مغروق بصورت بہوش می شدند ویک کس را ایزوتعالیٰ عم نوالہ بکرم عمیم خویش خطرہ نیادرد زہے سعادت آں یک کس کہ بذات جل جلالہٗ موصوف گشت بکرم وفضل اللہ تعالیٰ (غ۔ب) ۶ مسافرت (د۔ب)(ا۔ا) ۷ کسانِ دائرہ بہ شب خبردار شدند (د۔ب)(ا۔اگ) کسان دائرہ شب خبر شدند۔ دردائرہ برائے مزاحم شدن می آیند ازانجا با اشتر شدند وبندگیمیاں سید خوندمیرؓ می روند باصفت مستی وہشیاری معلوم نیست کہ ملک حمادؒ الخ (ب۔ا) ۸ میرفتند (د۔ب)

۹ اس کے بعد کا حصہ اورروایت نمبر (ا۔ا) حضرت غازی میاں صاحب اہل بسیط پورہ کے نسخہ میں موجود نہیں ہے۔

راپس خود دیدند طلبیدہ پرسیدند کہ راہ دائرہ کدام طرف است بعدہ رواں شدند ملک حمادؓ پرسیدند کہ دو آواز شنیدیم دومی آواز تراں کہ بود [۱]۔ فرمودند از انِ حق بود چوں درونِ دائرہ آمدند بعد اشراق آنکساں را کہ خیلخا نہار رواں کردہ بودند طلبیدہ بسیار زجر کردند و آیات قرآن برایشاں بیان کردند۔

یا یھا الذین آمنو لا تتخذوا آباء کم و اخوانکم اولیاء ان استحبو الکفر علی الایمان ومن یتولّٰھم منکم فاولئک ھم الظالمون ہ قل ان کان آبائکم و ابنائکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموالُ ن اقتر فتموھا و تجارۃ تخشون کسادھا و مسٰکن ترضونھا احب الیکم من اللّٰہ و رسولہ وجھا د فی سبیلہٖ فتربصوا حتی یاتی اللّٰہ بامرہ. واللّٰہ لا یھدی القوم الفاسقین (جزء۱۰رکوع ۹) لا تجد قوما یومنون باللّٰہ والیوم [۲] الآخر یو ادون من حاد اللّٰہ و رسولہ ولو کانوا آباء ھم او ابناء ھم و اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان و ایدھم بروح منہ و ید خلھم جنت تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا رضی اللّٰہ عنھم و رضوا عنہ اولئک حزب اللّٰہ الا ان حزب اللّٰہ ھم المفلحون. (جزء۲۸رکوع۳) لن تنفعکم ارحامکم ولا اولادکم یوم القیامۃ یفصل بینکم واللّٰہ بما تعملون بصیر. قد کانت لکم ا سوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ اذ قالو القو مھم اِنّا برءٰ وامنکم ومما تعبدون من دون اللّٰہ کفرنا بکم وبدء بینا و بینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تومنو ا باللّٰہ وحدہ (جزء۲۸رکوع۷) مانند ایں آیتہا بسیار خواندند و تا یکپاس روز بیان کردند و زجر کردند بصفت جلالیت۔ بعدہ برادرانِ دائرہ رجوع کردند و خطائے [۳] خود قبول کردند و خیلخا نہار خود واپس طلبیدند۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ جس وقت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ جالور سے موضع بھدری والی میں مع دائرہ تشریف لائے اور چند عزیزوں نے اپنے خاندان والوں کو بندگی میاں رضی اللہ عنہ کی اجازت کے بغیر شہر نہروالہ کی جانب روانہ کردیا۔ جب بندگی میاں رضی اللہ عنہ کو اس کا علم ہوا تو بہت رنجیدہ ہوئے بعض صحابہؓ وہمراز حضرات سے بطور مشورہ فرمانے لگے کہ بندہ سفر کریگا۔ دائرہ میں نہ رہیگا۔ آپ لوگوں کو چاہئیے کہ ایک اونٹ فلاں جگہ تیار رکھیں۔ رات کو میں وہاں آجاونگا۔ ان حضرات نے یہی عمل کیا۔ بندگیمیاں رضی اللہ عنہ آخری شب میں دائرہ سے نکل گئے آپؓ نے کسی کو اس کی خبر نہ دی ملک حماد رضی اللہ عنہ کو کسی طرح معلوم ہو گیا پیچھے دوڑے (بندگیمیاں رضی اللہ عنہ) اس مقام پر پہنچے جہاں کہ آنے کا وعدہ تھا۔ لیکن وہ حضرات جن پر اونٹ لانے کی ذمہ داری تھی۔ اس خیال سے کہ دائرہ کے لوگوں کو خبر ہو جائے اور مزاحم ہوں اس جگہ سے اونٹ لیکر اور آگے بڑھ گئے تھے۔ اور بندگیمیاں رضی اللہ عنہ مستانہ انداز میں کسی جانب التفات کئے بغیر چل رہے تھے آپؓ کو علم نہ تھا کہ ملک حمادؓ پیچھے چلے آرہے ہیں۔ بندگیمیاں رضی اللہ عنہ ایک درخت کے نیچے ٹھیر گئے اور اللہ تعالیٰ سے مناجات

---

[۱] دومی آواز کہ بود (ا۔چ)(غ۔ب)(ا۔ا) [۲] والیوم الآخر الایہ لن تنفعکم ارحامکم و اولادکم الایہ ۔ و مانند ایں آیتہا (ب۔ا)

[۳] وخطائے خود قبول کردند ان نسخوں میں نہیں ہے (ا۔ج)(غ۔ب)(د۔ب)(ا۔ا)

میں مشغول ہوگئے کہ الہیٰ میں مرشدی کے لائق نہیں رہا۔اورحضرت میراں سید محمدؑ کا جانشین ہونے اور پسخوردہ وسویت دینے کے قابل نہیں رہا۔غیب سے آواز آئی کہ ''اے سید خوندمیر میں نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور سید محمدؑ کی جانشینی کے قابل بنایا ہے اور بہت کچھ خلعتیں تم کو عطا کی ہیں اور فہم معانی قرآن بھی تم کو عطا کیا ہے۔'' بندگیمیاں رضی اللہ عنہ نے پھر عذر خواہی کی اس دفعہ بھی آپؓ نے وہی آواز سنی کہ ''تم پر تو ابھی بہت کچھ کام ہے کدھر جاتے ہو'' اس کے بعد (بندگی میاں رضی اللہ عنہ) ہوش میں آے۔اور ملک حماد رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے دیکھکر آپؓ نے قریب بلایا۔اور دریافت فرمایا کہ دائرہ کا راستہ کدھر ہے اور پھر چلنے لگے۔ملک حمادؓ نے سوال کیا کہ میں نے دو آوازیں سنی ہیں۔دوسری آواز کس کی تھی؟ فرمایا کہ حق تعالیٰ کی جانب سے تھی جب دائرہ میں تشریف لائے تو اشراق کے بعد ان لوگوں کو جنھوں نے اپنے خاندان والوں کو روانہ کیا تھا بلا کر آپؓ نے بہت ڈانٹا۔اور قرآن شریف کی آیات پر بیان سنایا۔

''اے ایمان والو! تمہارے باپ' بھائی' اگر ایمان کے مقابلہ میں کفر کو پسند کریں تو تم ان سے محبت اختیار نہ کرو۔اور تم میں سے کوئی شخص ان سے محبت اختیار کرے گا تو ایسے تمام لوگ ظالم ہیں (اے محمد صلعم) آپ کہد یجئے کہ اگر تمہارے باپ تمہاری اولاد تمہارے بھائی تمہاری بیویاں تمہارے قرابتدار اور تمہارا مال جسے تم نے جمع کیا ہے اور (تمہاری) تجارت جس کے بند ہوجانے سے تم ڈرتے اور تمھارے گھر جن کو تم عزیز رکھتے ہو (یہ سب) اللہ ورسولؐ اور اس کے راستہ میں جہاد کرنے سے تمہیں عزیز ہیں تو اس وقت کا انتظار کرو جب کہ (جلد یا بدیر) اللہ تعالیٰ قہر نازل کرے۔اور اللہ تعالیٰ فاسقین کی جماعت کو ہدایت نہیں فرماتا۔(جزء ۱۰ رکوع ۹) تم ایسی قوم کو جو اللہ وآخرت پر ایمان لا چکی ہو اس شخص سے محبت کرتی نہ پاوگے۔جس نے اللہ ورسول کی مخالفت کی ہو (اور یہ مخالفت کرنیوالے) اگرچہ ان (مومنین) کے باپ ہوں یا اولاد ہوں یا بھائیاں ہوں یا قرابتدار ہوں۔ان سب (مومنین) کے دلوں میں اللہ تعالےٰ نے ایمان قائم فرمادیا ہے اور اپنے نور ہدایت سے ان کی مدد فرمائی ہے اور ان کو ایسی جنت میں داخل فرمائیگا جس میں نہریں بہتی ہیں جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوش ہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کی جماعت ہیں باخبر ہو جاؤ کہ اللہ کی جماعت ہی فلاح یافتہ ہے (جزء ۲۸ رکوع ۳) تم کو قیامت کے دن تمہارے قریبی قرابتدار اور تمہارے بچے ہرگز فائدہ نہ پہونچا سکیں گے۔تم کو (کفر وایمان کی وجہ اس دن) جدا جدا کر دیگا اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ دیکھنے والا ہے تحقیق کہ تمہارے لئے ابراہیمؑ کا اور ان کے ساتھ والے مومنین کا اسوہ حسنہ موجود ہے کہ اس وقت (ابراہیمؑ اور ان کے مومنین نے) اپنی (مخالف) قوم سے کہد یا تھا کہ ہم تم سے بیزار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوائے تم جن کی عبادت کرتے ہو ان سے بھی بیزار ہیں۔ہم نے تمہارے دین سے کفر کیا ہے۔اور تمہارے ہمارے درمیان بغض وعداوت ہمیشہ رہیگی یہانتک کہ تم اس ایک خدا پر ایمان لے آو۔(جزء ۲۸ رکوع ۷)

ایسی بہت آیات سنائیں اور ایک پہر تک بیان فرماتے رہے اور آپ نے پرُ جلال انداز میں تہدید فرمائی اس کے

بعد برادران دائرہ نے رجوع کیا اپنی غلطی تسلیم کر لی اور اپنے خاندان والوں کو واپس بلا لیا۔

(۱۰۱) نیز منقول است کہ ملک الہدادؓ وقتے از جالور آمدند و چند روز نزدیک شہر نہر والہ فرود آمدہ فرمودند کہ مبادا کسے برائے ملاقات قرابتاں برود۔ اگر ایشاں ایں جا بیایند ملاقات کنید[۱] واگر شما بروید بعد ازاں در دائرہ نیائید ہر جا کہ خواہید بمانید۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ ملک الہداد رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ (جبکہ) جالور سے آکر چند دن شہر نہر والہ کے قریب قیام فرمایا تو حکم دیا کہ کوئی اپنے عزیزوں سے ملاقات کیلئے نہ جائیں۔ البتہ وہ خود یہاں آجائیں تو ملاقات کر سکتے ہیں۔ اگر تم خود چلے جائیں تو پھر دائرہ میں نہ آئیں جس جگہ جی چاہے رہ جائیں۔

(۱۰۲) منقول است ملک معروف [۲] پیش حضرت میراں علیہ السلام عرض کردند کہ از نزد مادر من مکتوب آمدہ است کہ یکبار برائے ملاقات بیائید۔ اگر رضا باشد میروم۔ فرمودند کہ جواب چنیں [۳] بنویسید کہ ملک معروف[۴] مرد۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ ملک معروف رضی اللہ عنہ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ میری والدہ صاحبہ کے پاس سے خط آیا ہے کہ ایک دفعہ تو ملنے کے لئے آؤ اگر اجازت ہو تو جاتا ہوں فرمایا کہ یہ جواب لکھدو کہ ملک معروف مر چکا۔

(۱۰۳) منقول است کہ میاں نعمت رضی اللہ عنہ آں کساں را کہ بخانہائے موافقاں برفتند راہ خرچ دادہ از دائرہ بیرون [۵] کردند۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو جو موافقین کے گھر گئے ہوں خرچ سفر دیکر دائرہ سے خارج فرمادیا۔

(۱۰۴) منقول است وقتی کہ بعضے یاران از کاہہ [۶] باز گشتند میانسید خوندمیرؓہم رواں شدہ اند برخصت میراں علیہ السلام بعضے یاراں پیشِ حضرت میراں علیہ السلام معلوم [۷] کردند کہ میراں جیو میانسید خوندمیر را رفتن مدہید کہ اقاربان ایشاں اہل دنیا اند باز آمدن نخواہند داد بعدہ فرمودند کہ رخصت بندہ [۸] است بفرستادنِ ایشاں خدائتعالیٰ دین خود را زیارت خواہد کرد۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم مقام کاہہ سے جب واپس ہوئے تو میانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ بھی حضرت مہدی علیہ السلام کی اجازت سے روانہ ہوگئے بعض صحابہؓ نے حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ میرانجی میاں سید خوندمیرؓ کو جانے نہ دیجئے کیوں کہ ان کے قرابتدار اہل دولت ہیں ان کو واپس آنے نہ دیں گے آپؑ نے فرمایا کہ بندہ کی اجازت ہے ان کو روانہ کرنے میں (مصلحت یہ ہے کہ) خدائتعالیٰ اپنے دین میں ترقی عطا فرمائیگا۔

(۱۰۵) منقول است از میاں دلاور رضی اللہ عنہ کہ روزے حضرت میرانعلیہ السلام در حق کسانیکہ باز گشتہ اند بہ گجرات رفتند حکم منافقی و مرتدی کردند۔ میانسید خوندمیرؓ و میاں نعمتؓ یکدیگر گفتند کہ ما نیز رفتہ بودیم حال ما چسیت میاں نعمتؓ پیش حضرت میراں علیہ السلام عرض کردند میرانجیو یک لحہ مراقبہ کردہ بعدہ فرمودند کہ فرمان میشود کہ ایشاں قبول شدند باز آں کسانیکہ حضرت میراں علیہ السلام بر ایشاں حکم منافقی کردہ بودند در دائرہ میاں سید خوندمیرؓ آمدہ رجوع کردند ثابت قدم ماندند در دائرہ مردند۔ بعضے یاراں میانسید خوندمیرؓ را سوال کردند کہ در حق ایشاں چہ می فرمایند فرمودند کہ بندہ را چہ مجال است

---

[۱] بشود (ب۔ا) [۲] میاں مخدوم (ب۔ا) [۳] ''کہ بنویسید'' (د۔ب) (ا۔ا) [۴] میاں مخدوم مرد (ب۔ا) [۵] حضرت غازی میانصاحب اہل بسیط پورہ کے نسخہ میں اس کے بعد روایات (۱۰۹) بیان ہوئی ہے گویا (۱۰۴) سے (۱۰۸) تک پانچ روایات اس نسخہ میں چھوٹ گئی ہیں۔ [۶] بطرف گجرات (ب۔ا) [۷] عرض کردند (ب۔ا) [۸] رخصت شدہ است (ب۔ا)

ایں جادم زنیم ولیکن چونکہ رجوع کردند وثابت قدم تا آخر دم یا تضرع وزاری ماندنا دامید قبول است چوں با قاعداں غیر اولی الضرر دوستی وملاقات روانیست ایشاں را میراث ہم نیست [ا] کہ میراں علیہ السلام بر ایشاں نسبتِ حکم منافقی کردہ اند۔

ترجمہ:۔ میاں دلاور رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ اُن لوگوں کے حق میں جو گجرات کی طرف لوٹ گئے حضرت مہدی علیہ السلام نے منافق ومرتد کا حکم صادر فرمایا۔ میاں سید خوندمیرؓ اور میاں نعمتؓ آپس میں کہنے لگے کہ ہم بھی گئے تھے ہم پر کیا حکم ہوگا۔ میاں نعمتؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں اس گفتگو کا ذکر کردیا حضرتؑ نے ایک لمحہ مراقبہ کرنے کے بعد فرمایا کہ فرمان ہورہا ہے کہ یہ لوگ مقبول ہیں کچھ عرصہ بعد جن لوگوں پر حضرت مہدی علیہ السلام نے منافقی کا حکم صادر فرمایا تھا وہ میاں سید خوندمیرؓ کے دائرہ میں آکر رجوع ہوے اور ثابت قدم رہے اور دائرہ ہی میں وفات پائی۔ بعض صحابہؓ نے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ان لوگوں کے حق میں کیا فرماتے ہیں آپؓ نے یہ فرمایا کہ بندہ کی کیا مجال ہے کہ اس جگہ دم بھی مار سکے لیکن چونکہ انھوں نے رجوع کیا ہے اور یہ لوگ گریہ وزاری کرتے ہوے آخر تک ثابت قدم رہے ہیں۔ اس لئے ان کے مقبول ہونے کی امید ہے جب قاعدین غیر اولی الضرر سے دوستی ومیل ملاپ روانہیں ہے تو وہ مستحق میراث بھی نہیں ہیں کیونکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ان پر منافقی کا حکم صادر فرمایا ہے۔

(۱۰۶) نقل است در ناگور در دائرہ میاں نعمت رضی اللہ عنہ مردے متوفت شد پنجاہ فیروزی ترکہ گذاشت ودر ہو [۲] لخہ ورثۂ او بودند میاں نعمتؓ حکم کردند کہ درمیان فقیراں دائرہ قسمت کنانید وایں آیت خواندند **الـذین اٰمـنو او ھاجروا اوجـاھـدوا بـامـوالـھـم و انـفسـھـم فی سبیل اللّٰہ والذین اٰو واوّ نصروا اولئک بعضھم اولیاء بعض والذین اٰمنوا ولم یھا جرو ا ملکم من ولا یتھم من شئی حتی یھاجروا ۔**

ترجمہ:۔ روایت کہ بمقام ناگور میاں نعمت رضی اللہ عنہ کے دائرہ میں ایک صاحب کا انتقال ہوگیا پچاس فیروزی انھوں نے ترکہ چھوڑا مقام دھولخہ میں ان کے ورثاء موجود تھے لیکن میاں نعمتؓ نے حکم دیا کہ فقراے دائرہ پر تقسیم کردیا جائے اور آپؓ نے یہ آیۂ شریفہ سنائی۔ تحقیق کہ جولوگ ایمان لاے اور انھوں نے ہجرت کی اور اپنے مال وجان سے اللہ کے راستہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے اُن کو پناہ دی اور ان کی مدد کی وہ سب (مومنین) ایک دوسرے (کی میراث) کے ولی ہیں۔

ترجمہ آیہ:۔ جولوگ ایمان لاے اور انھوں نے ہجرت نہ کی ان کی ولایت سے تمہارے لئے اس وقت تک کوئی حصہ نہیں جبتک کہ وہ ہجرت نہ کریں۔

(۱۰۷) بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ یکبار ترکہ میت فقیر کہ در دائرہ ایشاں بود بورثہ کہ بیرون دائرہ بودند تسلیم کردند چوں میانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ شنیدند فرمودند کہ نیک نہ کردند ایں حقِ فقیرانِ دائرہ بود وچوں قاعداں ہجرت کردہ در دائرہ بیایند میراث گیرند ودر ایمانِ مہاجراں [۳] قاعداں برابر باشند ولیکن حد مراتب ہرگز [۴] برابر نیایند گفتند کہ نباید گفت۔

[ا] نیست کے بعد کا جملہ ان نسخوں میں نہیں ہے (ا۔ج)(غ۔ب)(ا۔ا)(د۔ب) [۲] انصاف نامہ میں ''دھولخہ'' مروی ہے۔ [۳] با مہاجراں بہشتیاں برابر باشند (ب۔ا)
[۴] ہرگز برابر بنا یدگفت (ب۔ا)

ترجمہ:۔ بندگیمیاں نظام رضی اللہ عنہ نے ایک بار ایسے فقیر کا ترکہ جو دائرہ میں رہنے والے تھے ان کے ایسے ورثاء کو دیا ہے جو بیرون دائرہ رہتے تھے۔میانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے یہ خبر سنکر فرمایا کہ یہ کام اچھا نہ ہوا کیونکہ یہ تو دائرہ کے فقیروں کا حق ہے قاعدین میراث اس وقت لے سکتے ہیں جبکہ ہجرت کر کے دائرہ میں آجائیں اور اس صورت میں بھی قاعدین ازروئے ایمان مہاجرین کے برابر تو ہوجائیں گے لیکن ازروے مراتب برابر نہ ہوں گے۔فرمایا کہ کہنا نہ چاہیئے۔

(۱۰۸) نیز نقلست کہ یکبار در شہر احمد آباد اکثر مہاجراں بطریق محضرہ یکجا شدہ بودند بعضے قاعداں ہم دراں مجلس بودند میانسید خوندمیرؒ فرمودند کہ قاعداں را از مجلس بیروں کنید بعد[1] اتفاق خواہم طلبید و فرمودند کہ با قاعداں مشورت نباید کرد کہ ایشاں سوی خود کشند۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ اکثر مہاجرین ایک دفعہ شہر احمد آباد میں محضرہ کے طور پر ایک جگہ جمع ہوئے تھے بعض قاعدین بھی اس مجلس میں موجود تھے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قاعدین کو مجلس سے خارج کر دیا جائے (مسئلہ) طے ہوجانے کے بعد بلالوں گا۔اور فرمایا کہ قاعدین کو شریک مشورہ نہ کرنا چاہیئے کیونکہ یہ لوگ اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کریں گے۔

(۱۰۹) منقول است کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ اگر کسے عبادت ہزار سال کردہ باشد و آں عبادت مقبول شدہ باشد تاہم برابر یک نظر بندہ نہ باشد۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ایک ہزار سال عبادت کرے اور وہ عبادت مقبول شدہ بھی ہو تو وہ بندہ کی ایک نظر کے اثر کے برابر نہیں ہے۔

(۱۱۰) نیز فرمودند کہ اگر کسے صحبت بندہ ایں مقدار کنند کہ از پا افراز[2] خاک بینداز د گناہ تمام عمر او را مغفرت[3] گردد۔

ترجمہ:۔ نیز فرمایا کہ اگر کوئی شخص بندہ کی صحبت اتنی دیر اختیار کرے جتنی دیر میں کہ جوتوں سے گرد جھاڑی جاتی ہے تو اس کے تمام عمر کے گناہ معاف ہوجائیں گے۔

(۱۱۱) [4] نیز حضرت میراں علیہ السلام فرمودند ہر کہ اول روز در دائرہ ہجرت کردہ آمدہ است مرشدِ آنکس است کہ آخر روز آمدہ است زیراچہ سابق امام مسبوق است۔

ترجمہ:۔ نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص صبح میں ہجرت کر کے دائرہ میں آچکا ہو وہ اس شخص کا مرشد ہے جو شام میں آیا ہو۔کیونکہ سابق مسبوق کا امام ہوتا ہے۔

(۱۱۲) نیز حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ پیش ایں بندہ تصحیح میشود۔فرمان میشود کہ ہر کہ پیش تو صحیح شود او مقبول است او عنداللہ مقبول است وہ ہر کہ [5] صحیح نشود او عنداللہ مردہ واست۔

ترجمہ:۔ نیز حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ اس بندے کے سامنے تصحیح ہوتی ہے۔فرمان ہوتا ہے کہ جو شخص تمہارے

---

[1] بعدہ (ب۔ا) [2] پائزار (ا۔ا)(غ۔ب)(ب۔ا)(ا۔ج) [3] مغفور گردد (ا۔ج)(غ۔ب)

[4] روایت نمبر (۱۱۱) حضرت غازی میاں صاحب اہل بسیط پورہ کے نسخہ میں موجود نہیں ہے۔ [5] ہر کہ مقبول نہ شد (د۔ب) ہر کہ صحیح نہ شد او مردہ واست (غ۔ب)(ب۔ا)

سامنے صحیح نکلے اور مقبول ہو وہی اللہ تعالیٰ کے پاس مقبول ہے۔اور جو شخص صحیح نہ نکلے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس مردود ہے۔

(۱۱۳) میانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ درعہد خود فرمودند ہر کہ ایں زماں ہجرت می کنند دردائرہ مستقیم می مانند ہر کہ بعد ازیں خواہد آمد آنکسا نند کہ ارواح ایشاں پیشِ حضرت مہدی علیہ السلام صحیح شدہ بودند۔ انکلہ [۱] بر بیان ما کسے ترکِ دنیا می کند و تصدیق مہدی علیہ السلام می کند [۲] ایں ہم از نتیجہ آں تصحیح است۔ و بر ما سببہا ست کہ از سبب دعوتِ ما ایشاں را توفیق رفیق کردہ دادہ شد و کلام ما را دلیل استماعی و استدلالی [۳] باید گفت زیرا چہ ما بندہ فرمانِ حضرت امیر صلی اللہ علیہ وسلم ہستیم۔

ترجمہ:۔ میانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ ارشاد میں فرمایا کہ جو لوگ اس زمانہ میں ہجرت کرتے ہیں اور دائرہ میں رہتے ہیں۔اور جو لوگ اس کے بعد آئیں گے یہ وہ لوگ ہیں جن کی ارواح پہلے حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے صحیح ہو چکی ہیں اس وقت جو لوگ ہماری تبلیغ پر ترک دنیا کرتے اور مہدی علیہ السلام کی تصدیق کرتے ہیں یہ بھی اسی تصحیح کا نتیجہ ہے۔اور ہمارے پاس منجملہ اسباب کے یہ سبب بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ہماری دعوت کی وجہ ان لوگوں کو توفیق رفیق عطا ہوئی ہے اور (فی الحقیقت) ہمارے کلام کو دلیل استماعی و استدلالی کہنا چاہئیے کیونکہ ہم حضرت امیر صلی اللہ علیہ السلام کے بندہ فرمان ہیں۔

(۱۱۴) نیز [۴] فرمودند کہ با قاعداں صحبت نباید کرد بلکہ صحبت با صادقاں باید کرد قال اللہ تعالیٰ **یا یھا الذین اٰمنو اتقو اللہ و کونو ا مع الصادقین** (جزء ۱۱ رکوع ۴)

ترجمہ:۔ نیز فرمایا کہ قاعدین کی صحبت اختیار نہ کرنی چاہئیے۔ بلکہ صحبت با صادقاں چاہئیے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ’’اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ۔(جزء ۱۱ رکوع ۴)

(۱۱۵) نیز فرمودند کہ روز عید و جمعہ در مجلس مخالفاں با ستعداد سلاح و جامۂ نو پوشیدہ با زینت باید رفت تا مخالفان سوختہ شوند۔ پس طالبان حق را باید کہ علی الخصوص جامع مسجد و عیدروند و ہیچ کیفیت نکنند۔

ترجمہ:۔ نیز فرمایا کہ عید و جمعہ کے روز مخالفین کی مجلس میں ہتیار لگائے ہوئے نئے کپڑے پہنے ہوئے باز یب و زینت جانا چاہئیے تا کہ مخالفین سوختہ ہو جائیں پس طالبان حق کے لئے لازم ہے کہ خصوصاً جامع مسجد اور عیدگاہ کو جائیں تو (تبلیغ کے سوا ے) کوئی کیفیت نہ کریں۔

(۱۱۶) حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند کہ کسانیکہ ہجرت کردہ درراہ خدا آمدند انچہ می کنند از امور معیشت آب آوردن و ہیزم [۵] ساختن و طعام پختن و زیر دیگدان آتش کردن و چیزے [۶] برگردن آوردن و لعب [۷] با زنان و کودکان کردن ہمہ عمل صالح است بحکم کتاب اللہ تعالیٰ [۸]۔

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو لوگ ہجرت کر کے خدا کی راہ میں آئے ہیں وہ امر معیشت میں سے جو

---

[۱] نہ آنکہ بر بیان ما (ب۔ا) نہ آنکہ از بیان ما (د۔ب) [۲] تصدیق مہدی کنندہ فرمودند کہ استماعی و استلالی باید گفت و نیز فرمودند کہ با قاعداں صحبت الخ۔(ا۔ا) (د۔ب) (ب۔ا)
[۳] استقلالی (ا۔ج) (غ۔ب) [۴] روایت نمبر (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) حضرت غازی میاں صاحب اہل بسیط پورہ کے نسخہ میں موجود نہیں ہیں۔ [۵] ہیزم سوختن (ب۔ا)
[۶] بار برگردن (ب۔ا) [۷] لعب با کودکاں (د۔ب) [۸] کما قال اللہ تعالیٰ ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم بان لھم الجنۃ (ب۔ا) (د۔ب)

کام بھی کرتے ہیں ۔ پانی لانا لکڑی پھوڑنا۔کھانا پکانا۔آگ جلانا۔اور کوئی چیز گردن پر رکھکر لانا اور بیوی بچوں سے دل بہلائی کرنا سب کچھ از روے حکم کتاب اللہ تعالیٰ عمل صالح میں داخل ہے۔

(۱۱۷) منقول است [۱] حضرت میراں علیہ السلام فرمودند مہاجران کبار را با قاعداں مصاہرت نباید کرد۔یعنی دختر نباید داد۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا مہاجرین کبار کو قاعدین سے رشتۂ ازدواج قائیم نہ کرنا چاہیئے ۔یعنی اپنی لڑکی نہیں دینی چاہیئے ۔

(۱۱۸) نیز حضرت میراں علیہ السلام فرمودند اگر طالبِ حق در دائرہ بیاید فی الحال او را زنِ دائرہ [۲] نکاح کردہ نباید داد یکسال باید آزمود اگر بعد یکسال صدق او ظاہر شود دختر دائرہ نکاح کردہ باید داد و شرط باید کرد کہ اگر چہ نعوذ باللہ منہا از دائرہ بیرون رود زن را نہ برد۔

ترجمہ:۔ نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر کوئی شخص حق کی طلب میں دائرے میں آئے تو اسیوقت دائرے کی کسی عورت کا عقدِ نکاح اس سے نہ کرنا چاہیئے ۔ایک سال تک آزمایش کرنی چاہیئے ایک سال بعد بھی وہ صداقت پر قائم رہے تو اسوقت دائرہ کی عورت کا عقدِ نکاح کر سکتے ہیں اور شرط لگا دینی چاہیئے کہ اگر نعوذ باللہ وہ شخص دائرے سے باہر ہو جانا چاہے تو بیوی کو ساتھ نہ لیجاسکیگا۔

(۱۱۹) واز [۳] میاں نعمت رضی اللہ عنہ منقول است طالبے کہ پدر او غنی بود دختر میاں نعمتؓ بزنی خواست جواب فرمودند دختر خود را بہ کسے خواہم داد کہ جامۂ او پر پیوند باشد یعنی طالب کامل [۴]

ترجمہ:۔ حضرت میاں نعمت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک طالب (حق) نے جن کے والد مالدار تھے حضرت میاں نعمت رضی اللہ عنہ کی دختر نیک اختر سے شادی کی درخواست کی۔حضرت نے فرمایا کہ میں اپنی لڑکی اس شخص کو دوں گا جس کے کپڑے پیوند بھرے ہوں یعنی وہ طالب کامل ہو۔

(۱۲۰) میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نیز دختران خویش بفقیران دائرہ دادہ اند۔

ترجمہ:۔ حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی لڑکیوں کی شادیاں فقرا سے ہی کی ہیں۔

(۱۲۱) میاں نعمت رضی اللہ عنہ دو دختر خود را بفقیران غیر کفو در دائرہ دادند یاراں ملامت کردند۔فرمودند کہ من نسب [۵] ایشاں ندیدیم دین ایشاں ویدم و بریں آیت عمل کردم کما قال اللہ تعالیٰ ان اکرمکم عندہ اللہ اتقکم (جزء۲۶رکوع ۱۴)

ترجمہ:۔ حضرت میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے اپنی دو لڑکیوں کی شادی دائرے کے ایسے فقرا سے کی ہے جو غیر کفو تھے۔ صحابہؓ نے اس عمل کو بُرا اقرار دیا۔حضرتؓ نے فرمایا کہ میں نے ان کا نسب نہیں دیکھا ہے بلکہ ان کی دینداری کا لحاظ رکھا

[۱] منقول است از مہاجرانِ کبار (ب۔ا) [۲] زن نکاح کردہ بنایداو (د۔ب) [۳] (روایت نمبر (۱۱۹) وا (۱۲۰) وا (۱۲۱) حضرت غازی میاں صاحب اہل بسیط پورہ کے نسخہ میں چھوٹ گئی ہیں۔ [۴] ''یعنے طالب کامل'' نہیں ہے (ب۔ا) [۵] نسبت ایشاں (ا۔ج) (غ۔ب) (د۔ب) (ا۔ا)

ہے۔اور میں نے اس آیۂ شریفہ پر عمل کیا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''تم میں زیادہ شریف وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے''
(جزء ۲۶ رکوع ۱۳)

(۱۲۲) میانسید خوندمیرؓ بر میاں عادل شاہ بسیار زجر کردند سبب آنکہ دختر خود را بطالب دنیا دادند۔ وازاں جہت ایشاں را از دائرہ بیرون کردند۔

ترجمہ:۔ حضرت میانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے حضرت میاں عادل شاہ پر اس وقت بہت تہدید فرمائی جبکہ انھوں نے اپنی لڑکی کا عقد نکاح طالب دنیا سے کیا۔اور اسی بناء پر ان کو دائرہ سے خارج فرمادیا۔

(۱۲۳) نیز بر میاں قطب الدین بسیار زجر کردند و چند ماہ روے ایشاں ندیدند و سخن ہم نگفتند سبب آنکہ زن ایشاں دختران خود را بطالب دنیا نکاح کردہ دادہ بود و فرمودند دختر ایشاں باید آورد و لیکن ایشاں را دختر خود نباید داد سبب آنکہ حضرت مہدی علیہ السلام طالب حیات دنیا را کافر فرمودہ اند۔

ترجمہ:۔ نیز میاں قطب الدین پر بھی آپؓ بہت ناراض رہے اور چند ماہ تک آپ نے انکی صورت بھی نہ دیکھی اور نہ شرف تکلم بخشا۔وجہ یہی تھی کہ انھوں نے اپنی لڑکیوں کا عقد نکاح طالب دنیا لوگوں سے کیا تھا۔اور فرمایا کہ ان لوگوں کی لڑکی سے شادی کر تو سکتے ہیں لیکن ان کو اپنی لڑکی نہ دینا چاہیئے کیونکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے طالب حیات دنیا کو کافر فرمادیا ہے۔

(۱۲۴) از میاں لاڑ شہ رضی اللہ عنہ منقول است کہ در ولایت خراسان حضرت مہدی علیہ السلام از مسجد [۱] جامع باز گشتند درمیانِ راہ خانۂ خراسانی بود کرئت و مرءت مزاحم می شدے کہ کرم کنید در خانۂ من قدم سعادت فرمائید۔ ہر بار ہمیں جواب فرمودند عفو کنید بعد از منت بسیار بعضے یاراں را رضا دادند کہ شما بروید۔ ایشاں رفتند [۲]۔ میاں دلاور رضی اللہ عنہ نرفتند میانسید سلام اللہ رضی اللہ عنہ تنگ آمدہ گفتند [۳] کہ شما چرا اینا مدے مدے حکم میراںؑ بر شما نماند حضرت میراں علیہ السلام سر از حجرہ بالا کردہ فرمودند آں کسانیکہ برفتند از [۴] رضاے ما ہر فتند و آنکسانیکہ نہ رفتند بسیار خوب کردند۔

ترجمہ:۔ حضرت میاں لاڑ شہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ملک خراسان میں حضرت مہدی علیہ السلام جامع مسجد سے واپس تشریف لا رہے تھے راستہ میں ایک خراسانی کا مکان تھا۔اس نے بار بار عرض کیا کہ گھر میں تشریف لا کر سعادت سے مشرف فرمایئے' ہر بار حضرتؑ نے یہی جواب فرمایا کہ معاف کرو بہت کچھ منت ساجت کے بعد بعض صحابہؓ کو آپؑ نے اجازت مرحمت فرمائی کہ تم جاؤ۔ یہ حضرات گئے۔حضرت میاں دلاور رضی اللہ عنہ نہیں گئے۔حضرت میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ پر بار خاطر ہوا اور کہنے لگے کہ آپؓ کیوں نہیں آئے حضرت مہدی علیہ السلام کے حکم کی تعمیل سے آپؓ باز رہے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے حجرہ سے سر نکالکر فرمایا کہ جو لوگ گئے ہیں میری اجازت سے گئے اور جو لوگ نہیں گئے انھوں نے بہت اچھا کیا۔

---

[۱] بطرف دائرہ می رفتند (غ۔ب)(ب۔ا) [۲] ایشاں رفتند منقول است کہ یک خراسانے براے ضیافت مزاحم شد بندگی میراں علیہ السلام یاراں را رضا دادند میاں شاہ دلاور نرفتند
[۳] تنگ آمدہ چیزے نالائق گفتند حضرت میراںؑ شنیدہ فرمودند چہ شوراست۔ یاراں چنیں عرض کردند بعدہ' فرمودند آنکسانیکہ نرفتند الخ (ا۔ا)(د۔ب)
[۴] ''از رضاے ما برفتند'' اس نسخہ میں نہیں ہے (ا۔ج)

(۱۲۵) نیز منقول است کہ میراں سید محمودؓ در دیہ بھیلوٹ ساکن بودند اکثر مہاجراںؓ دریں دائرہ بودند یکے مصدق کرءت و مرءت میانسید سلام اللہؓ را بسیار مزاحم شدے کہ مہمان بیائید ایشاں جواب دادند اگر میراں سید محمودؓ بشنوند مرا فضیحت و رسوا کنند۔ اوگفت بعد از مغرب بیائید نماز عشاء آنجا گزارید بعدہ رفتند [۱] بندگیمیاں سومارؓ مہاجر میراں علیہ السلام بودند حوالہ باب دائرہ بدیشاں بود میاں سومار گفتند کہ خوندکار کجا بروند بندگیمیاں سلام اللہ فرمودند کہ ایں را نیز ہمراہ باید کرد ورنہ بزودی بملازمت عالی عرض میرساند واز دائرہ بدر کناند او ایشاں ہر دو کس بمیاں سومال بسیار جہت کردہ بر بہیلی اسپاں سوار نمودہ برفتند طعام موجود بود تناول کردند و دختر اورا مکتب بود بسم اللہ گویانید و بزددی باز گشتند تا بہ اول رکعت نماز عشاء پیوستند۔ معتاد میاں سومار بود کہ درون حجرہ میراں سید محمودؓ ثانی مہدی برائے خدمت وحجامت بیامدے بہ شب دراز بملا زمان حضرت در رسیدند و آنچہ مذاکرہ مکتب کہ شدہ بود من وعن فرا نمودند میراں سید محمودؓ را چناں تضرع و ابتہال وحزن قیام نمد کہ تا بسحر گریہ از چشم مبارک نہ ایستاد پس بعد مطلع فجر میاں سید سلام اللہ را طلبیدہ بسیار زجر کردند فرمودند کہ دریں باب بار دیگر حرمت شما نخواہم داشت از دائرہ بیروں خواہم کرنہ ومیاں سید سلام اللہ یک دنیم ماہ بحضور میراں سید محمودؓ نیامدند وروئے خود بسبب شرمندگی نہ نمدند بعد ازاں دستار خویش درگلو کردہ بر پائے میراں سید محمودؓ افتادند وگفتند کہ ایں گناہ للّٰہ فی اللہ بہ بخشید اگر چہ [۲] بہ نسبت کلاں بودند لیکن بحکم حضرت امام علیہ السلام ایں چنیں انقیاد کردند ومیانسید سلام اللہ رضی اللہ عنہ گفتند کہ روئے من سیاہ [۳] شدہ است نیز سیاہ کردہ تعزیر فرمایند کہ بار دگر بسہو دخطا گرفتار نخواہم آمد۔ یا عفو فرمایند۔ بعد ازاں قبول کردند[۴]۔ اے طالب حق یہ ہیں کہ دین حق این است وجزائے بے دینی وناحقی انیست۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے قریہ بھیلوٹ میں قیام فرمایا تھا۔ اکثر مہاجرین بھی اس دائرہ میں تھے ایک مصدق نے بہت اصرار کیساتھ حضرت میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ مہمان آیئے۔ انھوں نے جواب دیا کہ اگر میراں سید محمود رضی اللہ عنہ سن لیں گے تو مجھے برا کہیں گے۔ اور رسوا کریں گے۔ اس نے عرض کیا کہ مغرب کے بعد آیئے اور (جلد واپس آکر) نماز عشاء یہیں دائرے میں پڑھیے۔ اس وقت آپؓ تشریف لیجانے لگے۔ حضرت بندگیمیاں سومار رضی اللہ عنہ جو مہاجر حضرت مہدی علیہ السلام تھے اور دائرہ کے باب الداخلہ کی نگرانی انھیں کے تفویض تھی۔ انھوں نے پوچھا کہ خوندکار کہاں تشریف لیجا رہے ہیں۔ بندگیمیاں سلام اللہ رضی اللہ عنہ نے (داعی سے) فرمایا کہ ان کو بھی ساتھ لے لینا چاہیئے۔ ورنہ فوراً خدمت عالیہ میں خبر پہنچادیں گے اور دائرہ سے باہر کروادیں گے۔ داعی اور میاں سید سلام اللہؓ ان دونوں نے میاں سومارؓ کو رضامند کرنے کی بہت کوشش کی اور گھوڑوں کی گاڑی پر سوار ہوکر سب چلے گئے۔ کھانا تناول فرمایا۔ داعی کی لڑکی کی تسمیہ خوانی تھی۔ بسم اللہ پڑھوا کر اتنا جلدی جلدی واپس آگئے کہ نماز عشاء کی پہلی رکعت

ے مصدق کا نام غالب خاں پنج فضائل میں مذکور ہے۔ [۱] ''بعدہ رفتند'' کے بعد کی عبادت بعض نسخوں میں یوں درج ہے: بوقت عشاء باز آمدند میرانسید محمود را معلوم شدہ حضور طلبیدہ بسیار زجر کردند وفرمودند کہ دریں باب بار دیگر حرمت شما نخواہم داشت واز دائرہ بیروں خواہم کرد (د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا)۔ [۲] اگر چہ اینچنیں انقیاد کردند (د۔ب)(ا۔ا)
[۳] سیاہ شدہ است عفو فرمایند بعد ازاں قبول کردند المقصو دالخ (د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا) [۴] قبول کردند کے بعد کی عبارت ان نسخوں میں نہیں ہے (د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا)

میں شریک جماعت ہوسکیں۔میاں سومارؒکی عادت تھی کہ (رات میں) حضرت سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ کی خدمت اور ہاتھ پیر دابنے کے لئے حجرہ میں آیا کرتے تھے۔زیادہ رات کو حضرت کی خدمت میں پہنچے اور تسمیہ خوانی کا جو کچھ واقعہ گزرا آپؒ نے پورا پورا عرض کردیا حضرت سید محمود رضی اللہ عنہ پر رنج و ملال طاری ہوگیا اور اتنا رونے لگے کہ صبح صادق تک چشم مبارک سے آنسو تھم نہ سکے دن نکلنے کے بعد میاں سید سلام اللہ کو بلا کر آپؒ نے سخت تہدید کی اور فرمایا کہ اس بارے میں دوبارہ آپؒ کی حرمت کا لحاظ نہ رکھونگا۔دائرے سے خارج کردوں گا۔میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ دیڑھ مہینہ تک حضرت کے سامنے نہیں آئے۔اور شرمندگی سے منھ چھپاتے رہے اس کے بعد اپنی پگڑی گلے میں ڈالے ہوے حضرت سید محمود رضی اللہ عنہ کے پیر پر گر گئے اور کہنے لگے کہ اس خطا کو اللہ کے لئے معاف کردیجئے اگرچہ رشتہ میں بڑے تھے لیکن انھوں نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حکم کی ایسی اتباع کی ہے۔اور میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میرا منھ سیاہ ہوگیا ہے مزید سیاہ کرکے تعزیر کردیجئے تاکہ دوبارہ ایسی سہو وخطاؤں میں گرفتار نہونے پاؤں۔یا معاف فرمادیجئے۔اس وقت حضرتؒ نے قبول فرمالیا۔

اے طالب حق! دیکھ دین حق یہ ہے اور بے دینی و ناحقی کا ثمرہ یہ ہے۔

(۱۲۶) [۱] المقصود خوشنودی تمام مہاجرانؓ دریں بود کہ کسے طالب بخانہ موافق برائے طعام خوردن نرود بلکہ موافقاں را بحضور طلبیدہ و بسیار زجر کردہ منع فرمودند کہ بندگان خدا را خوار مکنید۔ومال خود را ضائع مکنید۔اگر در راہِ خدا خرچ کردن می خواہید آں فقیراں را بدہید کہ بر خدا توکل کردہ اند و از شما استغنا کردہ اند۔شمارا دریں اجر نیست بلکہ خود را و بندگان خدائے راز یاں میکنید کہ در توکل ایشاں خلل می افتد ہر کہ بخانہ شما بیاید با او ایں معاملہ مکنید تا او را ایں عادت انشود۔

ترجمہ:۔ حاصل کلام یہ کہ تمام مہاجرین رضی اللہ عنہم کی خوشی اسی میں تھی کہ کوئی طالب' موافقین کے گھر کھانے کے لئے نہ جائیں۔بلکہ موافقین کو حضوری میں طلب کرکے بہت تہدید سے منع فرماتے کہ بندگانِ خدا کو ذلیل مت کرو اور اپنے مال کو ضائع نہ کرو۔اگر خدائتعالٰی کی راہ میں خرچ کرنا چاہتے ہو تو ان فقیروں کو دو جو خدائتعالٰی پر توکل کئے ہوے ہیں۔اور تم سے بے پرواہیں۔(ورنہ) تم کو اجر نہ ملے گا بلکہ اپنے آپ کو اور بندگان خدا کو مبتلاے نقصان کروگے۔کیونکہ ان کے توکل میں خلل واقع ہوگا۔جو تمہارے گھر آجائے تم اس کے ساتھ ایسا طریقہ اختیار نہ کرو کہ اس کی عادت میں فرق آجائے۔

(۱۲۷) نیز منقول است برائے میانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ مصدقے چہار صد تنکہ کہنہ آوزرہ بود پیش نظر بیاورد یک مہاجر ستد خود خرچ کرد [۲] ہیچ نہ گفتند گاہے ذکر آں مال نہ کردند۔بلکہ بعضے صدقہ خواران بندگی میاں ہمچناں کردہ بودند۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے لئے ایک مصدق چار سو قدیم تنکے (سکے) لایا تھا اس نے پیش نظر کئے ایک مہاجرؓ نے لے لئے اور خود خرچ بھی کرلئے آپؓ نے کچھ نہ فرمایا اور کبھی اس مال کا ذکر تک بھی آپؓ نے نہ فرمایا۔بلکہ بعض متبعین ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

[۱] روایت نمبر (۱۲۶) حضرت غازی میانصاحب اہل بسیط پورہ کے نسخہ میں چھوٹ گئی ہے۔ [۲] خود خرچ کرد بحکم قولہ تعالی او صد یقکم ہیچ نگفتند (ب۔ا)

(۱۲۸) نقلست اگر طالب سے بہ مہاجراںؓ سلام دیناداراں آوردے فرمودندے کہ شمابرائے چہ کار آنجارفتہ بودید کہ سلام اوآوردیدواگر چیزے مال بیاوردے قبول نہ کردندے فرمودندے کہ خودخواہد [۱] آورد۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ اگر کوئی طالب' مہاجرین رضی اللہ عنہم کے لئے کسی دنیادار کا سلام لے آتے تو فرماتے کہ تم وہاں گئے کیوں تھے اوران کا سلام لائے کیوں ہو۔ اگر کچھ مال وغیرہ لاتے تو قبول نہ کرتے تھے۔فرماتے کہ وہ خودلائے گا۔

(۱۲۹) نیز منقول است کہ یکبار دختر سلطان محمود بیگڑہ میراں سید محمودؓ را مکتوب [۲] فرستادہ بودویدندو بریں بسیار گریستند و فرمودند کہ ہنوز نام من درمکوب اہل دنیا است۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ ایک مرتبہ سلطان محمود بیگڑہ کی لڑکی نے حضرت سید محمود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط روانہ کیا تھا۔ دیکھکر آپ نے بہت زاری کی اور فرمایا کہ ابھی میرا نام اہل دنیا کے مکتوبہ میں (لیا جارہا ہے)

(۱۳۰) نیز نقل است کہ کسے پیش فتح خاں برفت وگفت کہ من از دائرہ میانسید محمودؓ آمدہ ام فتح خاں کسان خودرا گفت کہ بزنیدوخود ہم بدوید کہ تا بزند۔ چاکراں گفتند کہ فقیر است خان مذکور گفت فقیرانِ آں دائرہ مرا بجائے سگ نمی شمرند می خواہم کہ بعدازاں ہیچ کس نام پاکان دائرہ بہ دروغ نگوید فقیران آن دائرہ بدرمن ہرگز نیایند مرا یقین است من کرءت ومرءت مشرف شدہ ام وفقیران دائرہ رادیدہ ام۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ کوئی شخص فتح خاں کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ میں حضرت میاں سید محمود رضی اللہ عنہ کے دائرہ سے آیا ہوں فتح خاں نے اپنے ملازمین سے کہا کہ اس کو مارو اور خود بھی مارنے کے لئے دوڑا ملازمین نے کہا کہ یہ فقیر ہے فتح خاں نے کہا کہ اس دائرہ کے فقراء تو مجھے کتے کے برابر بھی شمار نہیں کرتے ہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ پھر کوئی شخص دائرہ کے پاک لوگوں کے نام اس طرح جھوٹ نہ کہنے پائے۔ اس دائرہ کے فقراء میرے در پر ہرگز آنے والے نہیں ہیں۔ مجھے یقین ہے میں نے بارہا حاضری کا شرف حاصل کیا ہے اوردائرہ کے فقراء (کے حالات بچشم خود) دیکھے ہیں۔

(۱۳۱) نیز منقول است کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کسانیکہ پیشن من برفتند گوے [۳] بردند و کسانیکہ ماندہ اند افتاد برسر بے چارگاں۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جولوگ میرے سامنے گزر گئے بازی جیت چکے جولوگ رہ گئے ہیں ان بے چاروں کے سر پر آپڑی ہے۔

(۱۳۲) نیز فرمودند کہ دردائرہ مہدی علیہ السلام ہر سہ گروہ ہستند چنانچہ در دائرہ مصطفیٰؐ علیہ السلام بودند مومن ومنافق وکافر و لیکن ایشانرا خدائتعالیٰ از دائرہ نمی راند (نہ میراند) اگر کسی را دوستی با خداد مصطفیٰؐ د بایاران دے وبا مہدی وبایارانِ دے بود شب وروز بصدق می خواہدومی گوید کہ دنیا وخلق [۴] دنیارا ترک کنم ودریں طلب ثابت وصادق باشد اور احکم منافق وکافر نباید کرداگر چہ بیرون دائرہ بغیر ترک دنیا میروزیرا کہ حضرت مہدی علیہ السلام ایں چنیں کساں رابشارت [۵] ایمان دادہ اندو

---

[۱] آوردہ اید (د۔ب) [۲] رقیمہ (غ۔ب) [۳] کاکردند (ا۔ا) (ب۔ا) کارخود کردند (د۔ب) [۴] دنیارا ترک کنم (غ۔ب) [۵] بشارت دادہ اند (د۔ب) (ا۔ا)

لیکن ایشاں غیر [۱] ترک باشند حجت نباید کرد۔ ایں بشارت مہدی علیہ السلام عطائے باری تعالیٰ است [۲] وفرمودند کہ کردار می باید ولیکن نظر بر کردار نشاید [۳] ایں کلمات فرمودند: بیت

گر بامنی ودر یمنی پیشِ منی ور بے منی پیشِ منی در یمنی

ترجمہ:۔ نیز فرمایا کہ مہدی علیہ السلام کے دائرے میں تینوں قسم کی جماعتیں ہیں جیسا کہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائرے میں تھیں۔ ۱۔ مومن۔ ۲۔ منافق۔ ۳۔ کافر۔ لیکن خدائتعالیٰ ان کو دائرے میں موت نہیں دیتا ہے (یعنی مرنے سے پہلے نکل جائیگا) اگر کسی کو خدائتعالیٰ اور محمد مصطفیٰؐ اور آپ کے صحابہؓ اور مہدیؑ اور ان کے صحابہؓ سے محبت ہو۔ دن رات صدق دل سے چاہتا ہو اور کہتا ہو کہ دنیا وخلق کو چھوڑ دوں گا۔ اور وہ اس طلبِ دین میں ثابت قدم اور صادق رہیگا تو اس کے لئے منافق یا کافر کا حکم نہ لگانا چاہیئے۔ اگر چہ کہ وہ دائرے کے باہر بغیر ترک دنیا ہی مرگیا ہو۔ کیونکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایسے لوگوں کی نسبت بھی ایمان کی بشارت دی ہے۔ لیکن اگر یہ بے ترک ہوں تو حجت نہ کرنا چاہیئے۔ یہ بشارت جو حضرت مہدی علیہ السلام نے دی ہے عطاے باری تعالیٰ ہے۔ اور فرمایا کہ ''کردار'' چاہیئے لیکن کردار پر نظر نہ کرنی چاہیئے اور یہ کلمات بھی آپ نے فرمائے ہیں:۔

اگر میری اتباع میں ہو اور یمن میں رہتے ہو تو سمجھو کہ میرے سامنے ہیں۔ اگر میری اتباع میں نہو اور میرے سامنے بھی رہتے ہو تو سمجھو کہ یمن میں ہیں۔

(۱۳۳) نقل است اگر کسے از حضرت میراں علیہ السلام بطریق تبرک جامہ یا کفش طلبیدے فرمودے اگر پوست بندہ بہ پوشید نجات نیابید تا آنکہ عمل نہ کنید آنچہ بندہ می گوید۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ اگر کوئی شخص حضرت مہدی علیہ السلام سے بطور تبرک کپڑا یا نعلین مبارک طلب کرتا تو فرماتے کہ بندہ کا پوست بھی پہن لوگے تو نجات نہ پاسکوگے مگر اس وقت جب کہ بندہ جو کہتا ہے اس پر عمل کریں

(۱۳۴) باز فرمودند کہ روز قیامت خداے تعالیٰ از نسب [۴] نخواہد پرسید کہ ایں پسر کسیت از عملہ با اخلاص خواہد پرسید [۵]۔

ترجمہ:۔ پھر فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نسب کے بارے میں نہیں پوچھیگا کہ یہ کس کا لڑکا ہے بلکہ پر خلوص عمل کے بارے میں سوال فرمائیگا۔

(۱۳۵) نیز منقول است کہ یکے معلمے از جہت فتح خاں چند [۶] تنکہ آورد قبول کردند باز بعد از یکماہ ہمیں مقدار آورد قبول کردندو [۷] باز یک ماہ ہمیں مقدار بیاورد قبول نہ کردند وفرمودند کہ مگر فتح خاں مارا تعین کردہ است حضرت میراں علیہ السلام تعین را لعین فرمودند [۸]۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ ایک معلم فتح خاں کی جانب سے چند تنکے لایا تھا آپؑ نے قبول فرمالئے ایک ماہ بعد اتنی ہی مقدار

[۱] ایشاں اندک باشند (د۔ب)(ا۔ا) [۲] اس کے بعد کا مضمون اور اس کے بعد کی دو روایتیں نمبر (۱۳۳) و (۱۳۴) حضرت غازی میانصاحب اہل بسیط پورہ کے نسخہ میں چھوٹ گئی ہیں۔
[۳] نباید (ب۔ا) [۴] نسبت (ا۔ج)(غ۔ب)(ا۔ا)(د۔ب) [۵] خواہد پرسید قولہ تعالی فلا نساب بینھم یومئیذ و لا یتساء لون (ب۔ا)
[۶] یک متعلے مقدار آور (غ۔ب) [۷] باز آورد (د۔ب)(ا۔ا) [۸] ''فرمودند'' قولہؑ من اکل التعین فھو لعین

لایا آپؐ نے قبول فرمالیا۔ اور ایک ماہ بعد اتنے ہی تنکے لایا تو آپؐ نے قبول نہ کیا فرمایا کہ فتح خاں نے تو ہمارے لئے (ماہانہ) مقرر کردیا ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے تعین کو لعین فرمایا ہے۔

(۱۳۶) نیز منقول است چونکہ بی بی الہدادتی رضی اللہ عنہا متوفی شدند از جامہ دائی ایشاں تنکہ زر بیرون آمد حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند گرم کردہ بر پیشانی ایشاں داغ وہید پیغمبر ہمچناں کردہ اند چونکہ ایں خبر پراگندہ شد میاں سلام اللہؓ [۱] کہ استعداد قبری کردند شنیدہ بشتاب آمدند و سوگند خوردند کہ ازاں بی بی ایں زر نیست بلکہ از آن بی بی فاطمہؓ ست فرمودند ہر کسے را کہ ایں باشد بدو تسلیم کنید [۲] باز حضرت امیرؑ فرمودند بی بی را بجز خدائے تعالیٰ ہیچ نیست دانستہ ام کہ بی بی متوکل بودند دعوئے توکل ہم داشتند و بی بی از بیبیاں بی بی اند و طالب ذاتِ وحدت بودند ہر کہ از جامۂ بی بی تسہد خرچ کرد تو افتہ شد و ہر کہ آب از جرہ بی بی نشید نواختہ شد و ہر کہ از پسخوردہ بی بی آوند پاک کرد نوختہ شد و بی بی مذکورہ مقدار دوازدہ سال باشد کہ بغیر دیدار خدا سجدہ نکردند۔ بی بی مذکور را ازاں حصہ کافی [۳] است۔ وشکم بی بی برگزیدہ گشت۔

ترجمہ:۔ روایت ہے جب کہ بی بی الہدادی رضی اللہ عنہا وفات پائیں تو ان کی دامنی سے سونے کا ایک تنکہ نکلا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ گرم کرکے ان کی پیشانی پر داغ دو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔ جب یہ خبر مشہور ہوئی تو میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ جو کہ قبر کی تیاری کررہے تھے سُن کر جلد آگئے اور قسمیہ کہنے لگے کہ یہ تنکہ بی بیؓ کا نہیں ہے بلکہ بی بی فاطمہؓ کا ہے فرمایا کہ جس کسی کا ہو اس کے حوالہ کردو۔ اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بی بیؓ کو صرف خدائتعالیٰ ہی سے کام رہا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ بی بیؓ متوکل تھیں اور توکل کا دعویٰ رکھتی تھیں۔ بیبیوں میں یہ بی بی ممتاز تھیں۔ ذات وحدت کی طالب تھیں جس نے بی بیؓ کے جامہ سے کچھ حصہ صرف کیا نوازا گیا۔ جس نے بی بیؓ کے جامہ سے کچھ حصہ صرف کیا نوازا گیا۔ جس نے بی بیؓ کے برتن کا جمع شدہ پانی پیا نوازا گیا۔ جس نے بی بی کے پسخوردہ سے برتن پاک کیا نوازا گیا۔ بارہ سال سے بی بی نے بغیر دیدار خدا سجدہ نہیں کیا ہے۔ بی بی کیلئے اس دیدار سے حصہ کافی ہے اور بی بی کا شکم برگزیدہ ہوگیا ہے۔

(۱۳۷) نقل است کہ میراں سید محمود رضی اللہ عنہ را ازار پارہ پارہ شد بود میاں بابنؓ را عہدہ سویت بود و عشر ہم تسلیم ایشاں بود روزے ازار نو ساختہ پیش میراں سید محمودؓ آوردند پرسیدند از کجا بیاوردید گفتند میرانجی از میانِ عشر چند درم ماندہ بود از دساختیم بسیار خشمناک شدند و فرمودند ایں پوشیدن روا نیست حق مضطران است [۴] نباید پوشید میاں بابن گفتند کہ گاہ گاہ حضرت میراں علیہ السلام برخویشتن از میان عشر چیزے تصف نمودہ ند چشم پر آب کردہ گفتند کہ مہدی موعود بود ہر چہ کرد بفرمان رب العزت کرد مارا بفعل حضرت صاحب تحقیق ہم مقابلہ ناجائز است۔ بروید و بزودی فروختہ نقد آں میان عشر جمع کردہ

---

[۱] کہ دنبال استادہ بودند (ا۔ج) (غ۔ب) (ب۔ا) (ا۔ا) [۲] ''وتسلیم او کنید'' کے بعد کی عبارات ان نسخوں میں نہیں ہے (د۔ب) (ا۔ا) (ب۔ا) [۳] ازاں حصہ سیومی است (غ۔ب) [ـہ] نسخہ (غ۔ب) اور (ا۔ج) میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔ دوسرے نخوں میں یہ مضمون نہونے کی وجہ تصحیح نہ ہوسکی۔ قیاس ہیکہ یہ جملہ دراصل ''قسمتے خرچ کرد'' ہوگا اسی لئے ہم نے مجبوراً ترجمہ یہی کیا ہے۔ [۴] ''حق مفطراں است'' کے بعد نہ موشیدند کا اضافہ نسخہ (ب۔ا) میں ہے اس کے بعد کی عبارت ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (ب۔ا) (د۔ب) (ا۔ا)

بدارید۔ ناچار میاں بابن اورا فرد ختند وزرا او میان عشر مجتمع نمودند۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت سید محمود رضی اللہ عنہ کا پائجامہ بہت پھٹ گیا تھا۔ میاں بابنؒ جنکو سویت کا عہدہ دیا گیا تھا۔ اور عشر کی سویت بھی انھیں کے تفویض تھی۔ ایک روز انھوں نے نیا پائجامہ تیار کر کے حضرت سید محمود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا آپؓ نے فرمایا کہاں سے لائے ہو۔ عرض کیا کہ میرا نجی عشر سے چند درہم بچ رہ گئے تھے اس سے بنوالیا ہوں۔ آپؓ بہت غصہ ہوے اور فرمانے لگے یہ پہننا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ تو مضطروں کا حق ہے۔ غیر مضطر کو نہ پہننا چاہئیے میاں بابنؒ نے عرض کیا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے لئے کبھی کبھی عشر سے تصرف فرمایا ہے آپکی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمانے لگے کہ وہ مہدی موعودؑ تھے وہ جو کرتے رب العزت کے حکم سے کرتے تھے۔ اس ذاتِ صاحب تحقیق کی برابری کرنا ہمارے لئے روا نہیں۔ جاؤ جلد اس کو فروخت کر کے اسکی قیمت عشر میں جمع کر دو۔ آخر میاں بابنؒ نے اس پائجامہ کو فروخت کر دیا اور اسکی قیمت عشر میں جمع کر دی۔

(۱۳۸) منقول است کہ بی بی کدبانوؓ میاں دلاور رضی اللہ عنہ را فرمودند میرانسید محمودؓ را بگوئید کہ چند سویت مارا زیادہ کنید از جہت خرچ مہماناں۔ میاں دلاورؓ عرض کردند میرانسید محمودؓ چشمہا پُر آب کردہ فرمودند کہ میاں دلاورؓ شما از خودنمی گوئید از گویا یندۂ کسے می گوئید بی بی کدبانوؓ پیش بندہ از نصیب دنیاوی چیزے می طلبید نداین بندہ را حضرت میراں علیہ السلام وہ سویت کہ دادہ اند ہمیں بس است۔ بعد ازاں چند فرزند تولد شدند و چند کنیزک ہم شدند اما میراں سید محمودؓ از دہ سویت زیادہ نہ گرفتند۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ بی بی کدبانو رضی اللہ عنہا نے حضرت میاں دلاور رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میرانسید محمود رضی اللہ عنہ سے (بطور خود) کہو کہ ہمارے لئے مہمانوں کے اخراجات کی غرض سے سویت کے چند حصے زیادہ کیجئے۔ میاں دلاور رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اور فرمایا کہ میاں دلاورؓ یہ آپؓ خود نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ کسی نے کہلایا ہے بی بی کدبانوؓ بندہ سے اسباب دنیا کا کچھ حصہ طلب کر رہی ہیں اس بندہ کے لئے حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے سویت کے دس حصے جو مقرر فرمائے ہیں یہی کافی ہیں اس کے بعد چند فرزند بھی تولد ہوئے اور چند کنیزیں بھی آپؓ کے پاس ہوگئی تھیں اس کے باوجود حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے سویت کے دس حصوں میں سے کچھ زیادہ نہ لیا۔

(۱۳۹) منقول است از اکابرانِ مہاجرانؓ کہ حضرت میراں علیہ السلام سویت بہ حضور خودمی کنانیدند روزے ملک شرف الدینؓ [۱] قسمت کنندہ روی بالا کردہ یکے را پرسید کہ شمارا چند قسمت است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند سر بالا [۲] کردہ میر سید کہ مبادا بعد رو دیدن رعایت کسے کردہ شود بلکہ باید سر فرد کردہ بہ پرسید کہ شمارا چند قسمت است تا رعایت کردہ نشود۔

ترجمہ:۔ اکابر مہاجرین رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام اپنی حضوری میں سویت دلایا کرتے تھے ایک روز ملک شرف الدین رضی اللہ عنہ جو قاسمِ سویت تھے انھوں نے سر اٹھا کر کسی سے پوچھا کہ آپ کے کتنے حصے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سر اٹھا کر نہ پوچھو ایسا نہو کہ کسی کی صورت دیکھنے کے بعد اس کی رعایت عمل میں

[۱] ''ملک شرف الدین'' ان نسخوں میں نہیں ہے (ا-ج)(غ-ب)(ا-ا)(د-ب) [۲] سر بالا مکنید کہ بعدہ روی شما بر رعایت می شود و سر فرد کردہ میپر سید الخ (د-ب)

آجائے اس لئے نظریں نیچی رکھکر پوچھنا چاہیئے تاکہ کسی کی رعایت عمل میں نہ آسکے۔

(۱۴۰) منقول است کہ بعضے وقت بندگی میراں علیہ السلام عشر ہم مضطراں راقسمت کنانیدہ دہانیدہ اند پرسیدند کہ چیزے ہست؟ جواب دادند کہ چیزے نماندہ است بعدہ برخواستند دبندگیمیاں نعمتؓ ہم بعضے اوقات ہمچنیں [۱] کردہ اند۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ بعض وقت حضرت مہدی علیہ السلام نے مضطروں وغیرہ پر عشر خود تقسیم فرمایا ہے (تقسیم کے بعد) آپؑ نے دریافت فرمایا کہ کچھ باقی رہ گیا ہے؟ حاضرین نے جواب دیا کہ کچھ باقی نہیں رہا ہے اس وقت آپؑ نے وہاں سے برخواست کی اور حضرت بندگیمیاں نعمت رضی اللہ عنہ نے بھی بعض اوقات ایسا ہی کیا ہے۔

(۱۴۱) منقول است حق تعالیٰ حضرت میراں علیہ السلام را انگور رسانیدہ بود یکے خوشہ میاں حیدر مہاجر رضی اللہ عنہ بدست میاں سید حمیدؓ بدادند حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ حق فقیراں چرا دادی داوگفت میرانجی بہ بخشید [۲] فرمودند کہ پیش ہمہ فقیراں بہ بخشانید [۳]۔ می گویند یک دانہ کہ میانسید حمیدؓ دردہن کردہ بودند حضرت میراں علیہ السلام بہ انگشت مبارخویش از دہن ایشاں بیرون کردند۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس اللہ تعالیٰ نے انگور بھجوائے تھے حضرت میاں حیدر مہاجر رضی اللہ عنہ نے ایک خوشہ حضرت میاں سید حمیدؓ (کمسن بچہ) کے ہاتھ میں دیدیا حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ فقیروں کا حق ہے تم نے کیوں دیا انھوں نے عرض کیا میرانجی معاف فرمادیجئے فرمایا کہ تمام فقراء سے معافی چاہو۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دانہ جو میانسید حمیدؓ نے منہ میں ڈال لیا تھا حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی انگشت مبارک سے ان کے منہ سے نکال دیا۔

(۱۴۲) منقول است کہ دردائرہ بندگیمیاں رضی اللہ عنہ عہدہ سویت ملک الہداد رضی اللہ عنہ را بود دری خدائتعالیٰ گندم رسانید۔ میاں نظام فرمودند ملک الہدادؓ شما یک سویت زیادہ بگیرید ملک گفتند بندہ حق فقیراں چوں بگیرد۔ میاں نظامؓ فرمودند بندہ را میرسد بندہ می دہد۔ ملکؓ گفتند کہ حق فقیران است چند [۴] بار ایں سخن تکرار شد ملکؓ زیادہ نگرفتند۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ بندگیمیاں نظام رضی اللہ عنہ کے دائرہ میں سویت کی خدمت حضرت ملک الہداد رضی اللہ عنہ کے سپرد تھی ایک روز اللہ تعالیٰ نے گیہوں بھجوائے تھے میاں نظامؓ نے فرمایا کہ ملک الہدادؓ آپ ایک سویت زیادلے لیں ملکؓ نے کہا بندہ فقیروں کا حق کیسے لیگا۔ میاں نظامؓ نے فرمایا بندہ کو یہ اختیار ہے اور بندہ دے رہا ہے۔ ملکؓ نے کہا کہ فقیروں کا حق ہے چند بار باہم یہی گفتگو ہوتی رہی آخر ملکؓ نے زائد سویت نہ لی۔

(۱۴۳) نیز منقول است کہ دردائرہ میاں نظامؓ یکہزارتنکہ ازغیب رسید ملک الہدادؓ قسمت می کردند میاں نظامؓ چند بار فرمودند کہ یک سویت شما زیادہ بگیرید مرا می رسد کہ کسے را زیادہ کنم دکسے را نقصان کنم باز ملکؓ ہماں گفتند کہ حق فقیران است وبعدازدہ [۵] سال ازیں دائرہ دردائرہ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ رفتند۔

---

[۱] روایت نمبر (۱۴۱) کو روایت نمبر (۱۴۲) کے بعد ان نسخوں میں نقل کیا گیا ہے (غ۔ب) (ب۔ا) [۲] حل کنید (د۔ب) (ا۔ا) فل کنید (ب۔ا) [۳] بہ بخشانید کے بعد کی عبارت اس نسخہ میں نہیں ہے (غ۔ب) فل کنایند (د۔ب) فل کنانید حضرت میراںؑ بدست میاں حمیدؓ واپس کنانیند دخوردن ندادند (ب۔ا) [۴] چند بار در باراں تکرار شد (ا۔ج) (ا۔ا) (غ۔ب) [۵] بعد از چندروز (د۔ب) (ا۔ا) (ب۔ا)

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ میاں نظام رضی اللہ عنہ کے دائرہ میں غیب سے ایک ہزار تنکے آ گئے ملک الہداد رضی اللہ عنہ تقسیم کر رہے تھے ۔ میاں نظامؒ نے چند بار توجہ دلائی کہ آپ ایک حصہ زائد لے لیں مجھے اختیار ہے جس کو چاہوں (حسب ضرورت) زیادہ دوں جس کو چاہوں (حسب ضرورت) کم دوں پھر بھی ملک الہداد رضی اللہ عنہ یہی کہتے رہے کہ فقیروں کا حق ہے اور دس سال گزارنے کے بعد آپؒ اس دائرہ سے میاں سید خوندمیرؓ کے دائرہ میں چلے گئے۔

(۱۴۴) نقلست کہ برادران دائرہ میاں نعمت رضی اللہ عنہ میاں نعمتؓ را گفتند ہمہ پیروی [۱] حضرت میراں علیہ السلام درمیان خوندکار تمام ہست مگر یک پیروی ماندہ آنرا چرانمی کنید کہ حضرت میراں علیہ السلام بی بی ملکانؓ راسہ سویت دادہ اند شمادر خانہ خود چرانمی وہید میاں نعمتؓ فرمودند ہمہ یاراں اتفاق کردہ بی بی را دہانیدہ انداز جہت آں کہ مہماناں بسیار می آمدند۔ برادراں گفتند کہ ماہمہ راضی ہستیم پیروی حضرت میراں علیہ السلام بکنید بندگیمیاں نعمتؓ فرمودند حضرت میراں علیہ السلام مرشد بودند ما طالب ہستیم حضرت میراں علیہ السلام بندہ را یک سویت دہانیدہ بودند ہمیں یکے بسند است بعدہ ہمہ یاراں اتفاق کردہ سے سویت دادہ بودند یک روز بگذشت دوم روزے [۲] برادراں را فاقہ شد آں سویت کہ برادراں رادہ بودند ہمہ پیش برادراں آوردہ سویت کنانیدند۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت میاں نعمت رضی اللہ عنہ کے برادران دائرہ نے ایک دفعہ حضرت میاں نعمتؓ سے کہا کہ خوندکار میں حضرت مہدی علیہ السلام کی پوری پیروی ہے۔صرف ایک امر کی اتباع جو باقی رہ گئی ہے آپ کیوں نہیں کرتے؟ وہ یہ کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے بی بی ملکانؓ کو سویت کے تین حصے دیئے ہیں۔آپ بھی اپنے گھر میں کیوں نہیں دیتے میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمام صحابہؓ کے متفق ہونے پر حضرتؑ نے بی بیؓ کو تین حصے دیئے تھے وہ بھی بہت سارے مہمانوں کے اخراجات کے لحاظ سے۔ برادران دائرہ نے عرض کیا کہ ہم بھی سب کے سب متفق ہیں آپؓ حضرت مہدی علیہ السلام کی پیروی کیجئے۔ بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت میراں علیہ السلام مرشد تھے ہم طالب ہیں۔حضرت مہدی علیہ السلام نے بندہ کو سویت کا ایک حصہ عطا فرمایا تھا وہی ایک حصہ کافی ہے بعد میں ایک روز تمام برادران دائرہ نے باہم اتفاق کر کے (حضرتؓ کے گھر میں) تین حصے دیئے تھے ایک دن گزرا دوسرے ہی دن برادران دائرہ میں فاقہ پڑا۔ جو سویت کہ برادران دائرہ نے (حضرتؓ کے گھر میں) دی تھی وہ سب برادران دائرہ کے سامنے لا کر تقسیم کر دی۔

(۱۴۵) منقول است معتاد حضرت میراں سید محمودؓ چنیں بود کہ وقتی دردن دائرہ اضطرار شدے وخبر شنیدے اگر دراں وقت طعام می خوردے دست باز کشیدے وطعام نہ خوردے وفرمودے کہ چگونہ بخورم کہ یاراں گرسنہ اند بعدہٗ بی بی کد بانوؓ چیزے گذرانیدے انگہ بخوردے۔

[۱] پس روی (ب۔ا) [۲] دادہ بودندے روزے برادراں راالخ (د۔ب)(ا۔ا)(ا۔ج)

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ جب کبھی دائرہ میں اضطرار کی کیفیت پیدا ہوجاتی اور آپ کو اطلاع ہوجاتی تو اگر چہ آپ تعام تناول فرمارہے ہوں ہاتھ کھینچ لیتے اور کھانا تناول نہ فرماتے تھے اور فرماتے کہ رفقا بھوکے ہیں کس طرح کھاوں حضرتؓ بی بی کد بانو رضی اللہ عنہا فوراً کچھ گذران دیتیں اس وقت حضرت تناول فرماتے۔

(۱۴۶) نقل است کہ بعضے وقت بندگی میاں سومارؓ بر در میراں سید محمودؓ آمدہ آواز دادے آنحضرتؓ دائی رتنی را فرستادہ پرسیدے کہ چہ میگویند میاں سومارؓ گفتے کہ در دائرہ بعضے کسار را فاقہ شدہ است واگر دراں وقت میراں سید محمودؓ طعام میخوردے دائی خبر نکروندے بعدہ میراں سید محمودؓ بآواز بلندی پرسیدے کہ میاں سومارؓ چہ میگویند دائی چیزے نگفتے میاں سومارؓ گفتے ہیچ نیست می بینم کہ میراںؓ چہ می کنند بعد ازاں تاکید کردہ پرسیدے کہ راست بگوئید برائے چہ کار آمدہ بودید بعد ازاں میاں سومارؓ گفتے کہ برادران دائرہ گرسنہ اند بعدہ میراں سید محمودؓ چشم پر آب کردہ فرمودے کہ طعام بردارید ایں بندہ خاک بخورد برادرانِ دائرہ گرسنہ اند و بندہ بخورد بعد ازاں بی بیؓ چیزے گزرانیدے انگہ میراںؓ طعام خوردے۔ و ازاں چیزے غلہ آوردہ ندا کردندے کہ ہر کہ مضطر باشد بگیرد و مضطر نہ باشد نگیرد و غیر مضطراں نگرفتندے گفتے کہ ما امروز خوردہ ایم پرسیدندے کہ از کجا خوردید جواب دادندے کہ قرض کردہ خوردہ[1] ایم حکم کردے کہ قرض کردہ نباید خورد بر بغتۃً باید ماند کہ شرط توکل مطلق بر بغتۃً است۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ ایک وقت حضرت بندگیمیاں سومارؓ نے حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر آکر آواز دی دائی رتنی کو بھیج کر حضرتؓ نے پوچھوایا کہ کیا کہتے ہو میاں سومارؓ نے کہا کہ دائرہ میں بعض لوگوں پر فاقہ پڑا ہے اس وقت تناول فرمارہے تھے دائی رتنی نے یہ اطلاع نہ دی (باہر ہی ٹھہری رہیں) حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے خود دریافت فرمایا کہ میاں سومارؓ کیا کہتے ہو دائی ادھر ساکت ہوگئیں اور میاں سومارؓ نے کہد یا کہ کچھ عرض کرنا نہیں ہے میں دیکھنے آیا کہ حضرتؓ کیا کررہے ہیں اس پر بھی آپ نے تاکیداً فرمایا کہ سچ کہو کس لئے آئے ہو اس وقت میاں سومارؓ نے کہا بعض

برادران دائرہ فاقہ میں ہے حضرت میرانسید محمود رضی اللہ عنہ نے آنکھوں میں آنسو لاکر فرمایا کہ کھانا اٹھالو بندہ کیا خاک کھائیگا جبکہ برادرانِ دائرہ فاقہ میں ہوں اس کے بعد بی بیؓ نے کوئی چیز پیش کردی اس وقت میراں رضی اللہ عنہ نے تناول فرمایا اور اس چیز سے غلہ منگوا کر ندا کیگئی کہ جو مضطر ہوں لے لیں جو نہ ہوں نہ لیں جن پر اضطرار کی کیفیت نہ تھی انھوں نے نہ لیا اور کہد یا کہ ہم نے آج کھالیا ہے۔ پوچھا گیا کہ کہاں سے کھائے ہو جواب دیا کہ ہم نے قرض کرکے کھایا ہے۔ حکم دیا کہ قرض کرکے نہ کھانا چاہئیے۔ دفعتہً (بے شان وگمان اچانک جو پہنچ جائے اسی پر) رہنا چاہئیے کیونکہ توکل کی شرط مطلق بغتۃً پر ہے۔

(۱۴۷) نقلست کہ بندگیمیاں الہداد شاعر رضی اللہ عنہ روزے پیش حضرت میراں علیہ السلام چیزے مبلغ آوردند حضرت

---

[1] ''خوردہ ایم'' کے بعد کی عبارت ان نسخوں میں نہیں ہے (ا۔ا) (د۔ب) (ب۔ا) ۔ روایت مذکور میں ''دادے'' ''پرسیدے'' گفتے ''فرمودے'' وغیرہ صیغے ایسے استعمال ہوئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عموماً ایسا ہوا کرتا تھا۔ حالانکہ وہ ایک وقت کا واقعہ ہے جس کی تصدیق دوسری معتبر کتابوں سے ہوتی ہے۔ اس لئے ہم نے ترجمہ میں ''داد'' ''پرسید'' ''گفت'' ''فرمود'' وغیرہ کو ملحوظ رکھا ہے۔

میراں علیہ السلام فرمودند ایں مبلغ پیش خود بدارید میاں الہدادؓ و امانت بداشتند بعدہ حضرت میراں علیہ السلام بعد از مدتے آں مال طلبید ند میاں الہداد فی الحال تسلیم کردندے حضرت میراں علیہ السلام سویت کنانیدند با ایں [1] ہم میاں الہدادؓ گفتند کہ من در فقیراں مردار خوار ہستیم۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت بندگی میاں الہداد شاعر رضی اللہ عنہ نے ایک دن کچھ رقم حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کی حضرت نے فرمایا کہ یہ رقم اپنے پاس رکھو میاں الہدادؓ نے اسکو امانتاً رکھا کچھ عرصہ بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے اس رقم کو طلب فرمایا میاں الہدادؓ نے اسی وقت حاضر کردی اور حضرت مہدی علیہ السلام نے سویت کرادی اس کے باجود میاں الہدادؓ نے کہا کہ میں فقراء کی جماعت میں مردار خوار ہوں۔

(۱۴۸) نقلست کہ شیخ صدرالدین [2] سندھیؒ نیم شب دست درون حجرہ فراز کردہ نانہا باشارت میدادے کہ کسے نہ دانستے کہ کدام کس مید ہد بعد از دو شب طالبان خدا پیش حضرت میراں علیہ السلام فریاد و زاری کردند کہ میرانجی رہزنی می شود فرمودند کہ چہ می شود عرض کردند دو شب شدہ است کہ کسے دست خود را درون حجرہ فرازی کند و نانہا مید ہد لیکن معلوم نمی شود کہ کدام کس است بعدہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ طالبان خدائے را ایذا مدہید۔ تا خاطر بر غیر خدا نہ رود۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ شیخ صدرالدین سندھی رضی اللہ عنہ آدھی رات کو حجرہ میں ہاتھ بڑھا کر روٹیاں رکھدیتے تھے کہ کسی کو خبر تک نہ ہوتی تھی کہ کس نے دیا ہے یہ واقعہ دو رات پیش آیا طالبان خدا نے حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں بحالت زاری فریاد کی کہ میرانجی رہزنی ہو رہی ہے حضرت نے دریافت فرمایا کیا ہو رہا؟ عرض کرنے لگے کہ دو راتوں سے یہ واقعہ پیش آرہا ہے کہ کوئی شخص حجرہ میں اپنا ہاتھ دراز کر کے روٹیاں رکھدیتا ہے معلوم نہیں ہوسکتا کہ کون شخص ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ طالبانِ خدا کو ایذا مت دو! تا کہ دل غیر اللہ کی طرف مائل نہونے پائے۔

(۱۴۹) نقل است کہ حضرت میراں علیہ السلام را کسے مال آورد و گفت چند تنکہ برائے سید حمید [3] و چند تنکہ برائے بی بی ملکانؓ و چند تنکہ برائے بی بی بون جیؓ و چند تنکہ برائے بی بی ہدنجیؓ [4] و چند تنکہ برائے بیبیانِ سید احمد و برائے بی بی ہدیۃؓ [5] و چند تنکہ برائے فقیراں۔ میراں علیہ السلام در خشم شدہ فرمودند کہ اگر برائے خدا آوردے بیا در الّا ہمہ را ہبر۔ بعدۂ آرندہ گفت ایں ہمہ برائے خدائے تعالیٰ آوردہ ام ہر چہ رضا باشد بکنید بعدہ قبول کردند و جملہ سویت کنانیدند۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں کوئی شخص کچھ تنکے لایا اور کہنے لگا کہ چند تنکے (سکے) سید حمیدؓ کیلئے اور چند تنکے بی بی ملکانؓ کے لئے اور چند تنکے بی بی بون جیؓ کے لئے اور چند تنکے بی بی ہدنجیؓ کے لئے اور چند تنکے سید احمد کی بیبیوں کے لئے اور بی بی ہدیۃ اللہؓ کے لئے اور چند تنکے فقرائے دائرہ کے لئے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے جلال بھرے لہجہ میں فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ کے لئے لائے ہو تو لاؤ ورنہ یہ سب لے جاؤ۔ اس وقت رقم لانے والے نے عرض کیا کہ یہ سب خدا تعالیٰ کے لئے لایا ہوں آپؑ کی مرضی کے مطابق صرف کیجئے اس کے بعد آپؑ نے قبول فرمایا اور

[1] با ایں ہمہ (ا۔ا) [2] شیخ بدرالدین سندھی (ا۔ج)(غ۔ب) [3] برائے خوندکار (ا۔ج)(غ۔ب) [4] برائے بی بی فاطمہؓ (ا۔ج) برائے بی بی ہدنجیؓ و چند تنکہ برائے فقیراں (د۔ب)(ا۔ا) برائے بی بی ہدیہۃؓ (ب۔ا) [5] بی بی ہدیہ (ب۔ا) ہداللہ (غ۔ب)(ا۔ج)

پوری رقم سویت کروادی۔

(۱۵۰) نیز نقل است کہ در جالور پیش بندگیمیاں نعمتؒ کسے چیزے زر آورد و نام یک یک زن علیحدہ کردہ گفت کہ فلاں را ایں مقدار و فلاں را ایں مقدار بعدہ میاں شاہ نعمتؒ نقل حضرت میراں علیہ السلام فرمودند آں را قبول نکردند بعدہ آرندہ مال گفت کہ برائے خدا آوردہ ام بعدہ قبول کردند ہمہ یکجا کردہ سویت کردند۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ جالور میں حضرت بندگی میاں نعمتؒ کی خدمت میں کوئی شخص کچھ زر لے آیا اور ایک ایک بی بی کا نام علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ فلاں کو اتنا فلاں کو اتنا اس وقت حضرت میاں شاہ نعمت رضی اللہ عنہ نے حضرت مہدی علیہ السلام کا (مذکور الصدر) فرمان سنایا اور اس زر کو قبول کرنے سے انکار کردیا لانے والے نے عرض کیا کہ خدا تعالیٰ کے لئے لایا ہوں حضرت نے سب زر اکٹھا کر کے سویت فرمادی۔

(۱۵۱) نیز [ا] نقل است ملک حسین بھٹی [۲] چندمن برتی [۳] فرستادند بدیں طریق ہر کہ مہاجراں باشند دو من برتی بستانند۔ و آنچہ باقی ماند فقیراں بستانند بندگی میاں دلاورؒ فرمودند ما را نباید کہ قبول کنم۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ ملک حسین بھٹی نے چند من برتی خدمت میں روانہ کیا مگر اس طرح کہ جو مہاجرین ہوں دو من برتی لے لیں اور جو بچ رہے باقی فقرا لیں حضرت بندگیمیاں دلاورؒ نے فرمایا کہ یہ قبول کرنا ہمارے لئے روا نہیں ہے۔

(۱۵۲) نیز نقل است ملک حسین بھٹی [۴] میانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ را سہ [۵] صدمن جواری برات بدیہے کردہ فرستادو گویانید کہ یک آدمی بفرسید تا بیارد۔ قبول نہ کردند و فرمودند کہ بندگان خدا از جہت غلہ گرفتن دیہ بدیہ نروند ہر چہ [۶] بجاے نشستہ بے واسطہ برسد بگیرند۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ ملک حسین بھٹی نے حضرت میانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے لئے تین سو من جواری دینے کے لئے قصبہ والوں کے نام چٹھی لکھ کر حضرت کی خدمت میں روانہ کیا اور کہلایا کہ کسی ایک آدمی کو بھجوادیا جائے تا کہ وہ (دائرہ میں) لالے۔ حضرت نے قبول نہ فرمایا اور کہدیا کہ بندگان خدا غلہ حاصل کرنے کے لئے قریہ قریہ نہیں پھرتے۔ اپنی جگہ بیٹھے ہوے جو کچھ بیواسطہ پہنچ جاتا ہے وہی قبول کرتے ہیں۔

(۱۵۳) نقل است [۷] روزے بندگیمیاں سید خوندمیرؒ یکے را در شہر فرستادہ بودند با گردوں برائے کار ملک فخر الدین برہماں گردوں چیزے غلہ و روغن فرستاد بندگیمیاں سید خوندمیرؒ بسیار [۸] در غضب شدند و واپس فرسادند و فرمودند کہ بدست کسان ما فرستادید آں [۹] را نباید گرفت۔ بعدہ ملک مذکور غلہ و روغن بدستِ کسانِ خود با عذر خواہی بسیار فرستادِ قبول کردند۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ ایک روز حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے ایک صاحب کو بنڈی کے ساتھ کسی کام

[ا] روایت نمبر (۱۵۱) اس نسخہ میں چھوٹ گئی ہے (غ۔ب) [۲] ملک حسین پٹنی (ا۔ج) (غ۔ب) [۳] چندمن رانی (د۔ب) [۴] ملک حسین پٹنی (ا۔ج) (غ۔ب)
[۵] دوصدمن (د۔ب) (ا۔ا) [۶] ہر چہ نشستہ است بے واسطہ برسد گبیرند (د۔ب) ــ برٹی ایک غلہ ہے جس کا رنگ باجری کے مانند ہوتا ہے لیکن اس پر موٹا پوست ہوتا ہے اور یہ تمام غلوں میں سستا ہے (تاریخ سلیمانی [۲] جلد گلشن [۶] چمن [۳]) [۷] روایت نمبر (۱۵۳) کو روایت نمبر (۱۵۴) کے بعد اس نسخہ میں نقل کیا گیا ہے (غ۔ب)
[۸] درعقب شدہ (د۔ب) [۹] مارا (د۔ب) (ا۔ا)

سے شہر میں روانہ فرمایا تھا ملک فخر الدین نے اسی گاڑی پر واپسی میں کچھ غلہ اور تیل بھیج دیا۔ حضرت بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے بہت ہی ناراضی ظاہر فرمائی اور واپس فرمادیا اور فرمایا کہ ہمارے دائرے کے لوگوں کے ذریعہ جو روانہ کیا جاتا ہے اس کو قبول نہ کرنا چاہیئے اس کے بعد ملک مذکور نے اپنے آدمیوں کے ذریعہ غلہ اور تیل نہایت عذر خواہی کیساتھ روانہ کیا۔ اس وقت آپؓ نے قبول فرمایا۔

(۱۵۴) نقل است از احمد نگر ملک نظام الملک ٹھانہ دار را گفت کہ سی [۱] صد [۲] ہون و دوبست [۳] کھنڈی گندم [۴] تسلیم بندگیمیاں نعمتؓ کن و ٹھانہ دار پیش بندگیمیاں نعمتؓ آمد و گفت یک نوکر شما بفرسید برابر ما۔ تا بدکان صراف بیاید مہر ہا نمودہ بدہم۔ فرمودند مارا نوکراں نیستند بعد ازاں او گفت کہ پیش شما کدام کسانند۔ فرمودند کہ براداراں اند گفت یک برادر را ہمراہ من بفرسید فرمودند او نخواہد [۵] آمد و یاران را فرمودند مبادا کسے بردو۔ بعدہ نہ ہون آمد و نہ گندم۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ ملک نظام الملک نے احمد نگر سے ٹھانہ دار کو کہلا بھیجا کہ تیس سو ہون (۳۰۰۰۰) اور بائیس کھنڈی گیہوں حضرت بندگیمیاں نعمت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کرو اور ٹھانہ دار نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپؓ کے ایک نوکر کو میرے ساتھ بھیجد یجئے تا کہ صراف کی دکان تک چلے اور میں اس کو مہر دکھا کر دیدوں۔ فرمایا کہ ہمارے کوئی نوکر نہیں ہیں اس نے عرض کیا کہ آپکے پاس یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا کہ براداراں ہیں۔ عرض کیا کہ کسی ایک بھائی کو میرے ساتھ روانہ فرمادیجئے آپؓ نے فرمایا کوئی ایک بھائی بھی نہ آئیگا۔ اور برادرانِ دائرہ سے فرمایا کہ خبردار کوئی نہ جائیں۔ اس کے بعد نہ تو ہون آئے نہ وہ گیہوں۔

(۱۵۵) نقل است کہ ملک الہدادؓ را کسے گفت کہ بندہ نیت کردہ است کہ عشر در راہ خدا بدہم ولیکن نزدیک ما نوکراں دیانت دار نیستند خوندکار چناں بکنید کہ دو کس از بندگانِ خدا فرستادہ [۶] بطلبند تا از دیہہ تحصیل کردہ بیارند۔ ملکؓ فرمودند لعنت بر کسے کہ برائے عشر گرفتن کس بردو۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت ملک الہداد رضی اللہ عنہ سے کسی نے عرض کیا کہ بندہ نے نیت کی ہیکہ راہ خدا میں عشر دے لیکن بندہ کے پاس دیانتدار نوکر نہیں ہیں خوندکار اتنی (مدد) کریں کہ دو بندگانِ خدا کو بھیجکر منگوالیا کریں تا کہ وہ قریہ سے وصول کر کے لائیں۔ حضرت ملک الہداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص پر لعنت ہے جو عشر وصول کرنے کسی کے پاس جائے۔

(۱۵۶) نقل است کہ ملک دولت شہ ناگوری یکبار چند گردوں غلہ در دائرہ ملک الہدادؓ فرستاد قبول نہ کردند بہ سبب آں کہ یک طالب برابر گردوں ہا بود۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ ملک دولت شاہ ناگوری نے ایک بار حضرت ملک الہداد رضی اللہ عنہ کے دائرہ میں چند گاڑیاں اور غلہ روانہ کیا آپؓ نے اس وجہ سے قبول نہ فرمایا کہ ایک فقیران گاڑیوں کیساتھ تھے۔

[۱] سہ صد ہوں (ب۔ا) [۲] قطب شاہی سلطنت میں چار قسم کے سکے رائج تھے سب سے بڑا ''ہون'' تھا یہ سونے کا سکہ تھا جو مغل سلطنت کے تقریباً چار روپیوں کے برابر تھا۔ (تاریخ گولکنڈہ چاپخ کردہ ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد دکن ۱۹۳۹ء [۳] دوبست من (ا۔ج) (غ۔ب) دوبست کھنڈی (ا۔ا) (ب۔ا) [۴] تذکرۃ الصالحین مولفہ عالم میاں سید حسین حاجی متوفی ۱۱۰۴ھ میں سی صد ہون دو صد کھنڈی گندم لکھا ہوا ہے۔ [۵] نخواہد آمد کے بعد کا مضمون اس نسخہ میں نہیں ہے (غ۔ب) [۶] بفرستید (د۔ب)

(۱۵۷) نقل است کہ برادران بی بی کد بانوؓ پیش میراں سید محمودؓ مبلغے گزرانیدند قبول کردند وفرمودند کہ بسبب اقاربی بی دہیداگر برائے اللہ بدہیدتا چندیں دائرہ ہستند چرانمی دہید بعدہ بطریق پنہاں بی بی کد بانوؓ را دادند بعداز چند روز چونکہ میراں سید محمودؓ رامعلوم شد بسیار زجر کردند وفرمودند کہ بروید درخانہاے برادران خویش ایں مال بخورید[1] بعد بی بی ہمہؓ مالِ مذکور کہ بود پیش آوردند۔ میراں سید محمودؓ آں راسویت کنانیدند۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ بی بی کد بانو رضی اللہ عنہا کے بھائیوں نے حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کچھ رقم پیش کی حضرت نے قبول نہ فرمایا اور فرمایا کہ قرابتداری کے لحاظ سے دے رہے ہو اگر اللہ کے لئے دینا مقصود ہوتا تو اتنے دائرے جو موجود ہیں وہاں کیوں نہ دیتے۔ اس کے بعد انھوں نے پوشیدہ طور پر بی بی کد بانو رضی اللہ عنہا کو دیدیا چند دنوں بعد جب حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو آپؓ نے بہت تہدید فرمائی۔ اور فرمایا کہ جاؤ اپنے بھائیوں کے گھر بیٹھ کر وہیں رقم کھاؤ۔ اس وقت بی بیؓ نے تمام رقم حضرتؓ کی خدمت میں پیش کردی۔ حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے وہ ساری رقم سویت کروادی۔

****

[1] ''بخورید'' کے بعد کا مضمون ان نسخوں میں نہیں ہے۔ (د۔ب) (ب۔ا)

باب ہشتم

در بیان منع کردن از علم خواندن

(۱۵۸) نقل است کہ از حضرت میراں علیہ السلام میاں نعمتؓ رخصت طلبید ند برائے علم خواند حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ اگر شما پیش ازیں علم خواندہ بودے مرا قبول نکردے۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے علم پڑھنے کی اجازت چاہی حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم اس سے پہلے علم پڑھے ہوتے تو مجھکو قبول نہ کرتے۔

(۱۵۹) برادر دیگر پرسید اگر رضے میراں علیہ السلام شود وقت قیلولہ علم بخوانیم فرمودند بلکہ بہتر است کہ قیلولہ[۱] کنید۔

ترجمہ:۔ ایک دوسرے صحابیؓ نے درخواست کی کہ اگر حضرتؑ کی اجازت ہو تو قیلولہ کے وقت علم پڑھ لیتا ہوں آپؑ نے فرمایا کہ بہتر تو یہ ہے کہ قیلولہ کرلیں۔

(۱۶۰) ملک بخن بازیوالؓ میاں سید خوندمیرؓ را پرسیدند کہ از قرآن خواندن چیزے فائدہ ہست؟ فرمودند کہ اگر قرآن چنانچہ خاندن باید بخوانید و لے بر دلِ مومن پردہ نور ہم میان بندہ وحق تعالیٰ پیدا می شود۔ و از ذکر خدا تعالیٰ لا الہ الا اللہ است پردۂ نور دریدہ میشود۔

ترجمہ:۔ ملک بخن باڑی وال رضی اللہ عنہ نے حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ قرآن پڑھنے سے کچھ فائدہ بھی ہے؟ آپؑ نے فرمایا اگر قرآن جیسا کہ پڑھنا چاہئیے پڑھا جائے تو مومن کے دل پر بندہ اور خدا کے درمیان پردہ نور پیدا ہو جاتا ہے اور ذکر خدا جو کہ لا الہ الا اللہ ہے اس سے پردہ نور بھی اٹھ جاتا ہے۔

(۱۶۱) نیز نقل[۲] است میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہ وقتی قیلولہ در حال خسپیدہ و در دست خبر داشتہ۔ بندگی میراں علیہ السلام رسیدند و فرمودند میاں نظامؓ چہ مطالعہ کنید؟ گفتند خبر است۔ فرمودند خبر را بیندازید دنبال ذکر باشید۔ بعد مدتے میراں علیہ السلام در حجرہ میاں نظامؓ آمدند و فرمودند کہ آں خبر کجا است کہ شما مطالعہ کردہ بودید۔ گفتند بجائے انداختہ فراموش کردم فرمودند بیارید از جائے پیدا کردہ۔ باز از جائے پیدا کردہ آوردند۔ حضرت میراں علیہ السلام فرردند ایں خبر مطالعہ کنید دریں ہم مقصود خدا است۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہ قیلولہ کے وقت ہاتھ میں حدیث کی کتاب رکھے ہوے سو گئے تھے (اتفاقاً) حضرت مہدی علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ میاں نظام کیا مطالعہ کر رہے ہو؟ عرض کیا کہ حدیث (کی کتاب) ہے آپؑ نے فرمایا حدیث (کی کتاب) رکھدو اور ذکر میں مشغول رہو ایک عرصہ گزرنے کے بعد حضرت مہدی

[۱] کہ بخپید (ا۔ج)(غ۔ب)(د۔ب)(ا۔ا) [۲] روایت نمبر(۱۶۱) ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔ج)(د۔ب)(ا۔ا)

علیہ السلام میاں نظام رضی اللہ عنہ کے حجرہ میں تشریف لائے اور فرمایا کہ وہ حدیث (کی کتاب) کہاں ہے جو تم مطالعہ کر رہے تھے؟ آپؓ نے فرمایا کہ کہیں رکھکر بھول گیا ہوں فرمایا ڈھونڈ لاؤ۔ آپؓ نے وہ کتاب تلاش کر کے پیش کر دی حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ حدیث کی اس کتاب کا مطالعہ کر و اس میں بھی خدا کا مقصود ہے۔

(۱۶۲) ومہتر عیسیٰ صلوۃ اللہ علیہ وسلم فرمودند کہ من از زندہ کردن مردہ باذن اللہ[۱] عاجز نیم ولیکن از تفہیم کردن عالم احمق[۲] عاجزیم۔

ترجمہ:۔ مہتر عیسیٰ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کے حکم سے مردے کو زندہ کر دینے میں عاجز نہیں ہوں لیکن عالم احمق کی تفہیم کرنے سے عاجز ہوں۔

(۱۶۳) نیز نقل است کہ در خراسان عالمے پیش حضرت میرانجیو علیہ السلام آمد وگفت کہ یارانِ شما احکام نماز نمی دانند حضرت میراں علیہ السلام فرمودند بندہ چہ می داند کہ ریش دراز کردہ اند و ایں مقدار ندانستہ اند بگوئید کہ میانِ یکدیگر بیاموند۔ باز بعد از چندروز گفت کہ یاران شما نماز گزاردن نمی دانند فرمود ایں چنیں نماز شما بگزارید۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ خراسان میں ایک عالم حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپؑ کے ساتھی نماز کے احکام نہیں جانتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا مجھے کیا معلوم کہ یہ لوگ داڑھیاں لمبی کر چکے اور اتنا بھی نہیں جانتے۔ ان سے کہو کہ آپس میں معلومات حاصل کریں پھر چند دنوں بعد اسی عالم نے عرض کیا کہ آپؓ کے ساتھی نماز ادا کرنا نہیں جانتے۔ آپؑ نے فرمایا ایسی نماز (جیسی کہ یہ ادا کرتے ہیں) تم ادا تو کرو !!!

(۱۶۴) بعضے وقت حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ علم لابدی باید تا نماز و روزہ و احکامِ[۳] او بشناسد تا درست شود۔

ترجمہ:۔ ایک وقت حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ علم لابدی چاہیئے تا کہ نماز روزہ اور اس کے احکام معلوم ہوں اور نماز درست طریقہ پر ادا ہو سکے۔

(۱۶۵) نیز فرمودند برائے فہم معانی قرآن نور ایمان بس است۔

ترجمہ:۔ نیز فرمایا کہ قرآن کے معنی سمجھنے کے لئے نور ایمان کافی ہے۔

(۱۶۶) ایک روز میرا نسید محمودؓ کتابے در دست داشتند حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کدام کتاب است جواب دادند کہ تمہید است فرمودند کہ کوشش ذکر بکنید تا حالے پدید آید و ایں را فہم کردن بتوانید۔

ترجمہ:۔ ایک روز حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ میں کتاب رکھے ہوئے تھے حضرت میراں علیہ السلام نے پوچھا کونسی کتاب ہے آپؓ نے عرض کیا کہ "تمہید" ہے فرمایا کہ ذکر کی کوشش کرو تا کہ کیفیت پیدا ہو اور اس کو سمجھنے کی قوت حاصل ہو۔

(۱۶۷) نیز نقل است بندگی میاں ابوبکر و بندگیمیاں سید سلام اللہؓ میراں[۴] سید محمودؓ را گفتند کہ علم بخوانید۔ فرمودند کہ از

[۱] باذن اللہ ان نسخوں میں نہیں ہے (د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا) [۲] جاہل (ا۔ج) عالم (ب۔ا) [۳] و مانند ایں درست شود (د۔ب)(ا۔ا)(ب۔ا)
[۴] برائے میراں سید محمودؓ کوشش کردند کہ (ا۔ا)(د۔ب)(ب۔ا)

حضرت میراں علیہ السلام رضا بگیرم۔ پیش حضرت میراں علیہ السلام عرض کردند فرمودند کہ شما در کوچۂ ایشاں مروید۔ دریاو خدائے تعالیٰ باشید تا باطن بکشاید۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ بندگیمیاں ابوبکر و بندگی میاں سلام اللہ رضی اللہ عنہما نے حضرت میرانسید محمود رضی اللہ سے کہا کہ آپؓ علم پڑھیئے۔ آپؓ نے کہا حضرت مہدی علیہ السلام سے اجازت حاصل کرلیتا ہوں۔ حضرت سے عرض کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ تم ان لوگوں کے کوچہ میں جاؤ ہی نہیں خدائےتعالیٰ کی یاد میں رہو یہانتک کہ باطن کھل جائے۔

(۱۶۸) حضرت میراں علیہ السلام بدست میاں نظام رضی اللہ عنہ کتابے دیدہ فرمودند کہ چیست گفتند کہ انیس [۱] الغربا نزہتہ الارواح است فرمودند مخوانید [۲] ودر یاوِ حق مشغول شوید کہ پردۂ دیدارِ حق معائنہ روزی گردانیدہ شود بمنہٖ

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت میاں نظام رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک کتاب دیکھکر فرمایا یہ کیا ہے۔ آپ نے عرض کیا کہ ''انیس الغربا نزہتہ الارواح'' ہے آپؑ نے فرمایا کہ مت پڑھو اور اللہ کی یاد میں مشغول رہو تا کہ اس ذات کے فضل و احسان سے دیدارِ حق نصیب ہو سکے۔

(۱۶۹) باز بعد از چندروز بدست بندگی میاں نظامؓ کتابے دیدند باز ہمیں نوع منع کردند[۳] بعدہ میاں نظامؓ بکلی ایں خیال دور کردند بعد از مدتے حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ میاں نظام آں کدام کتاب بود گفتند انیس [۴] الغربا۔ فرمودند کہ بخوانید و بہ بنید کہ بحالِ شما آں کتاب موافق است۔ بعدہ میاں نظامؓ آں کتاب گاہ گاہ خواندند۔ بعد از مدتے حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ چیزے علم بخوانید۔

ترجمہ:۔ چندروز بعد حضرت بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پھر آپؑ نے کتاب دیکھی اور اسی طرح منع فرمایا۔ اس کے بعد سے حضرت میاں نظام رضی اللہ عنہ نے اس خیال کو بالکل ہی دور فرمادیا۔ ایک زمانہ بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا میاں نظامؓ وہ کونسی کتاب تھی عرض کیا کہ ''انیس الغربا'' فرمایا کہ پڑھو مطالعہ کرو کیونکہ اب تمہارے حال کے مطابق ہے۔ اس وقت سے حضرت میاں نظام رضی اللہ عنہ کبھی کبھی وہ کتاب پڑھا کرتے تھے اور کچھ زمانہ بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کچھ علم بھی پڑھ لو۔

(۱۷۰) وفرمودند کہ از حضرت باری تعالیٰ جز امی لدنی عطا نمی شود۔ یا امی اصلی باشد یا جعلی بندہ را پیش ازیں علم ظاہر بود آں علم را فراموش گردانیدند بعد ازاں بعلم قرب [۵] مقرب کردند۔

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بارگاہ رب العزت سے علم لدنی کے سوائے کچھ عطا نہیں ہوتا ہے۔ امی اصلی ہو یا جعلی (یعنے بعد میں امی بنادیا گیا ہو) بندہ کو اس سے قبل جو علم ظاہر تھا وہ بھلادیا گیا۔ اس کے بعد علم قرب سے مقرب کیا گیا ہے۔

(۱۷۱) نیز فرمودند کہ امی را تختہ سینہ صاف ہست ہرچہ بشود بر دل بہ نشیند **کما قال اللّٰہ تعالیٰ ھو الذی بعث فی**

---

[۱] انیس الغربا وزاد المسافرین (ب۔ا) گفتند کہ نزہتہ الارواح است (د۔ب) [۲] ''مخوانید'' کے بعد کا مضمون ان نسخوں میں نہیں ہے (ا۔ا) (ب۔ا) مخوانید بعد از چندروز باز دیدند و منع کردند بعدہ میاں نظامؓ بکلی ایں خیال دور کردند الخ (د۔ب) [۳] ''منع کردند'' کے بعد کا مضمون اس نسخہ میں نہیں ہے (غ۔ب) [۴] نزہتہ الارواح (د۔ب)
[۵] روزی کردند۔ (ب۔ا) (ا۔ج) روزی کردند کہ امی را تختۂ دل صاف ہست الخ (د۔ب)

الامیین رسولا (جزء۲۸رکوع ۱۱)

ترجمہ:۔ نیز فرمایا کہ امی کا سینہ صاف ہوتا ہے جو سنتا ہے دل نشین ہوجاتا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ وہی ہے جس نے امیوں میں رسول کو بھیجا(جزء۲۸رکوع۱۱)

(۱۷۲) نیز نقل است کہ ملک معروفؒ بندگیمیاں نظامؒ را گفتند شما را چیزے خواندن می آید فرمودند[۱] لابدی و چیزے اندکے بعدہ ملک معروفؒ گفتند کہ بعداز شغل اندک اندک نسخۂ علم بکنیم۔بندگیمیاں نظامؒ گفتند کہ خوب باشد۔بعدہ ملک معروفؒ فرمودند کہ ہر چہ می کنیم بغیر اذن حضرت میراں علیہ السلام نمی کنیم باید [۲] کہ رخصت بستانیم ہر دو کس بدیں نیت پیش میرانجیوؑ آمدند[۳] چونکہ پیش نظر شدند حضرت میراں علیہ السلام ناپرسیدہ ایں رباعی خواندند۔

علم بطلب کہ باتو ماند	آندم کہ ترازتو رہاند
تا علم فریۂ را نخوانی	تحقیق صفات حق ندانی

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت ملک معروفؒ نے بندگیمیاں نظامؒ سے کہا کہ آپؒ کو کچھ پڑھنا آتا ہے؟ فرمایا کہ کچھ تھوڑا سا یعنی لابدی حضرت ملک معروفؒ نے کہا کہ ہم شغل (ذکر) کے بعد تھوڑا تھوڑا علم حاصل کرلیا کریں گے۔بندگیمیاں نظامؒ نے کہا اچھی بات ہے۔ملک معروفؒ نے کہا کہ ہم جو کچھ کریں گے حضرت میراں علیہ السلام کی اجازت کے بغیر نہیں کریں گے۔اجازت حاصل کرلینا چاہئیے۔یہ دونوں حضراتؒ اس غرض سے حضرت میرانجیؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب پیش نظر ہوئے تو حضرت میراں علیہ السلام کچھ پوچھے بغیر یہ رباعی پڑھنے لگے(ترجمہ رباعی) ایسا علم طلب کرو جو تمہارے ساتھ رہے۔اور وقت پر تم کو تمہاری ہستی کے زندان سے نجات دلادے جبتک علم فریضہ حاصل نہ کروگے۔صفات حق کی تحقیق نہ جان سکوگے۔

(۱۷۳) حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کسے کہ بسیار خواند بسیار خوار شدہ غلبہ [۴] طلب دنیا گردد گرنہ درعجب افتد وانچہ بندہ گوید براں عمل دارید تا بینا گردید [۵]

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص بہت پڑھ لیتا ہے بہت خوار ہوجاتا ہے(کیونکہ) طلب دنیا غالب ہوجاتی ہے یا عجب وغرور میں گرفتار ہوجاتا ہے۔بندہ جو کچھ تعلیم دیا کرتا ہے اسی پر عمل کروگے تو بینا ہوجاوگے۔

****

[۱] فرمودند اندکے(د۔ب) [۲] نمی کنیم بحضور حضرت میراں علیہ السلام بیائید رخصت بستانیم(د۔ب) [۳] رفتند (د۔ب) [۴] اغلب طالب دنیا(ب۔ا) [۵] تا بینیا گردو۔تمت" جناب فقیر سید داور صاحب ساکن بیگم بازار کا نسخہ نقل کردہ ۱۶/ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ اور جناب فقیر امیر میانصاحب اہل اکیلی کا نسخہ یہاں ختم ہوگیا۔اور جناب فقیر سید اشرف صاحب متولی جامع مسجد اہل چن پٹن کے نسخہ میں مزید(۸۴) روایات منقول ہیں اور جناب فقیر غازی میانصاحب مرحوم اہل بسیط پورہ (کاچیگوڑہ) کا نسخہ بھی اس سے مطابق تو ہے لیکن چند روایات سہو کتابت کی وجہ چھوٹ گئی ہیں۔اور جناب فقیر باچھو میانصاحب اہل مصدق آباد(اپل گوڑہ) کہ نسخہ میں مذکورہ(۸۴) روایات کے سوائے مزید(۴۵) روایات منقول ہیں۔البتہ ان محمولہ بالا روایات میں باب بندی نہیں ہے گویا متفرقات ہیں۔

متفرقات

(۱۷۴) و نیز [1] معلوم باد ۔ بعد از اخراج (موضع کھانبیل درمیان اندک روز خبر رسید کہ لشکر منکراں مسجد و حجرہا سوختند بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ فرمودند ایشاں ہدایت کردند معید گاہ و مسکن مومنا ناحق سوختند وفتویٰ بر قتل مومناں بجر د تصدیق بر سخن ولی کامل کہ بر کمالیت او منکراں مُقر اند اوصاف و اختلاف و افعال و آثار کہ موجب تصدیق دعوت نبوت اند دراں ولی می یابند ہیچ فعلے و قولے و خلقے در عادت و عبادت مخالف اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمی یابند۔ براں ایں قرار بجر د تصدیق دعوت آں ولی مخالف اجماع سنت و جماعت نیست حکم ضلالت و بدعت میکنند و بر قتل مصدقاں و اخراج ایشاں فتویٰ مید ہند سبب اجماع سنت و جماعت کہ احادیث مخالفت بعضے احادیث احاد کہ بموجب ن اند حکم میکنند بہبودن اجماعسنت وجمعت کہ احادیث احاد موجب عمل اند و موجب اعتقاد نیستند نبشتہ اند اگر چہ صحیح الاسناد باشند۔ و مجتہداں برآں عمل فرمودہ باشند و دعوی آں ولی آنست کہ من از غیب می شنوم کہ ترا برگزیدہ بودیم و تو مہدی موعود آخرالزماں ہستی کہ بایں آیت معہود ایں ذات خاتم النبیین وعدہ کردہ بودند کہ در اولاد تو فرزندے شائستہ برائے بیان کتابے بر تو نازل شدہ است در آخرزماں پید خواہیم کرد برائے روشن کردن اخلاق و افعال و اقوال تو آں فرزند سید محمد بن سید خاں تو ہستی و تصدیق و اطاعت بر ہمہ مسلمانان واجب کردم۔

بعد ایں دعوت سالہا سال ایں ولی را خدائتعالیٰ حیات بخشید و بریں دعویٰ بر اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولاً و فعلاً و خلقاً استقامت روزی گردانید و شب و روز گروہ او در جال حیات و بعد ممات زیادت شد و بر عقیدہ سنت و جماعت توفیق یافت و عمل موافق کتب مقرر روزی شد بلکہ موافقت بالنبی علیہ السلام گروہ او در اعمال و اقوال و اخلاق کردند۔ ایں چنیں قوم را معلمان زمانہ تکرارمی [2] گویند و براخراج و قتل فتویٰ مید ہند و افتراہائے عوام مردماں محضر کردند معتبر محضرایں قرار دادہ اند و ایں قوم شب و روز ندامیکند کہ برخلاف شرع محمدیؐ ثابت کنید در عقیدہ ما عمل ما از (دین ثابت شویم۔ بعدہ میگویند شما جاہل ہستند باشما محضر چہ حاجت بلکہ پائے زاغ آہنی مستعد کنانید و بعضے مصدقان کہ ترک دنیا نہ کردہ و دریں جماعت یکجا ماندہ اند و توفیق نیافتہ اند و در شہری مانند و کسب می کنند ایشاں را ایذا می کنند و میگیرند و حبس میکنند ۔ و حکم میکنند ہر کرا ازیں عقیدہ باز نیاید و سید محمد را مہدیؑ بگوید بر پیشانی او بدیں پائے زاغ گرم کردہ داغ باید داد تا شناختہ شود بطالی است و بعضے ازیں قوم را بجال کشتہ اند بہ سبب ہمیں عقیدہ نہ چیزے دیگر۔

بعدہ برگزیدا [3] ایں قوم خلافِ او ہمہ یارانِ حضرت امام آخرالزماں اتفاق کردہ اند یعنی میاں سید خوندمیرؓ فرمودند انچہ ہمعلمان برایں قوم حکم کردہ اند ہمہ بر ایشاں باشد بہ حکم کتاب اللہ تعالیٰ و کتب اولیاء فرمودند ہر کہ ازیں فتوی دہندگاں را بکشد بزہ کار نشود زیرا چہ ہدایت از ایشانست ۔ و فرمودند کہ علامات تعدی و حسد ظالمی ایشانست خدائتعالی بتدریج توفیق صلاح یعنی

[1] روایت (۱۷۴تا۱۸۷) صرف نسخہ (ب-۱) میں ہیں۔ [2] بدکردار [3] برگزیدگان

اتباع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم از ایشاں بستاندندہ منصب وجاں ایشاں کہ سبب دین است آں نیز بستانند ذُمو کاں کہ برفتوی ایشاں اعتقادی می کنند باخواری وفضیحتی بمیرند بلکہ کشتہ شوند ودرنسل ایشاں نیز خواری دردین ودنیا آشکار گرددوایں قوم رابیوہ نداند استقامت براتباع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم روزی گرددو ہمیشہ مزید گردو بحرمت النبی وآلہ

ترجمہ:۔ واضح ہو کہ موضع کھانبیل سے اخراج[1] کے بعد چند ہی دنوں میں خبر ملی کہ منکروں کے لشکر نے مسجد اور فقراء کے حجرے جلا دیئے ہیں۔ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے ظلم کیا ہے مومنین کی عبادت گاہیں اور قیامگاہیں نا حق جلادی ہیں اور مومنین کے قتل کا فتویٰ محض اس لئے دیا گیا ہے کہ ان مومنین نے ایک ایسے ولی کامل کے فرمان کی تصدیق کی ہے جس کے فضل وکمال کے خود منکرین قائل ہیں اور دعویٰ نبوت کی تصدیق کے لئے جن اوصاف وافعال وآثار کی ضرورت ہے وہ اس ولی کامل میں موجود پاتے ہیں۔اور کوئی قول وفعل اور کوئی عادت وعبادت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے خلاف نہیں پاتے ہیں۔اس کے باوجود اس ولی کامل کی دعوت کی صرف تصدیق بھی اجماع اہل السنّت و الجماعت کے خلاف نہیں ہے۔مگر یہ لوگ ضلالت وبدعت کا حکم عاید کررہے ہیں اور مہدویوں کے قتل واخراج کا فتویٰ دے رہے ہیں بعض حدیثیں جو خبر واحد کا حکم رکھتی ہیں ان میں علامات کا جو اختلاف پایا جاتا ہے اس پر سے قیاس کرکے حکم لگارہے ہیں۔(حالانکہ) اہل سنت وجماعت کی اجماع ہے کہ اخبار واحدہ موجب عمل ہیں موجب اعتقاد نہیں ہیں۔اگر چہ کہ وہ اخبار صحیح الاسناد ہوں۔اور مجتہدین نے (اسی اصول پر) عمل کیا ہے۔اس ولی کامل کا دعویٰ یہ ہے کہ میں غیب سے سن رہا ہوں کہ ہم نے تم کو برگزیدہ کیا ہے۔اور تم مہدی موعود آخرالزماں ہیں۔خاتم النبین سے اس آیت معہودہ کا وعدہ کیا گیا تھا کہ تمہاری اولاد میں ایک فرزند ایسا ہوگا جو کہ اس قرآن کا جو تم پر نازل ہوا ہے بیان کرنے کے لائق ہوگا۔اخلاق وافعال و اقوال کو روشن کرنے کے لئے ہم آخر زمانہ میں پیدا کریں گے۔وہ فرزند تم سید محمد بن سید خاں ہو۔اور تمہاری تصدیق و اطاعت ہم نے تمام مسلمانوں پر واجب قرار دی ہے۔

اس دعوے کے بعد اُس ولی کامل کو اللہ تعالیٰ نے سالہا سال زندگی بخشی اور اپنے اس دعوے پر اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع پر قولاً فعلاً خلقاً استقامت عطا فرمائی اور دن رات ان کی زندگی میں انکی جماعت میں ترقی ہوتی رہی اور ان کے بعد بھی ہورہی ہے۔اور سنت وجماعت کے عقیدہ پر قائم رہنے کی توفیق اس جماعت کو حاصل ہے۔ بلکہ اس جماعت کے اعمال واقوال واخلاق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے بالکل مطابق ہیں۔ایسی قوم کو علمائے زمانہ بد کردار کہتے اور اس کے اخراج وقتل پر فتویٰ دیتے ہیں۔اور عوام کے بہتانوں پر لوگوں نے محضر کئے۔اور معتبر محضر اسکو قرار دیا ہے اور یہ قوم دن رات ندا کررہی ہے کہ شرع محمدیؐ کے خلاف کوئی بات کوئی عقیدہ ہمارے عمل اور ہمارے مذہب میں ہو تو ثابت کرو۔(لیکن) یہ کہتے ہیں کہ تم جاہل ہو تمہارے لئے مجلس (مصالحت) کی ضرورت نہیں۔ بلکہ کوّے کے (پنجوں کی طرح) آہنی پنجے تیار کررکھے ہیں۔اور بعض مہدویوں کو جنھوں نے ترک دنیا نہیں کی ہے اور ہمارے دائرہ میں نہیں

[1] یہ ظلم وستم سلطان مظفر نوجوان وناتجربہ کار بادشاہ گجرات کے زمانہ میں علماوقاضیوں نے محض حکومت ورعونت کی نشہ کی وجہ برپا کیا ہے۔

رہتے شہر میں رہتے ہیں اور کسب کرلیا کرتے ہیں۔ان کو ستاتے ہیں گرفتار کرتے ہیں۔قید کرتے ہیں۔اور حکم دیتے ہیں جو کوئی اس عقیدہ سے (یعنے سید محمد کو مہدی کہنے سے) باز نہ آئے اور سید محمد کو مہدیؑ کہے تو اس کی پیشانی پر پنجہ آہنی گرم کرکے داغ دینا چاہیئے تاکہ یہ پہچانے جائیں کہ گمراہ ہیں۔اور اس قوم کے بعض لوگوں کو انھوں نے محض اس عقیدہ پر قائم رہنے کی وجہ جان سے مارڈالا ہے نہ کہ کسی اور وجہ سے۔

اس کے بعد حضرت امام آخرالزماںؑ کے تمام صحابہؓ اور آپ کی قوم کے برگزیدہ لوگوں نے اس امر پر اتفاق کیا ہے یعنے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اس قوم کے متعلق علما جو کچھ احکام عاید کررہے ہیں وہ تمام احکام، بحکم کتاب اللہ و کتب اولیا خود اُن علماء پر عاید ہوتے ہیں۔جو (مہدوی) ان فتویٰ دینے والوں کو قتل کرے گا گناہ گار نہوگا۔کیوں کہ ظلم کی ابتدا ان علما سے ہوئی ہے۔

اور فرمایا کہ ان کے ظلم وحسد وزیادتی کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اتباع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق ان سے بتدریج سلب فرمارہا ہے۔اور بلحاظ دین ان کا جاہ ومنصب جو موجود ہے گھٹتا جارہا ہے اور جو سلاطین ان کے فتووں پر بھروسہ رکھتے ہیں ذلت اور فضیحت کی حالت میں مریں گے۔بلکہ (بری طرح) مارے جائیں گے۔ان کی اولاد میں بھی بلحاظ دین وبلحاظ دنیا ذلت وخواری آشکار رہے گی۔اور اس قوم کو بے وسیلہ نہ سمجھنا چاہیئے دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی توفیق عطا ہوگی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل کی حرمت سے (یہ توفیق) ہمیشہ زیادہ ہوتی رہیگی۔

(۱۷۵) معلوم باد چونکہ لشکر منکران حق باستعداد تمام آمدہ گویانید ازیں ولایت بروید کہ علما فتوی دادہ اند اگر نروند قتل کنید بعدہٗ میاں سید خوندمیرؓ فرمودند کہ کرت ومرات مارا کشیدند ما ءقتیم دریں کرت مراز حق تعالیٰ واز رسول علیہ السلام واز مہدی موعود علیہ السلام اذن شدہ است بدیں عبادت الا ان القضی فقد مضی ان صبرت فانک ماجوروان حذرت فانک مھجور ۔تا یکبارگی ہمہ ایشاں از دست ایں ضعیفاں مقہور ومقتول شوند۔بعدہ دوم کرت کہ جنگ شود بندہ با بعضے فقیراں شہید شود بعد ایں جنگ امن وآرام وارزانی ایں ولایت برود ومنصب وعزت بادشاہ دادلاداد ومنصب وعزت ملوکاں باولاد ایشاں ومنصب وعزت علماء ومشائخاں کہ داخل ایں فتوی اند برود واولادِ ایشاں خوار شوند۔وکسے از ایشاں فتوی نہ طلبند۔ ایشاں را در ولایت ہیچ اعتبار نماند وفقراء ایں قوم بفراغ خاطر بعبادتِ حق تعالیٰ نصیحتِ خلق مشغول باشند سخن ایں بندہ ونبشتہ بدارید۔اگر ہمچنیں شود چنانچہ می گویم اعتقاد کنید کہ بندہ ایں فعل باذن حق تعالیٰ وباذن رسول اللہ علیہ وسلم وباذن مہدی مراد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کردہ است بعدہٗ اعتقاد کنید کہ سید محمد مہدیؑ برحق سیت اور تصدیق او واجب است۔والّا بندہ ہرچہ می کند بہ پندار خود می کند۔اگر تمام عالم وتمام یاراں باما مخالفت کنند واند کے با بندہ موافقت کنند وایں کار شدنی است می شود۔

ترجمہ:۔ واضح ہو کہ جب مخالفین کی فوج پوری تیاریوں کے ساتھ آئی تو (افسروں نے) کہلایا کہ اس مملکت سے چلے جاؤ کیونکہ علماء نے فتویٰ دیدیا ہے کہ اگر نہ جائیں تو قتل کردیئے جائیں۔اس کے بعد میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

ہم کو بارہا کھینچ کر (باہر کیا جاتا رہا) اور ہم اخراج قبول کرتے رہے۔ اس دفعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور حضرت رسول علیہ السلام و حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف سے بار بار اس عبارت میں حکم ہو رہا ہے کہ ''خبردار جو ہونا ہے ہو کر رہیگا۔ اگر تم صبر کروگے تو اجر پاوگے اگر ڈر جاوگے تو (اللہ سے) دور ہوجاوگے'' تاہم ایک بار یہ سب (فوجی) ان بے سروسامان فقراء کے ہاتھوں مبتلائے قہر و قتل ہوں گے۔ اس کے بعد دوسری باری میں بندہ بعض فقیروں کیساتھ شہید ہوجائیگا اس جنگ کے بعد اس مملکت کا امن و آرام اور اس کی آسودگی و ارزانی سب جاتی رہیگی۔ اور بادشاہ اور اسکی اولاد۔ امراء و روساء اور ان کی اولاد اور علماء و مشائخین جنھوں نے اس فتوے میں حصہ لیا ہے اور ان کی اولاد ان سب کی عزت و عظمت اور ان کا جاہ و منصب جاتا رہیگا۔ اور یہ اتنے ذلیل ہوجائیں گے کہ ان سے فتویٰ لینا کوئی گوارا نہ کریگا۔ اور مملکت میں یہ سب بے اعتبار ہوجائیں گے۔ اور اس قوم کے فقرا اطمینان خاطر اور فراغت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور لوگوں کو نصیحت کرنے میں مشغول رہیں گے۔ اس بندہ کی یہ باتیں لکھ رکھو۔ بندہ یہ جو کچھ کررہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم و مہدی مراد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کررہا ہے۔ بعد میں (جبکہ یہ باتیں پوری ہوتی نظر آئیں) تم لوگ اعتقاد (مضبوط) کرلو کہ سید محمد ہی مہدیؑ برحق ہیں اور ان کی تصدیق واجب ہے۔ ورنہ سمجھ لو کہ بندہ نے جو کچھ کیا اپنی ہی سمجھ سے کیا ہے۔ اگر تمام دنیا اور تمام رفقاء بھی ہمارے مخالف بن جائیں اگرچہ تھوڑے ہی افراد بندہ کی موافقت میں رہجائیں یہ کام ہونا ہے ہو کر ہی رہیگا۔

(۱۷۶) معلوم باد روزے مہاجراں یکدیگر اتفاق کردہ محضر کردند۔ بر کاغذ بنشتہ ہر یکے کتبہ کردہ پیش میاں سید خوندمیرؓ فرستادند عبارت محضر اینست:۔

اقرار کردند و اعتراف نمودند میاں نظامؒ و میاں ملکجیؒ و میاں نعمتؒ و میاں دلاورؒ میاں لاڑ شہؒ در حال صحت ذات و ثبات عقل براں جملہ کہ ماہر یکی اقرار کردیم اینست کہ اتباع دین محمدی کہ از بیان کتاب خدائتعالیٰ کہ بیان مہدی ثابت شدہ است صراط المستقیم می دانیم و بریں عقیدہ متفق ہستیم و نیز اتفاق می کنیم کہ کسے را با نکار کافر نگوئیم و اگر اخراج کنند با منکران جنگ نکنیم بلکہ اطاعت کنیم و تکفیر و قتل خلاف شرع میدانیم و اگر رداد نیم خلاف کتاب خدا اور شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لازم آید قال اللہ تعالی و لا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست مومنا (جز۵ رکوع ۱۰) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم و لا تکفروا اھل قبلتکم . قال علیہ السلام امرت ان اقاتل الناس حتی یقولو الا اللہ الحدیث ۔ و حضرت مہدی علیہ السلام نیز او روا نداشتہ اند بلکہ ایں اعتقاد کفر است۔ زیرا کہ مہدی و نبی علیہما السلام بر کتاب بودند۔ تابع شریعت محمدی بودند۔ اگر تکفیر و قتال با کلمہ گویاں روا داریم پس زنان ایشاں و دختران ایشاں غارت کنیم و حلال طیب پنداریم و ایں حلال روا نیست بلکہ کفر است۔

اما منکران مہدی را چنانچہ در قرآن و حدیث مذکور است اعتقاد کنیم۔ قولہ تعالیٰ و من یکفر بہ من الاحزاب فالنار موعدہٗ۔ قال النبی علیہ السلام من انکر المھدی فقد کفر۔ و اگر کسے از عمل کردن بفرمود مہدی علیہ السلام منع کنند و گویند کہ ایں عمل بدعت و ضلالت است ازیں باز آئید۔ و ترک کنید۔ و اگر نہ از ما بیروں روید آمدن پس ما بیروں ردیم و لے عمل بر قول مہدی علیہ السلام

ترک نکنین واگراز بیروں آمدن مراچیزے عذر باشداوشاں رامعلوم کنیم اگراوشاں قبول نکنند وتعدی وبظلم پیش آیند اگر دفع کردن نتوانم بیروں ردیم مواخذہ نباشدواگراخراج اختیار کنیم بیروں رویم وبرابر اخراج کنیم وبہتر باشد۔قال اللّٰہ تعالیٰ ولمن صبر و غفران ذالک لمن عزم الامور(جزء۲۵رکوع۵)ولیکن حق بیان کنم وازحق بیان کرون باز نیائیم۔**قال اللہ تعالیٰ ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف** (جزء۴رکوع۲)الآیۃ امرمعروف برسہ نوع است بالید واللسان و الجنان بریں نوع کہ استطاعت دارندامرمعروف کنند ماجوراند۔واگرمنکران مہدی ہیچ تفہیم نشوند عذر قبل نکنند و وتعدی وظلم کنند باایشاں قتال جائز باشد۔ہر کہ بعدازیں قرار عدول کند وحجت پیش آردنا مسموع گردو۔اومبتدع وضال باشد۔

بدیں اقرار مہاجرانِ مذکوراین کتبہ کردہ پیش میانسید خوندمیرؓ فرستادند میاں مذکور فرمودند کہ ایشاں از اقرار مہدویت برگشتہ اند۔رجوع باید کرد چند بارایں سخن تکرار فرمودند بعدظہر ہمدراں روز میاں ملک جیوؓ میاں لاڑشہ آمدندو فرمودند کہ شما حلیم بودید حلیم شما کجا رفت میانسید خوندمیرؓ فرمودند بندہ رامعذور وارید کہ ہروقت کسے سخن مہدی علیہ السلام را تافیل وتحویل می کند حلم بندہ می رود۔بعدہٗ کاغذ کتبہا واپس طلبیدند۔میانسید خوندمیرؓ فرمودند ہرگز واپس ندہم ایں کتبہا پیش خدائتعالیٰ وپیش مہدی علیہ السلام بروز قیامت خواہم نمود۔بعدہ یاراں گفتند کہ شما چہ می فرمائید میاں فرمودند بندہ ہیچ نمیگو ید آنچہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند ہماں می گویم۔

روزے معلم با حضرت میراں علیہ السلام بحث کرد ہیچ وجہ تفہیم نہ شد بعدہ فرمودند کہ ایشاں بحجت وعلم تفہیم نہ شوند۔بعدہ حضرت میراں علیہ السلام بدستِ مبارک خود شمشیر گرفتہ بالا کردندو فرمودند کہ باایشاں ایں ماندہ است۔اگر خدائتعالیٰ قوت دہد ازیشاں جزیہ بستانم کہ ایشاں راحکم جزئی شدہ است۔

پس باید کہ آنچہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند آں بگوئید و براں اعتقاد کنید۔ وآں را تاویل نکنند۔ بعدہ ہر یکے متفرق شدند۔ ودرشہر آوازہ شد کہ یاراں برمیاں سیدخوندمیرؓ حکم ضلالت کردہ اند ہمدریں روز بعدنماز عشاء ہمہ برصف نشستند پیش یاران دائرہ خود میاں سیدخوندمیرؓ فرمودند کہ جملہ مہاجراں با بندہ بایں آیت قاتلوا وقتلوا موافقت نمی کنند ایشاں ازحضرت مہدی علیہ السلام برگشتہ اند ولیکن خدائتعالیٰ ایشاں را رجوع خواہد بخشید۔وافسوس بریں مخالفت خواہند کرد کہ زیرا کہ حضرت مہدی علیہ السلام درحق ایشاں بشارت فرمودند ومبشر مہدی علیہ السلام ہستند۔خدائتعالیٰ ایشاں را برخطا اصرار ندہد۔

وبعدازنماز فجر باتمام یاران دائرہ خودش میاں ملک جیوؓ ومیاں نعمتؓ آمدند وبعد ملاقات ایں آیت خواندند۔[1] **ثم اورثنا الکتاب الذین اصطیفنا من عبادنا الایة** (جزء۲۲رکوع۱۶)فرمودند کہ حضرت میراں علیہ السلام ظالم النفس کرفرمودند ومقتصد وسابق بالخیرات' کرا فرمودند۔اگر معلوم باشد بگوئید جواب دادند مارا بظاہر حکم نیست برفرمودۂ حضرت میراں علیہ السلام حکم است۔اگر سنگ را میراںجیوؑ جوہر گویند برظاہر حکم نکنیم وآنچہ می بنیم ظاہر اعتقاد نکنیم برفرمودۂ میراں علیہ السلام حکم کنیم۔وآں سنگ را جوہر پنداریم۔

[1] اس آیت کی توضیح روایت (۲۲۳) میں ملاحظہ کیجا سکتی ہے

ونیز فرمودند اگر کسے بطریق اخلاص پرسیدند آنچہ از حضرت میراں علیہ السلام شنیدہ است بیان ظالم ومقتصد وسابق بالخیرات بشما گوید۔

یکجا ہم در مجلس بود گفتگوے خوندکار بیان کنیند بعدہ میاں فرمودند اگر میاں نعمتؓ ومیاں ملک جیوؓ پرسند بندہ بگوید۔ دریں گفتار ہیچ مقصود نیست جز آنکہ ظالم لنفسہ باسابق بالخیرات مخالفت می کنند وزیاں زدہ می شود۔ بعدہ ہیچ کس چیزے نگفت ومجلس تمام شد۔

ترجمہ:۔ واضح ہو کہ ایک روز بعض مہاجرین رضی اللہ عنہم نے متفق ہوکر محضرہ کیا اور ایک تحریر تیار کرکے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کی محضرہ کی عبارت یہ ہے:۔

''ہم میاں نظامؓ ومیاں ملکجیؓ ومیاں نعمتؓ ومیاں دلاورؓ ومیاں لاڑ شہؓ بحالت صحت ذات وثباتِ عقل اس امر پر اقرار واعتراف کرتے ہیں اور اس امر پر قائم ہیں کہ بیان خدائتعالیٰ اور بیان مہدی علیہ السلام سے جو اتباع دین محمدی ثابت ہے اسی کو ہم صراط مستقیم سمجھتے ہیں اور اسی اعتقاد پر ہم متفق ہیں۔ اور ہم اس امر پر بھی اتفاق کرتے ہیں کہ کسی کو انکار (مہدیؑ) کی وجہ ہم کافر نہیں کہتے۔ اور منکرین اگر ہمارا اخراج کریں تو ہم ان سے جنگ نہیں کرتے بلکہ اطاعت کرتے ہیں کافر قرار دینا اور قتل کرنا ہم خلاف شرع سمجھتے ہیں اگر ہم اس کو جائز قرار دیں تو کتاب خدائتعالیٰ اور شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی لازم آئیگی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جس نے نہیں سلام کیا تم اسکو یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں ہے۔ (جزء۵ رکوع ۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اہل قبلہ کو کافر نہ بناؤ''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں حکم دیا گیا ہوں کہ لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جبتک کہ وہ لا الہ الا اللہ نہ کہیں'' اور حضرت مہدی علیہ السلام نے بھی اس کو روا نہیں رکھا ہے۔ بلکہ ایسا اعتقاد کفر ہے۔ کیونکہ مہدی ونبی علیہم السلام قرآن پر (حکم دیتے اور عمل کرتے) تھے۔ شریعت محمدیہؐ کے تابع تھے۔ اگر کلمہ گویوں کی تکفیر اور ان سے قتال ہم جائز قرار دیں تو ان کی عورتوں اور بیٹیوں کو بھی مال غنیمت میں شمار کرنا ہوگا اور یہ جائز نہیں ہے بلکہ کفر ہے۔

لیکن مہدی علیہ السلام کے منکرین کے بارے میں جیسا کہ قرآن وحدیث میں مذکور ہے ہم اعتقاد رکھتے ہیں۔ **قولہ تعالیٰ ومن یکفر بہ من الاحزاب فالنار موعدہ. قال النبی علیہ السلام من انکر المہدی فقد کفر۔** اگر کوئی حضرت مہدی علیہ السلام کے فرمان پر عمل کرنے سے مانع ہوا اور کہے کہ یہ عمل بدعت وضلالت ہے اس سے باز آو۔ اور اس کو چھوڑ دو۔ اور اگر (منکرین) ہم کو باہر چلے جانے کا حکم دیں تو ہم باہر چلے جائیں گے لیکن مہدی علیہ السلام کے فرمان کی تعمیل ترک نہ کریں گے۔ اگر باہر ہوجانے میں ہمارے لئے کوئی عذر ہو تو ان (منکرین) کو ہم معلوم کردیں گے۔ اگر وہ قبول نہ کریں ظلم وسختی سے پیش آئیں۔ اور ان کی مدافعت کی ہم میں سکت نہو تو ہم باہر چلے جائیں گے بدلہ نہ لیں گے۔ ہمارا اخراج قبول کرنا اور باہر ہوجانا ہی بہتر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''جو شخص صبر کرے اور معاف کردے بیشک یہ

بہترین کاموں میں سے ہے'' (جزء۲۵رکوع۴) لیکن ہم حق بیان کریں گے۔حق بیان کرنے سے باز نہیں آئیں گے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے''تم میں ایسی ایک جماعت کا ہونا ضروری ہے جو نیکی کی طرف بلائے اور نیکیوں کا حکم دے'' (جزء۴ رکوع ۲) امر معروف کی تین سورتیں۔ ہاتھ سے زبانسے۔دل سے جس طریقہ پر عمل کرنے کی ہم قدرت رکھتے ہیں اس پر امر معروف کریں اجر حاصل کریں۔اگر منکرین مہدیؑ کوئی تفہیم اور کوئی عذر قبول نہ کریں اور ظلم وسختی کریں تو اس صورت میں ان کے ساتھ قتال جائز ہوگا جو شخص اس (محضرہ) کی قرارداد کی خلاف ورزی کرے اور (اس کے خلاف) دلیل لائے قابل سماعت نہوگی اور وہ بدعتی وگمراہ ہوگا۔

مہاجرین رضی اللہ عنہم نے یہ قرارداد مرتب کر کے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کی۔میاں مذکورؓ نے فرمایا کہ یہ لوگ مہدویت کے اقرار سے برگشتہ ہوگئے ہیں۔رجوع کرنا ہوگا۔یہی بات آپؓ نے چندبار بیان فرمائی۔اسی روز ظہر کے بعد میاں ملکجیوؓ ومیاں لاڑشہ رضی اللہ عنہ خود آئے اور کہنے لگے کہ آپؓ تو بہت حلیم تھے وہ حلم کہاں گیا؟ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بندہ کو معاف کیجئے جب کبھی کوئی شخص مہدی علیہ السلام کے فرمان میں تاویل وتحویل کریگا بندہ کا حلم باقی نہ رہیگا۔اس کے بعد ان دونوں حضراتؓ نے وہ تحریر واپس لینا چاہا میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہرگز واپس نہ دونگا یہ تحریر قیامت کے روز خدائتعالیٰ اور مہدی علیہ السلام کے سامنے پیش کرونگا۔اس کے بعد ان حضراتؓ نے کہا آپؓ کیا فرماتے ہیں؟ میاںؓ نے فرمایا بندہ کچھ نہیں کہتا جو کچھ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے وہی کہتا ہے:۔

''ایک روز ایک عالم حضرت مہدی علیہ السلام سے بحث کررہا تھا اور کسی طریقہ سے بھی تفہیم نہ پارہا تھا اس وقت حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا یہ لوگ دلیل اور علم سے تفہیم نہیں حاصل کریں گے۔آپؑ نے اپنے دستِ مبارک سے تلوار بلند کر کے فرمایا کہ ان کے لئے اب یہی رہ گئی ہے۔اگر خدائتعالیٰ حکم دیتا تو میں ان لوگوں سے جزیہ وصول کرتا۔یہ لوگ جزیہ دہندہ کے حکم میں آچکے ہیں۔''

پس ہم کو چاہئیے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے جو فرمایا ہے اس پر اعتقاد رکھیں اس میں تاویل نہ کریں اس کے بعد وہ دونوں حضرات چلے گئے۔اور شہر میں شہرت ہوگئی کہ صحابہؓ نے میاں سید خوندمیر (رضی اللہ عنہ) پر ضلالت کا حکم عاید کیا ہے۔اسی روز عشاء کی نماز کے بعد سب لوگ صف پر بیٹھے ہوئے تھے اپنی رفقائے دائرہ سے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سب مہاجرین آیۂ قاتلو وقتلو کے بارے میں بندہ سے موافقت نہیں کررہے ہیں یہ لوگ حضرت مہدی علیہ السلام سے برگشتہ ہوگئے ہیں۔لیکن خدائتعالیٰ ان کو رجوع کرنے کا موقع عطا فرمائیگا۔اور اس مخالفت پر افسوس کریں گے کیوں کہ ان لوگوں کے حق میں حضرت مہدی علیہ السلام نے بشارتیں فرمائی ہیں۔یہ لوگ مبشر مہدی علیہ السلام ہیں۔خدائتعالیٰ ان کو خطا پر مصر نہ رکھیگا۔

اور (دوسرے دن) فجر کی نماز کے بعد میاں ملک جیوو میاں نعمت رضی اللہ عنہ اپنے دائرہ کے لوگوں کے ساتھ آئے۔

ملاقات کے بعد یہ آیت سنائی۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''پھر ہم نے ہمارے بندوں میں ان لوگوں کو قرآن کا وارث بنایا جن کو ہم نے برگزیدہ کیا'' (جزء۲۲ رکوع ۱۶) اور فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ظالم لنفسہٖ کسکو فرمایا ہے۔اور مقتصد و سابق بالخیرات کی کیا توضیح فرمائی ہے؟ اگر معلوم ہے تو بیان کرو۔میاںؓ نے جواب دیا ہم کو معلوم نہیں۔ہم ظاہر پر حکم کرتے ہیں۔پھر آپؓ نے فرمایا ظاہر پر نہیں بلکہ حضرت مہدی علیہ السلام کے فرمان کے تحت حکم سناتے ہیں۔اگر پتھر کو حضرت مہدی علیہ السلام نے جوہر فرمایا ہے تو ہم ظاہر پر حکم نہ لگائیں گے اور جو کچھ ہم بظاہر دیکھ رہے ہیں اس پر اعتقاد نہ رکھیں گے۔بلکہ حضرت مہدی علیہ السلام کے حکم کی تعمیل میں ہم اس پتھر کو جوہر ہی سمجھیں گے۔

نیز اگر کوئی خلوص کے ساتھ پوچھتے کہ ظالم لنفسہٖ اور مقتصد اور سابق بالخیرات کے بارے میں حضرت مہدی علیہ السلام سے آپؓ نے جو سنا ہے بیان فرمائیے (تو اس وقت آپؓ بیان فرماتے تھے)

ایک جگہ مجلس میں یہی گفتگو رہی کہ خوندکار بیان کریں۔میاں نے فرمایا اگر میاں نعمتؓ و میاں ملکجیوؒ بھی پوچھیں تو بندہ بیان کریگا۔اس گفتگو کا مقصد صرف اتنا ہیکہ جو ظالم لنفسہٖ ہیں سابق بالخیرات کی مخالفت کرتے ہیں۔اور گنہگار ہوتے ہیں۔اس کے بعد کسی نے کچھ نہ کہا اور مجلس برخواست ہوگئی۔

(۱۷۷) بعداز مدتے چوں قتال نزدیک شد آمد کتبہ کنندگاں یکجا شدند و بدروازہ شہر نہروالہ فرود آمدند و خواستند کہ امیر شہر را کاغذ یا کتبہ بفرسند کہ ما ازیں برادر علحدہ شدیم و بر و حکم ضلالت کردیم بعضے یاراں گفتند اگر چنیں می خواہند کہ امیر را کاغذ بفرسند پس دریں کاغذ آیت من یکفر من الاحزاب فالنار موعدہ ۔وحدیث من انکر المھدی فقد کفر نویسند بعدہ میاں نعمتؓ مخالف ایشاں شدند فرمودند برادرم سید خوندمیر راست گفت کہ شما از مہدی علیہ السلام منکر شدید کہ حجت مہدی علیہ السلام را از کاغذ دور می کنید۔بعدہ کاغذ پیش مخالفاں فرستادند و گویانیدند کہ یکے اربعین مہلت دہید ما برادر خود را تفہیم کنیم اگر تفہیم نشود ما نیز قتال کنیم چوں مخالفاں کاغذ دیدند جواب فرستادند کہ شما ازیں جاشتاب بروید اگر خیریتِ خود خواہید مہلت یکروز شمارا نیست اگر موتِ شما نزدیک آمدہ باشد تا خیر کنید والا زود تر بروید۔

بعدازاں ہر یکے طرف جالور رفتند مخالفاں را برقتال حجت استوار شد۔الغرض قتال شد۔موم‍ناں بر سردار خود یعنی میاں سید خوندمیرؓ شہید شدند۔

ترجمہ:۔ ایک عرصہ کے بعد جب جنگ کا زمانہ قریب آگیا تو ''قرارداد'' مرتب کرنے والے حضرات جمع ہو کر شہر نہروالہ کے دروازہ کے پاس آگئے اور امیر شہر کے پاس ایک تحریر روانہ کرنی چاہی کہ ''ہم اس بھائی (میاں سید خوندمیرؓ) سے الگ ہوگئے ہیں اور ان پر ضلالت کا حکم ہم نے عاید کردیا ہے بعض رفقاء نے مشورہ دیا کہ اگر امیر کے پاس تحریر روانہ کرنی چاہتے ہیں تو اس میں آیت من یکفر بہ من الاحزاب فالنار موعدہ۔اور حدیث من انکر المھدی فقد کفر نہ لکھیں۔میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ برادرم سید خوندمیرؓ سچ کہتے ہیں تم لوگ مہدی علیہ السلام سے برگشتہ ہوگئے ہو۔

کیونکہ حجت مہدیت کو تحریر سے نکالدینا چاہتے ہو۔ اس کے بعد تحریر مرتب کی جا کر مخالفین کے پاس روانہ کردی گئی اور کہلایا گیا چالیس روز کی مہلت دی جائے تو ہم اپنے بھائی (میاں سید خوندمیرؒ) کی تفہیم کریں گے۔ اگر وہ تفہیم قبول نہ کریں تو ہم خود جنگ کریں گے۔ جب مخالفین نے تحریر دیکھی تو جواب روانہ کیا کہ تم لوگ اگر بہتری چاہتے ہو تو یہاں سے جلد چلے جاؤ۔ ایک دن کی مہلت بھی نہیں دی جائیگی۔ اگر تمہاری موت قریب آچکی ہے تو نکلنے میں دیر کریں گے۔ ورنہ جلد چلے جائیں گے۔

اس کے بعد سب جالور کی طرف روانہ ہو گئے مخالفین کو (بندگیمیاں سید خوندمیرؒ سے) جنگ کرنے کی دلیل مستحکم ہوگئی۔ غرض جنگ ہوئی مومنین اپنے سردار یعنی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوگئے۔

(۱۷۸) بعد از مدتے میاں دلاورؒ از حق تعالیٰ معلوم کردند آنچہ سید خوندمیرؒ کردہ است ہمہ حق است بر آیت قاتلو وقتلوا عمل کردند۔

وایں [۱] بندہ کہ جمع کنندہ منقولات است مسمیٰ ولی می گوید خدائے تعالیٰ شاہد است کہ میاں دلاورؒ بحضور ایں بندہ فرمودند کہ ما باس سید خوندمیرؒ رشک کردیم و ہر وقت کہ میاں سید خوندمیرؒ ما یانِ ایشاں یاد می آیند سینہ بندہ سوز دو افسوس بسیار کردہ میشود۔ باز آنچہ فرمودند اگر من بگویم بسیار کساں باور ندارند۔

ترجمہ:۔ جنگ ہو چکنے پر ایک مدت کے بعد میاں دلاورؒ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوا کہ سید خوندمیرؒ نے جو کچھ کیا ہے برحق ہے اور آیت قاتلو وقتلوا پر عمل کیا ہے۔ اور یہ بندہ جمع کنندہ نقلیات مسمیٰ ''بہ ولی'' کہتا ہے کہ خدا گواہ ہے یہاں دلاور رضی اللہ عنہ نے اس بندہ سے فرمایا ہے کہ ہم نے سید خودندمیرؒ کے ساتھ رشک کیا ہے۔ جب کبھی میاں سید خوندمیرؓ ہم میں یاد آتے ہیں تو بندہ کا سینہ جلنے لگتا ہے اور بہت افسوس ہوا کرتا ہے۔ انھوں نے مجھے اور بہت ساری باتیں فرمائی ہیں۔ اگر بیان کروں تو باور نہ کریں گے۔

(۱۷۹) میاں ملکجوؒ چہل روز وشب باوضو ماندند و توجہ خدا کردند کہ از حق تعالیٰ معلوم شود یک شب معلوم شد آنچہ سید خوندمیرؒ کردند ہمہ حق بود بر آیت قاتلوا وقتلوا عمل کردند چنانچہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ در گروہ مہدی بریں آیت عمل شود آں شد۔

ترجمہ:۔ میاں ملکجوؒ چالیس روز تک دن رات باوضو رہکر خدائتعالیٰ کی طرف توجہ کرتے رہے۔ ایک رات اللہ تعالیٰ سے معلوم ہوا کہ سید خوندمیرؒ نے جو کچھ کیا سب حق تھا۔ انھوں نے آیت قاتلو وقتلوا پر عمل کیا جیسا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدیؑ کی گروہ میں بھی اس آیت پر عمل ہوگا۔

---

[۱] ممکن ہے یہ عبارت انصاف نامہ کے کسی نسخہ سے منقل ہوگئی ہولیکن ہم نے جتنے نسخے دیکھے کسی میں بھی یہ عبارت نہیں پائی گئی۔ یا ہوسکتا ہے کہ حضرت بندگیمیاں ولی جیؒ نے اپنی کوئی تحریر اس بارے میں حضرت بندگیمیاں عبدالرشیدؒ کو یا کسی اور کو لکھ بھیجی ہو جس میں یہ عبارت درج ہوگی جسے یہاں نقل کردیا گیا ہے۔ اور یہ دونوں حضرات ایک زمانہ میں حضرت بندگیمیاں سید خوندمیرؒ کے دائرہ میں ایک جگہ بہت عرصہ تک رہے ہیں۔

(۱۸۰) وبعد از بدتے میاں ملک جیوؒ در جالور آمدند و فرمودند اگر کسے دامن ایں بندہ بگیرد بندہ بر عمل وقول کہ میاں سید خوندمیرؒ کردہ اند و گفتہ اند حجت ید ہم آنچہ در کتبہائے دین نبشتہ اند میاں سید خوندمیرؓ کردند ہیچ خلاف نہ کردند۔

ترجمہ:۔ کچھ عرصہ بعد میاں ملکجیوؒ جالور میں آئے۔ اور فرمانے لگے کہ اگر کوئی بندہ کا دامن پکڑ لے تو بندہ اس قول وعمل کو جو میاں سید خوندمیرؓ نے کیا ہے۔ ثابت کریگا۔ دین کی کتابوں میں جو باتیں لکھی گئی ہیں میاں سید خوندمیرؓ نے وہی کیا ہے۔ کوئی خلاف ورزی انھوں نے نہیں کی۔

(۱۸۱) وبعد از مدتے میاں نعمتؒ در جالور[ا] آمدند واز دکن باز گشتند فرمودند کسانیکہ مرا از موافقت سید خوندمیرؓ باز داشتند ایشاں را خدائتعالیٰ خواہد پرسید۔

ترجمہ:۔ ایک عرصہ بعد میاں نعمتؒ دکن سے واپس ہوکر جالور میں آئے۔ اور فرمانے لگے جن لوگوں نے مجھے سید خوندمیرؓ کی موافقت سے باز رکھا ان کو خدائتعالیٰ پوچھیگا۔

(۱۸۲) ونیز نقلست کہ حضرت میراں علیہ السلام در ناگور ایں آیت بدیں عبارت خواندند فالذین ھاجرو اواخرجو من دیارھم شد و اوذوافی سبیلی شد. و قاتلو و قتلوا ماندہ است ماشاء اللہ (خواہد شد) وزن حضرت میراں علیہ السلام عرض کردند و گفتند میرانجیو آں گردہ در دائرہ نمی بنیم فرمودند آرے آں گروہ ہنوز نیامدہ است خواہد آمد۔

ترجمہ:۔ نیز روایت ہیکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ناگور میں یہ آیت اس طرح پڑھی فالذین ھاجروا واخرجو من دیارھم ھوچکا۔ اور اوذوفی سبیلی ھوچکا قاتلو و قتلوا۔ باقی ہے اللہ جب چاہے ہوگا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی زوجہ محترمہ نے عرض کیا کہ میرانجی وہ جماعت دائرہ میں نظر نہیں آرہی ہے۔ آپؑ نے فرمایا۔ ہاں وہ لوگ ابھی نہیں آئے ہیں۔ آجائیں گے۔

(۱۸۳) ونیز روزے میاں یوسف مہاجرؒ پیش حضرت میراںؑ عرض کرد کہ میاں سید خوندمیرؓ می پرسند قاتلوا وقتلوا از کدام کس خواہد شد و پیش از قتال سید خوندمیرؓ کرت ومرت ایں سخن فرمودند ایں بندہ نشستہ میشود چنانچہ کس راحق شود زیرا چہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ ایں کار از تو خواہد شد۔ وہنوز نمی شود کہ شاید از ماچیزے تقصیرے واقع است۔

ترجمہ:۔ ایک روز میاں یوسف مہاجرؒ نے حضرت مہدی علیہا السلام کی خدمت میں عرض کی کہ میاں سید خوندمیرؓ پوچھ رہے ہیں کہ قاتلو وقتلو کس شخص سے انجام پائیگا۔ اور قتال سے آگے میاں سید خوندمیرؓ نے بارہا فرمایا جبکہ بندہ بیٹھا ہوا ہے کس کا حق ہوسکتا ہے؟ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ کام تجھ سے ہوگا اور یہ ابتک نہوسکا ہے شاید مجھ سے کوئی قصور سرزد ہوا ہو۔

(۱۸۴) حضرت میرانجیو علیہ السلام طریق قتال ہم نفرمودہ اند کجا و چوں خواہد شد۔ پس ہر کہ بہ کیفیت مقید کنداز میاں واز حضرت میراں علیہ السلام نیست وہر کرا مشکل شود کہ قتال کلمہ گویاں چوں شود جواب انیست کہ مہدی علیہ السلام مبعوث بر کلمہ

[ا] بھادی پور۔ انصافنامہ باب (۱۶)

گویان است بر مشرکاں ۱؎ نیست وگروہ و اخراج و ایذا از کلمہ گویاں شدہ است نہ از مشرکاں پس قتال نیز با موذیاں شود نہ با دیگراں۔ اکنوں ۲؎ نہ بعد از قتال رجوع مہاجراں و بعد از ظہر شدند آنچہ میاں سید خوندمیر فرمودہ بودند حجت تصدیق مہدی علیہ السلام بر متفحصانہ لازشد ہیچ عذر پوشیدگی نماند۔

ترجمہ:۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام نے طریقہ قتال بیان نہیں فرمایا ہیکہ کہاں اور کب ہوگا۔ پس جو شخص کیفیت مقید کرلے وہ میاں اور حضرت میراں علیہ السلام سے نہیں ہے۔ اور جسکو یہ امر مشکل معلوم ہو کہ کلمہ گویوں سے قتال کس طرح کیا جاسکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہیکہ مہدی علیہ السلام کلمہ گویوں پر مبعوث ہوئے ہیں مشرکوں پر نہیں ان کو اور ان کی گروہ کو اخراج و ایذا کلمہ گویوں سے ہورہی ہے مشرکوں سے نہیں پس قتال بھی موذیوں کے ساتھ ہوگا نہ کہ کسی اور کے ساتھ

(۱۸۵) معلوم باد کہ میاں سید خوندمیرؒ در رسالہ خود نبشتہ انداے طالبان حق مہدی را گرویدہ ام و ایں منقول است کہ بندہ در گروہ است از اول از وصحبت تا وقت رحلت حضرت میرانجیو بدین منقولست ہیچ تفاوت نیافتہ ایم و بریں جملہ اعتقاد و ایمان داریم و ہر کہ در بیان دے چیزے تاویلے وتحویلے می کند او مخالف بیانِ آں ذات باشد۔

ترجمہ:۔ واضح ہو کہ میاں سید خوندمیرؓ نے اپنے رسالہ میں تحریر فرمایا ہیکہ اے حق کے طالبو! میں مہدیؑ پر گرویدہ ہو چکا ہوں۔ اور یہ بھی منقول ہیکہ بندہ مہدیؑ کی جماعت میں ہے۔ ابتدائے صحبت سے رحلت تک کے جو (امور) اس (رسالہ میں منقول ہیں) ہم نے کوئی فرق نہیں پایا ہے۔ اور ہم ان تمام (منقولات) پر عتقاد و ایمان رکھتے ہیں۔ جو شخص (حضرت مہدی علیہ السلام کے) بیان میں کوئی تاویل یا تحویل کرے وہ اس ذات کے بیان کا مخالف قرار پائیگا۔

(۱۸۶) معلوم باد حضرت میراں علیہ السلام بحکم ایں آیت ومن یقتل مومنا متعمداً الآیہ۔ قاتل مومن را خلود نار فرمودہ اند اگر مفسراں تاویل کردہ اند مرا گوئی (کہ چہ) تاویل فرمودندہ اند پس فتویٰ دہندگاں بقتل فقرا بجز دتصدیق وعمل کنندگاں بریں فتوی باشند بے ایمان و ایشاں را خلود نار باشد۔ و میاں سید خوندمیر بر کلمہ گویاں فتوی دادند۔ بعد از زوال ایمان ایشاں فتوی دادہ اند ہیچ سوال وارد نشود۔

ترجمہ:۔ واضح ہو کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس آیت کے حکم سے **ومن یقتل مومنا متعمداً فجزاء ہ نار جھنم خالدین فیھا الایۃ** (جزء رکوع) یعنے جو شخص مومن کو عمداً قتل کریگا اس کی جزا جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیگا) مومن کے قاتل کو دائمی دوزخی فرمایا ہے اگر مفسرین نے کوئی اور تاویل کی ہے تو وہ کیا تاویل ہے مجھ سے بیان کرو۔ پس محض تصدیق کی وجہ فقراء کے قتل کا فتویٰ دینے والے اور اس فتویٰ پر عمل کرنے والے بے ایمان اور دائمی دوزخی ہیں (اس لحاظ سے) میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے کلمہ گویوں پر جو فتویٰ دیا ہے ان کلمہ گویوں کے زوال ایمان کے بعد دیا ہے اس لئے کوئی اعتراض وارد نہیں ہوسکتا۔

۱؎ مشرکاں وکافراں در حکم تعمیم اند (انصافنامہ (باب ۱۶) ۲؎ یہ عبارت مخلوط و ناتمام ہے اس لئے ترجمہ نہیں کیا گیا۔

(۱۸۷) ایں مکتوب را بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ پیش سید کبیر فرستادہ بودند (انصافنامہ باب ۱) معلوم باد کہ چوں حضرت میراں علیہ السلام پیش از دعوی مہدیت در گجرات بیان قرآن کردند و خلق را سوے ذکر و محبت حق تعالیٰ خواندند و خلق عداوت کردند میرانجیوؑ فرمودند معلوم نمی شود موجب مخالفت ایشاں چیست اگر از بندہ سہوے یا غلطے شدہ باشد بر مسلماناں فرض است بحکم آئیۃ انما المومنون اخوۃ (جزء ۲۶ رکوع ۱۲) اعلام فرمایند و ما ہم متفق شدہ سوے کتاب خدائتعالیٰ رجوع کنیم و موافقت رسول خدا بنمائیم۔ کما قال سبحانہ و تعالیٰ فان تنازعتم فی شی فرد وا الی اللّٰہ و رسولہ ۔ از ما وشما بر اتباع کتاب خدا و رسول خدا قدم بیرون نہادہ باشد۔ آنکس توبہ کند و باز آید و موافقت با کتاب خدائتعالیٰ بنمائیم وگر باز نیایند توبہ نکنند و مصر باشند واجب القتل اند و مدت بست و پنج سال شدہ است کہ میراں سید محمد و یارانِ وے بریں معنی فریاد می کنند ہر کہ مدعاے ما بطریق انصاف و بحث علم معلوم نکند ماخوذ گردو بلکہ ہمیشہ بطریق تغلب و سلطنت بر ما حکم بدعت وضلالت کردہ اند۔ تا ایں زماں مظلوم گشتہ ایم بحدیکہ بعضے را در زنداں کردہ اند و بعضی را اخراج کردہ اند و ظالماں بایں نوع ظلم پیش آوردند۔ و امیراں حکم بانصاف نمی کنند و اکنوں ایں زماں بر ما لازم شدہ است کہ براے نصرت دین جان خود را در بازیم و خدائتعالیٰ ناصر دین خود است۔ قال اللہ تعالیٰ الذین اخرجو ا من دیا رھم بغیر حق الا ان یقولو ا ربنا اللہ مدد لو لا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھد مت صوامع و بیع و صلوٰۃ و مساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا الایۃ (جزء ۱۷ رکوع ۱۳) بر مسلمانان فرض شدہ است کہ برائے خدائے مظلوماں را نصرت کنند و انصار دین خدا شوند۔ کما قال سبحانہ و تعالیٰ ولو لا انصار اللہ ایں زماں نہایت رسیدہ است کہ ظلم و تعدی می کنند و کسے انصاف نمی کنند بدیں سبب ناچار ما ہم فتویٰ داویم کہ از مصدقاں یکے از مفتیاں و اعوان مفتیاں بکشد و گر خود کشتہ شود شہید باشد و در راہ خدا و در نصرت دادن دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم زیراچہ مہدی موعود جز اتباع رسول اللہ و ترک بدعت و ذکر دوام چیزے نمی گوید و ہیچ عقیدہ جز عقیدۂ سنت و جماعت نمی کناند پس عداوت متعلماں جز کتاب حق قال اللہ تعالیٰ فی حقھم و آمنوا بما انزلت مصدقا لما معکم ولا تکونو ا اول کافر بہ. ولا تشترو ا بآیاتی ثمنا قلیلا. وایای فاتقون ۵ ولا تلبسو الحق بالباطل و تکتمو ا الحق وانتم تعلمون ۔الآیۃ (جزء ۱ رکوع ۵) (اگر ما[1] اندک وضعیف ہستیم ولیکن صاحب ما توانا و غالب است کقولہ تعالیٰ ان اللہ لقوی عزیز)

ترجمہ:۔ (اس مکتوب کو حضرت بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے سید کبیرؓ کے پاس روانہ فرمایا) واضح ہو کہ حضرت مہدی علیہ السلام دعویٰ مہدیت سے قبل گجرات میں بیان قرآن فرما رہے تھے اور لوگوں کو ذکر و محبت خدائتعالیٰ کی طرف دعوت دے رہے تھے۔ اس وقت لوگ آپؑ سے عداوت کر رہے تھے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ان کی مخالفت کا سبب معلوم نہیں ہو رہا ہے اگر بندے سے کوئی سہو یا غلطی ہوگئی ہے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ بحکم آیۂ انما المومنون اخوۃ (بیشک مومنین بھائی بھائی ہیں) آگاہ کریں اور ہم بھی متفق ہو کر کتاب اللہ کی طرف رجوع کریں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

[1] انصافنامہ کے لحاظ سے اس کے مضمون میں کچھ فرق ہے نیز یہ نا تمام بھی معلوم ہوتا ہے۔

موافقت بتلائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اگر کسی مسئلہ میں نزاع واقع ہوتو اللہ اوراس کے رسولؐ کی طرف رجوع کردو''۔ ہم سے یاتم سے جس کا قدم اتباع کتابِ خدا و رسولؐ خدا سے باہر ہوگیا ہو وہ توبہ کرے اور باز آجائے۔ اگر ہم کتاب خدا سے موافقت اختیار نہ کریں اور باز نہ آئیں توبہ نہ کریں مصر رہیں تو واجب القتل ہیں۔ پچیس سال کا عرصہ گذرا ہے کہ میراں سید محمدؑ اوران کے صحابہؓ اس مضمون کے ساتھ لوگوں کو مخاطب کررہے ہیں۔ جو شخص ہمارے مدعا کو انصاف اور حجت علم کے طریقہ سے معلوم نہیں کرتا وہ ماخوذ ہوگا۔ بلکہ (یہ لوگ) ہمیشہ صرف سلطنت وغلبہ حکومت کے تحت ہم پر بدعت وضلالت کا حکم لگاتے ہیں۔ اس زمانہ میں ہم تو اس درجہ مظلوم ہوگئے ہیں کہ ہم میں سے بعض کو قید کردیئے ہیں اور بعض کا اخراج کیا ہے۔ ظالم لوگ اس طرح ظلم کررہے ہیں اور حکام انصاف سے حکم نہیں کرتے ہیں۔ اب اس زمانہ میں ہم پرلازم ہوگیا ہے کہ نصرت دین کے لئے اپنی جان کی بازی لگادیں۔ خدائتعالیٰ اپنے دین کا ناصر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جولوگ اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے محض اتنی بات پر کہ وہ یوں کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اگر یہ بات نہوتی کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا ایک کا دوسرے سے ڈر نہ گھٹا تا رہتا تو نصاریٰ کے خلوت خانے اور عبادت خانے اور یہود کے عبادت خانے اور وہ مسجدیں جن میں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے وہ سب منہدم ہوگئے ہوتے'' (جز ۱۷ رکوع ۱۳)۔ مسلمانوں پر لازم ہوگیا ہے کہ خدا کے لئے مظلومین کی مدد کریں۔ انصار دین خدا بن جائیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ ظلم وتعدی انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ کوئی اس زمانہ میں انصاف کرنیوالا نہیں ہے۔ اس لئے مجبوراً ہم نے بھی فتویٰ دیا ہے کہ جو مہدوی ایک مفتی یا اس کے ایک مددگار کو قتل کریگا یا خود مارا جائیگا تو وہ فی سبیل اللہ اور برائے نصرت دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شہید قرار پائیگا۔ کیونکہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے بجز اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ترک بدعت و ذکر ودوام کے کوئی اور بات (خلاف شرع) نہیں فرمائی ہے اور سنت وجماعت کے اعتقاد کے سوائے کوئی اور عقیدہ بیان نہیں فرمایا ہے۔ پس علما کی عداوت کتاب خدا سے تعلق رکھتی ہے ان کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''اورایمان لاؤ اُس قرآن پر جسے میں نے نازل کیا ہے دراں حالیکہ وہ تصدیق کرنے والا ہے اس توریت کی جو تمہارے ساتھ ہے اور مت بنو تم سب میں پہلے اس قرآن کے انکار کرنے والے اور میری آیت کے مقابلہ میں حقیر معاوضہ نہ لو۔ (یعنے دنیا کی صحبت میں دین کو نہ چھوڑو) اور خاص مجھ ہی سے ڈرو۔ اور حق کو باطل کے ساتھ مخلوط نہ کرو اور حق بات کو مت چھپاؤ جبکہ تم جانتے ہو'' (اگرچہ کہ ہم تھوڑے ہیں لیکن ہمارا خدا توانا وغالب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ان اللہ لقوی عزیز)

(۱۸۸) نقل است کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ مومن حقیقی آنکس [۱] است کہ بنیا باشد بچشم سر یا بچشم دل یا در خواب واگر ہر سہ ندارد وطلب تمام دارد کہ بینائی [۲] روزی شود بردہم حکم ایمان است۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن حقیقی وہ شخص ہے جو بینا ہو چشم سر سے یا چشم دل سے یا خواب میں۔ اگر ان تینوں میں سے ایک بینائی بھی حاصل نہو اور پوری طلب رکھتا ہو کہ بینائی روزی ہو۔ تو ایسے مومن پر بھی

[۱] آنست (غ۔ب)(ا۔ج) [۲] ''بینائی روزی شود'' ان نسخوں میں نہیں ہے (ا۔ج)(غ۔ب)

ایمان کا حکم کرتے ہیں۔

(۱۸۹) نیز فرمودند کہ بر طالب چہ چیز فرض است کہ بداں بخدا برسد۔ باز فرمودند کہ آں عشق است عشق چگونہ حاصل شود فرمودند کہ بر وجہ دل۔ دائم بسوے حق تعالیٰ دارد۔

ترجمہ:۔ نیز سوال فرمایا کہ طالب پر کونسی چیز فرض ہے کہ اسکی وجہ سے خدا کو پہنچ سکے؟ خود آپؑ نے ہی جواب فرمایا کہ وہ عشق ہے۔ عشق کیونکر حاصل ہوسکتا ہے؟ فرمایا کہ دل کی توجہ ہمیشہ خدائتعالیٰ کی طرف قائم رکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔

(۱۹۰) نیز یاراں را فرمودند کہ شما کامل ہستید اگر خلق طریق شما نیک خواہند دید بدر شما خواہند افتاد۔

ترجمہ:۔ نیز صحابہؓ سے فرمایا کہ تم کامل ہوا گر لوگ تمہارا نیک طریق دیکھیں گے۔ تو تم سے وابستہ ہوجائیں گے۔

(۱۹۱) منقول است کہ حضرت میراں علیہ السلام درون حجرہائے طالباں میرفتے اگر بیاد خدا یافتے لطف [۱] کردندے و خوشنود شدے و اگر غلطیدہ یافتے نشستن ندادے و بسخن گوجری [۲] فرمودے ''اچھے جی اچھے'' تعلق نیست بندہ نشستہ است۔ اگر درونِ حجرہ نیافتے فرمودے بے ڈھنگے درون حجرہ نما مانند اگر دو سہ کس را دیدندے کہ حکایت می کنند نزدیک آمدہ فرمودندے چہ می کنید زجر کردے بلکہ حکم زدن بچو بہا فرمودے۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام طالبان خدائتعالیٰ کے حجروں میں تشریف لیجایا کرتے اگر یاد خدا میں مشغول پاتے تو ان پر مہربانی فرماتے اور خوش ہوتے۔ اگر غافل پاتے تو ان کو (ذکر میں) بیٹھنے کی اجازت نہ دیتے اور گوجری زبان میں فرماتے کہ ''اچھے جی اچھے'' بندہ بیٹھا ہوا ہے مگر تعلق نہیں ہے۔ اگر حجرے میں موجود نہ پاتے تو فرماتے کے بے ڈھنگے حجرے میں نہیں رہتے ہیں۔ اگر دو تین آدمیوں کو مصروف گفتگو پاتے تو نزدیک تشریف لاکر فرماتے کہ یہ کیا کر رہے ہو جھڑکتے بلکہ لکڑی سے مارنے کا حکم دیتے۔

(۱۹۲) روزے دو سہ کس را دیدند کہ حکایت می کنند نزدیک [۳] آمدہ فرمودند چہ می [۴] کنید گفتند چیزے حکایتِ دینی بود فرمودند اے برادراں خدائے را بحکایت نخواہند یافت ذکر کنید کہ جز ذکر بخدا رسیدراہ نیست۔

ترجمہ:۔ ایک روز آپؑ نے دو تین آدمیوں کو مصروف گفتگو پایا۔ قریب آکر فرمایا کہ کیا کر رہے ہو عرض کرنے لگے کہ دین سے متعلق کچھ قصہ تھا۔ فرمایا اے بھائیو! قصوں سے خدائتعالیٰ کو نہ پاوگے۔ ذکر کرو کیونکہ ذکراللہ کے بغیر اللہ کو پہنچنے کا راستہ نہیں ہے۔

(۱۹۳) نیز فرمودند کہ تصدیق مہدی عمل کردن است۔ نہ اقرار نہ اعتقاد مجرد [۵]۔

ترجمہ:۔ نیز فرمایا کہ مہدیؑ کی تصدیق عمل کرنا ہے نہ کہ صرف اقرار و اعتقاد۔

---

[۱] لطف کردندے'' ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔ج) [۲] بسخن گوجری فرمودے اچھے جی اچھے ''ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔ج)

[۳] ''نزدیک آمدہ'' اس نسخہ میں نہیں ہے (ا۔ج)(غ۔ب) [۴] ''چہ می کنید گفتند چیزے حکایت دینی بود فرمودندے اے برادراں ''ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔ج)

[۵] ''مجرد'' ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔ج)

(۱۹۴) روزے ایں آیت خواندند الذین یذکرون الله قیاما وقعود او علیٰ جنو بهم (جز۴ رکوع ۱۱) فرمودند کہ فرمان خدائتعالیٰ میشود کہ ایں آیت صفت گروہ مہدی است ایں آیت درحق گروہ مہدی است [۱]

ترجمہ:۔ ایک روز یہ آیت آپؒ نے تلاوت فرمائی جو لوگ کھڑے ہوئے بیٹھے ہوئے لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہو رہا ہے کہ اس آیت میں مہدیؑ کی جماعت کی صفت کا بیان ہے۔ یہ آیت گروہ مہدیؑ کے حق میں ہے۔

(۱۹۵) اگر کسے را پرسیدے کہ فراغ ہست گفتے کہ آرے ہست فرمودے بندہ فراغ ظاہری نمی پُرسد خاطر با خدا ہست۔

ترجمہ:۔ اگر کسی سے پوچھتے کہ فراغ ہے؟ تو وہ کہتا کہ جی ہاں ہے۔ فرماتے کہ بندہ ظاہری فراغ کی نسبت نہیں پوچھ رہا ہے کیا دل خدا سے لگا ہے۔

(۱۹۶) باز فرمودے وقت طعام خودن و آب نوشیدن ویا بہر کارے کہ باشد خاطر با خدا نباشد آں طعام و آں آب و آں کار حرام باشد۔ کما قال الله تعالیٰ یا ایها الذین اٰمنو ا لا تحرمو اطیبات ما احل الله لکم ولا تعتدو ا ان الله لا یحب المعتدین (جزء۷ رکوع۲) یعنے [۲] بغفلت طیبات حرام می شوند کما قال اللہ تعالیٰ۔ وما لکم الا تاکلو ا مما ذکر اسم الله علیه وانه لفسق (جزء۸ رکوع۱) وشریعتِ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انیست۔ کما قال اللہ تعالیٰ شرع لکم من الدین ما وحی فیه ط کبر علی المشرکین ما تدعوهم الیه (جزء۲۵ رکوع۳) ونادانان فہم کردہ اند کہ شریعت مشغول بودن بزراعت وتجارت کہ رخصت شریعت است ذکر باشد یا نباشد درحق ایں قوم خدائے تعالیٰ فرمود [۳]:۔ قال الله تعالیٰ یعلمون ظاهراً من الحیاة الدنیا وهم عن الآخرة هم غافلون (جزء۲۱ رکوع۴)

ترجمہ:۔ ایک دفعہ فرمایا کہ کھانا کھانے اور پانی پینے میں یا جس کام میں بھی مشغول ہوں دل خدائے تعالیٰ کی طرف لگا ہوا نہ رہے تو وہ کھانا وہ پانی وہ کام حرام ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ "اے مومنو! جو چیزیں اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں تم انھیں حرام نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ (کی حدود) سے تجاوز نہ کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ حد سے گذر جانیوالوں کو پسند نہیں فرماتا ہے (جزء۷ رکوع۲) یعنے غفلت کی وجہ طیبات بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور تمہیں کوئی وجہ نہیں کہ ایسی چیزیں نہ کھائیں جن پر اللہ کا نام لیا گیا ہو (جزء۸ رکوع۱) (ایضاً) اور ایسی چیزیں نہ کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور بیشک (اس کا کھانا) فِسق ہے (جزء۸ رکوع۱) اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت یہ ہے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ (اے محمدؐ) ہم نے تمہارے لئے وہ دین انتخاب کیا ہے جس کا نوحؑ کو حکم دیا تھا۔ اور ہم نے تم پر ایسی چیز وحی کی ہے جس کا ہم نے ابراہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو حکم دیا تھا دین قائم کریں اور اس میں متفرق نہو جائیں۔ جس دین کی طرف تم بلاتے ہو مشرکین پر بہت گراں وسخت ہے (جزء۲۵ رکوع۱) اور بے سمجھ لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ زراعت وتجارت وغیرہ کاروبار میں مشغول رہنے کی شریعت میں اجازت ہے ذکر اللہ جاری رہے یا نہ رہے ایسے لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ یہ

[۱] "ایں آیت صفت گروہ مہدی است" ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب) (ا۔ج) [۲] یہ جملہ ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب) (ا۔ج)
[۳] خدائتعالیٰ فرمود' ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب) (ا۔ج)

فرماتا ہے:۔لوگ حیات دنیا کی ظاہری چیزیں جانتے ہیں اور وہ (امور) آخرت سے غافل ہیں (جزء۲۱ رکوع۴)۔

(۱۹۷) نقلست کہ برادرے [۱] برائے خوردن غلہ یا چیزے می کوفت حضرت میراں علیہ السلام دیدند و فرمودند کہ چہ می کنید گفت [۲] میرانجیو باجری می کوبم فرمودند کہ میاں اگر یکمشت غلہ دادان ایں کار شود وقتِ خود را ضائع نباید کرد۔ یکمشت غلہ بدہید و خود در یاد خدا تعالیٰ باشید۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ ایک صحابیؓ غلہ یا کھانے کی کوئی چیز کوٹ رہے تھے۔حضرت مہدی علیہ السلام نے دیکھکر فرمایا کیا کررہے ہو۔عرض کیا میرانجی باجرہ کوٹ رہا ہوں ۔فرمایا کہ میاں اگر ایک مٹھی غلہ دیدیتے تو یہ کام ہوجاتا۔اپنا وقت ضائع نہ کرنا چاہیئے۔ایک مٹھی غلہ دو اور خود اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہو۔

(۱۹۸) نقلست بندگیمیاں نعمت رضی اللہ عنہ فرمودند فتوح حق کسے را ہست کہ برخدا توکل کند۔ وکسب [۳] ترک کند۔ قال اللہ تعالیٰ للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ الآیۃ (جزء۳ رکوع ۵) وکسبیاں را سویت نداوند بلکہ از دائرہ بیروں کردند۔ آنہارا کہ بعد از کسب اختیار کردند۔میراں علیہ السلام ایں رباعی خواندند۔

ہر آں کو غائب از وے یکزماں است	دراں دم کافر است اما نہا نست
اگر خود غائبی پیوستہ باشد	درِ اسلام بردے بستہ باشد

فرمودند طالب حق را باید کہ

پاسبان دل بشو در کل حال	تا نیا بد ہیچ وزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق راوزد داں	ایں ریاضت موموناں را فرض داں
غیرحق ہرزہ است کاں مقصود نیست	تیغ لا برکش کہ آں معبود نیست

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ بندگیمیاں نعمت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ’’فتوح ان فقراء کا حق ہے جو خدا تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوں اور کسب ترک کرچکے ہوں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ’’ان فقراء کیلئے ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں محصور ہوگئے ہوں‘‘ الی آخرہ۔ اور کسب کرنے والوں کو سویت نہیں دیتے تھے بلکہ جن لوگوں نے بعد میں کسب اختیار کیا ہو ان کو دائرہ سے باہر کردیتے تھے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ اشعار بیان فرمائے ہیں۔

جو اس سے (اللہ سے) تھوڑی دیر کیلئے غافل ہے۔اس دم یعنی وقت غفلت میں وہ کافر ہے لیکن باطن میں کافر ہے۔اگر کوئی ہمیشہ خدا سے غافل رہیگا تو سمجھو کہ اسلام کا دروازہ اس پر بند ہے۔

فرمایا کہ طالب حق کو چاہیئے کہ:

ہر حالت میں دل کی نگرانی کرتا رہ تا کہ کوئی چور وہاں داخل نہووے۔غیرحق کے ہر خیال کو چور سمجھ یہ ریاضت مومنوں کے لئے فرض جان غیرحق بیہودہ ہے کیونکہ وہ مقصود نہیں ہے۔اس پر لا کی تیغ کھینچ کہ وہ معبود نہیں ہے۔

---

[۱] عزیزے (ب۔ا) [۲] ’’میرانجیو‘‘ ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب) (ا۔ج)

[۳] بر ’’خدا توکل کند‘‘ کے بعد کی عبارت صرف فقیر باچھومیاں صاحب اہل ابل گوڑہ کے نسخہ میں ہے۔

(۱۹۹) نیز نقلست کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ چہار قسم است۔ یکے لا الٰہ الا اللہ گفتنی است۔ دوم لا الٰہ الا اللہ اُنستنی است۔ سوم لاالٰہ الا اللہ ویدنی است۔ چہارم لا الٰہ الا اللہ شدنی است۔ وسہ مرتبہ از ایشاں انبیاء واولیاء است۔ یعنی علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین۔ ویک قسم ۱؎ کہ گفتن است ایمان منافقاں۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی چار قسم ہیں ایک لا الٰہ الا اللہ صرف کہنے کی حد تک ہے دوسری لا الٰہ الا اللہ جو صرف جاننے کی حد تک ہے تیسری لا الٰہ الا اللہ جو دیکھنے کی حد تک ہے چوتھی لا الٰہ الا اللہ جو ہونے کی حد تک ہے ان میں سے تین مرتبے تو انبیاء واولیا کے لئے ہیں یعنی علم الیقین عنین الیقین حق الیقین اور ایک قسم جو کہ صرف کہنے کی حد تک ہے منافقوں کے ایمان سے متعلق ہے۔

(۲۰۰) نیز فرمودند کہ اگر لا الٰہ الا اللہ بر دل بندہ ایں مقدار قرار کند کہ دانہ مونگ بر شاخ گاؤ پس کار آں بندہ تمام شود۔

ترجمہ:۔ نیز فرمایا کہ اگر لا الٰہ الا اللہ بندہ کے دل پر اس قدر اثر کرے جتنا مونگ کا دانہ گائے کی سینگ پر کر سکتا ہے تو اس بندہ کا مقصد پورا ہوسکیگا۔

(۲۰۱) بدیں عبارت ہم فرمودند کہ لا الٰہ الا اللہ بر دل مومن ایں مقدار بماند چنانچہ خانہ پُر پنبہ باشد اینجا ذرہ آتش آوردہ شود سوختہ شود۔ ولیکن صفت لا الٰہ چنیں ہست کہ ہمہ مجتہائے غیر خدا سوختہ کند۔

۲؎ ابیات:۔

انفاس پاسدارا گر مرد عارفی	ملک دو کون مِلک تو گردد بہ یک نفس
ہر یک نفس کہ میرود از عمر گو ہیست	گاں را خراج مِلک دو عالم بود بہا
مپسند کایں خزانہ دہی رائیگاں بباد	انگہ روی بخاک تہی دست و بینوا
دلے کز یاد مولیٰ نیست خرم	مبادا ہیچ گاہے خالی از غم
کس ایں کند کہ دل از یار خویش برادرد	مگر کسے کہ دل از سنگ سخت تر دارد

کما قال اللہ تعالیٰ من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکاً و نحشرہ یوم القیامۃ اعمٰی الآیۃ (جز۱۶رکوع۱۶) حدیث قدسی . یا ابن اٰدم تفرغ ۳؎ لعبادتی املاء صمک غنیً ۴؎ و اشد فقرک وان لم تفعل اسلاء یدک شغلاولم اشدک فقرک ۵؎ قال اللہ تعالیٰ واذکر ربک فی نفسک تضرعاً و خیفۃ ودون الجہر من القول بالغدود الأصال ولا تکن من الغافلین.

ترجمہ:۔ اسی مضمون کے متعلق آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ سے مومن کے دل پر ایسا اثر ہونا چاہیئے جیسا کہ روئی سے بھرے ہوئے گھر میں ایک چنگاری کر سکتی ہے کہ جس سے ساری روئی جل جاتی ہے۔ لیکن لا الٰہ الا اللہ کی تاثیر تو یہ ہیکہ غیر اللہ کی محبت پورپوری سوختہ ہوجاتی ہے۔

۲؎ یہ جملوں ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔ج) (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

اپنے سانسوں کی نگرانی کر اگرتو عارف ہے۔دونوں جہاں کی بادشاہت تیری ایک ہی سانس میں ہوجائیگی۔عمر کی ہر ایک سانس جونکل رہی ہے ایک موتی ہے جسکی قیمت دونوں جہاں کی بادشاہت ہے۔اس خزانہ کورائگاں کرنا تو پسند نہ کرایسا کریگا تو خاک میں بینوا اور خالی ہاتھ جائیگا۔جودل خدا کی یاد سے خوش نہیں ہے وہ کسی وقت بھی ایسا نہو کہ غم سے خالی رہے۔ کوئی شخص اپنے محبوب سے دل اٹھالیتا ہے۔تو شاید وہ شخص وہی ہے جس کا دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔جس نے میرے ذکر سے روگردانی کی تو بیشک اس کی معیشت تنگ وسخت ہے۔اور ہم اس کا حشر قیامت کے دن اندھوں میں کریں گے۔(جزء۱۶رکوع۱۶) حدیث قدسی ہیکہ اے آدم کے بیٹے تو میری عبادت کے لئے (غیر حق) سے خالی ہوجا اپنے دل کو تونگری سے بھرلے اور اپنی محتاجی کو شدید کردے۔ اگر تو ایسا نہ کریگا تو میں تجھے دنیاوی افکار سے بھردونگا اور تیری محتاجی کو بند نہ کرونگا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور صبح وشام ڈر اور عاجزی سے اپنے رب کا ذکر بغیر آواز کے اپنے دل میں کرو اور غافلین میں مت ہوجاؤ(جزء۹رکوع۱۴)

(۲۰۲) وفرمودند یک وقت سلطان النہار دیگر وقت سلطان الیل ہر کہ ایں ہر دووقت را بدیں ترتیب نگاہدارد از وشب وروز ضائع نہ رود۔ہر کہ ایں دووقت ضائع [۱] کرد فقیر دین نباشد۔

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک وقت سلطان النہار ہے اور دوسرا سلطان اللیل ہے جو شخص ان دووقت کی حفاظت کررہا ہو (گویا) اس سے دن اور رات ضائع نہیں جارہے ہیں۔ان دووقتوں کو جو (فقیر) ضائع کرے وہ فقیر دین نہیں ہے۔

(۲۰۳) وحکم ذکر پنج پاس ذکر کثیر است بدیں ترتیب فرمودند کہ اول صبح تا یک ونیم پاس وبعد از ظہر تا بہ عشا بیاد حق تعالیٰ باشد۔وذکر قلیل صفت منافقاں است۔کما قال اللہ تعالیٰ لا یذکرون اللہ الا قلیلا (جزء۵رکوع۱۷) وذکر

---

[۲] ابیات ان نسخوں میں نہیں ہیں (غ۔ب)(ا۔چ) [۳] تفرغ العبادۃ (ا۔چ)(غ۔ب) [۴] عناً (ا۔چ)(غ۔ب) [۵] اس کے بعد نسخہ (ب۔ا) میں حسب ذیل ابیات ہیں جسمیں کتابت کی بھی بہت ساری غلطیاں ہیں۔ ابیاتِ مثنوی :

آں روز خود مبادا کہ بے یار بگذرو — گرچہ ہزار عیش بود زار بگذرو
افسوس صد ہزار کہ بے تور ود دے — لعنت براں حیات کہ بے یار بگذرد
مثنوی:۔ سعدی چو وصل یار میسر نمی شود — بارے بیاد دوست زمانہ بسر بری
با ما بزباں یاری دل باد گراں داری — انصاف چنیں باشد شاباش زہے یاری
تا دل زوجود خویش بر کندہ نہ — در بند خودی خدائے را بندہ نہ
گیرم کہ تو جانی و جہاں زندہ بہ تست — تا زندہ بجاناں نشوی زندہ نہ
ایں دم کسے دے واری دریاب کن یاری — ایں فرصت ا یکدم را عمرے ابدی کردانہ
زندگانی نتواں گفت حیاتے کہ مراست — زندہ آنست کہ با دوست وصالے دارد

قال اللہ تعالیٰ :. واذکر ربک فی نفسک الخ (ب۔ا)

[۱] ضائع کرد فقیر دین نباشد (ا۔چ) ضائع کند فقیرہ نباشد (ب۔ا)

چھار پاس را ذکر مشرکاں فرمودند . کما قال الله تعالیٰ من الناس من یتخذ من دون الله انداداً یحبونھم کحب الله والذین اٰمنوا اشد حباً لله (جزء۲رکوع۴)

ترجمہ:۔ اور پانچ پہر کے ذکر کا جو حکم ہے وہ ذکر کثیر ہے۔اس کی ترتیب آپؐ نے یہ بیان فرمائی کہ ابتداء فجر سے ڈیڑھ پہر دن تک ۔اور ظہر سے عشاء تک اللہ کی یاد میں رہے۔(اور فرمایا) کہ) ذکر قلیل منافقوں کی صفت ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **لا یذکرون الله الا قلیلا** ۔یعنی بہت تھوڑا ذکر کرتے ہیں (جزء۵رکوع ۱۷)اور چار پہر کے ذکر کو مشرکوں کا ذکر فرمایا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔بعض لوگ غیراللہ کو (اللہ تعالیٰ کا) شریک بنالیتے ہیں اور اس سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی طرح محبت کرتے ہیں۔اور جو مومنین ہیں (وہ توصرف) اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں سخت ہیں (جزء۲رکوع۴)۔

(۲۰۴) نقلست کہ میراں سید محمود رضی اللہ عنہ بعداز ہفتہ محضرہ میکردے و دراں محضر اکثر مہاجراں بودند۔ ہمچو[1] ملک معروف ومیاں دلاورؓ ومیاں لاڑؓ ومیاں سید سلام اللہؓ و چند طالباں کہ در دائرہ بودند میراں سید محمود ہر بار کہ محضر میکردند یک یک مہاجراں را نام ستدہ میفرمودند کہ ایں بندہ درمیان برادراں خوردتر است۔ آنچہ شما از حضرت میراں علیہ السلام معلوم کردہ اید بگوئید بعدہ مہاجراں ہر یکے فرمودند کہ شما بفرمائید چند بار ایں سخن یک دیگر تکرار شد۔ بعدہ میراں سید محمود فرمودند کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ ذکر کثیر کنید و ذکر کثیر بدیں ترتیب فرمودند از اول صبح تا یک ونیم پاس در حجرہ باشند و کس یک جانشوند و بعداز ظہر تا وقت عصر مشغول باشند۔ وبعدہ تا مغرب بیان قرآن بشنوند و بعداز مغرت تا وقت عشاء بذکر مشغول باشند۔ واگر از حجرہ کسے دریں اوقات بیروں آید آں حجرہ را پارہ پارہ کنند۔ اورا از دائرہ بیروں کنند اگرچہ ایں بندہ باشد ہمچناں کنند ہمہ یاراں قبول کردند۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ ہر ایک ہفتہ کے بعد محضرہ کرتے تھے اس اجماع میں اکثر مہاجرینؓ رہا کرتے تھے۔مثلاً حضرت ملک معروفؓ وحضرت میاں دلاورؓ وحضرت میاں لاڑؓ وحضرت میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہم اور چند طالبان خدا جو دائرہ میں موجود تھے (سب جمع ہوتے تھے) حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ جب اجماع کرتے ہر دفعہ ایک ایک مہاجر مہدی علیہ السلام کا نام لیکر فرماتے کہ یہ بندہ آپ بھائیوں میں بہت چھوٹا بھائی ہے۔ آپ لوگ حضرت مہدی علیہ السلام سے جو معلومات حاصل کئے ہیں بیان کریں ہر ایک مہاجر یہی کہتے کہ آپؓ ہی فرمائیے۔ باہم ایسی ہی تکرار کے بعد حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ذکر کثیر کرو۔ اور ذکر کثیر کی ترتیب یہ بیان فرمائی کہ اول فجر سے ڈیڑھ پہر دن تک حجرہ میں رہیں۔دو آدمی ایک جگہ نہ ملیں۔ اور ظہر سے عصر تک مشغول رہیں اور عصر کے بعد مغرب تک بیان قرآن سنیں۔اور مغرب سے عشاء تک ذکر میں مشغول رہیں۔اگر اپنے اوقات میں کوئی حجرہ سے باہر آجائے تو اس کے حجرہ کو پارہ پارہ کردیں اور اس کو دائرہ سے باہر کردیں۔اگر یہ بندہ بھی ہو تو یہی عمل کریں۔تمام صحابہؓ نے قبول کیا۔

[1] بودند و چند صد طالبان حق (غ۔ب)(ا۔چ)

(۲۰۵) روزے میراں سید محمودؓ در حجرہ میاں خوند شیخؓ پنہاں نشستند کہ بہ بنیم کدام کس از حجرہ بیرون آید بعد از ساعت یک مہاجر آہستہ آہستہ از حجرہ بیروں آمد میراں سید محمودؓ بہ دیدند و فرمودند میاں خوند شیخ او را گرفتہ بیارید فرمودند ہمہ برادراں چہ قرار داده اند[1]۔ گفت دیروز ہیرم یکجا کردہ گزاشتہ آمدہ ام مبادا کسے ہبرد بداں سبب بیروں آمدم۔ فرمودند ہیچ کس ہیز شما نخواہد بردواپس بروید فائدہ جمعیت ہمیں است۔

ترجمہ:۔ ایک روز حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ' میاں خوند شیخ رضی اللہ عنہ کے حجرہ میں چھپ کر بیٹھ گئے (اور فرمایا) کہ کون حجرہ سے باہر آتا ہے میں دیکھتا ہوں۔ ایک گھڑی بعد ایک مہاجر آہستہ آہستہ حجرہ سے نکل آئے۔ حضرت میاں سید محمود رضی اللہ عنہ نے دیکھکر فرمایا کہ میاں خوند شیخؓ انکو پکڑ لاؤ (جب انکو پیش کیا گیا تو) آپؓ نے فرمایا کہ (تمہیں معلوم نہیں کہ) بھائیوں نے کیا طے کیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا کہ کل لکڑیاں جمع کر کے چھوڑ آیا ہوں' کوئی لے نہ جائے اس لئے باہر نکلا ہوں۔ آپؓ نے فرمایا کوئی تمہاری لکڑیاں نہ لیجائیگا۔ واپس جاؤ جمعیت (سب کے ساتھ داری) کا فائدہ یہی ہے۔

(۲۰۶) نقلست کہ وقت صبح حضرت میراں علیہ السلام در حجرۂ میاں سید امین محمد و میاں یوسف رضی اللہ عنہما جہت دفع سرما بر تنور رفتند دیدند کہ نان می پزند فرمودند ایں کار شما نیست ایشاں[2] گفتند کہ میر انجیو تنور گرم شدہ بود بداں سبب کردیم فرمودند دریں وقت نباید پخت و نباید خورد۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ صبح کے وقت حضرت مہدی علیہ السلام میاں سید امین محمد و میاں یوسف رضی اللہ عنہما کے حجرہ میں سرما کی وجہ تنور کے پاس تشریف لیگئے۔ آپؑ نے دیکھا کہ (حضرت مذکور) روٹی پکارہے ہیں۔ فرمایا یہ تمہارا کام نہیں ہے انھوں نے عرض کیا کہ میرانجی تنور گرم ہے اس لئے ہم نے روٹیاں پکالی ہیں۔ فرمایا اس وقت نہ تو پکانا چاہیئے نہ تو کھانا چاہیئے۔

(۲۰۷) نقلست کہ فرمودند مبتدیاں را قرآن نباید خواند کہ دل غافل میشود۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ مبتدیوں کو قرآن نہ پڑھنا چاہیئے دل (ذکر سے) غافل ہوجاتا ہے۔

(۲۰۸) نقل است کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ اول وقت نماز بطعام مشغول شدے موذن را خبر کردے[3] کہ تاخیر کند کہ میاں طعام میخورند۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نماز سے پہلے اول وقت تناول طعام میں مشغول ہوجاتے تو (بعض اہل دائرہ) موذن کو مطلع کردیتے تھے کہ ذرا ٹھیر جائے تاکہ میاںؓ کھانے سے فارغ ہوجائیں۔

(۲۰۹) در دائرہ بندگیمیاں نظامؓ وقت ظہر جماعت شدہ بود میاں خوند شیخ مہاجرؓ را یک دو رکعت نماز از جماعت فوت شد۔ میاں نظامؓ فرمودند میاں خوند[4] شیخ در شما صفت منفقی مینماید کہ از شما دو رکعت نماز با جماعت فوت شد۔ گفتند چگونہ تکبیر اولیٰ فوت

---

[1] قرار کردہ اند (غ۔ب)(ا۔چ) [2] ''ایشاں گفتند کہ میرانجیو تنور گرم شدہ بود بداں سبب کردیم'' یہ جملہ ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔ج) [3] صنع کردے (غ۔ب)(ا۔ج) [4] ''میاں خوند شیخ در شما صفت منافقی می نماید کہ از شما دو رکعت نماز فوت شد''۔ یہ جملہ ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔ج)

شد؟ میاں خوند شیخؒ گفتند بطعام خوردن نشستہ بودم بداں عذر تاخیر شد۔ بندگیمیاں نظام رضی اللہ عنہ فرمودند شما ایں چنیں متابعت حضرت میراں علیہ السلام میکنید حضرت میراں علیہ السلام بعدازشنیدن اذاں لقمہ کہ درست بودے نخوردے وفرو گذاشتے۔

ترجمہ:۔ حضرت بندگیمیاں نظام رضی اللہ عنہ کے دائرہ میں نماز ظہر کی جماعت کا وقت ہو گیا تھا۔نماز باجماعت سے میاں خوند شیخ مہاجر رضی اللہ عنہ کی ایک دو رکعت چھوٹ گئیں۔حضرت میاں نظام رضی اللہ عنہ نے فرمایا میاں خوند شیخ تم میں منافقی کی صفت پائی جارہی ہے جس کی وجہ دو رکعت چھوٹ گئیں۔اور فرمایا کہ تم نے تکبیر اولیٰ کیوں چھوڑ دی۔میاں خوند شیخؒ نے عرض کیا کہ کھانے پر بیٹھا ہوا تھا اس لئے دیر ہو گئی۔حضرت بندگیمیاں نظام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم حضرت مہدی علیہ السلام کی اتباع ایسی ہی کر رہے ہو؟ حضرت مہدی علیہ السلام تو اذاں سننے کے بعد جو لقمہ کہ ہاتھ میں ہوتا چھوڑ دیتے تھے اور کھانا نہیں کھاتے تھے۔

(۲۱۰) نقل است کہ یکے بدست خاشاک گرفتہ پارہ پارہ کرد و یکے دوالی شمشیر گرفتہ می جنباند حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ یک لحہ فرشتگاں رافرصت دہید تا نہ نویسند۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ ایک صاحب کاڑی ہاتھ میں لیکر ٹکڑے ٹکڑے کر رہے تھے۔اور دوسرے صاحب تلوار کا پٹہ پکڑ کر گھما رہے تھے۔حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک لحہ تو فرشتوں کو (نامۂ اعمال) لکھنے سے فرصت دو۔

(۲۱۱) حضرت مہدی علیہ السلام دراوقاتِ ذکر حکایت دینی ہم لایعنی فرمودہ اند۔

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے اوقات ذکر میں دینی گفتگو کو بھی لایعنی فرمایا ہے۔

(۲۱۲) بعدازمغرب ملک معروفؒ ومیاں لاڑؒ [۱] مذاکرہ آیت کے وقت عصر بیان شدہ بود ہمیں کردند [۲] میراں سید محمودؒ فرمودند جمیعت رابشکنید۔پراگندہ [۳] شدید۔**فـاذا قـضیـت الصلوۃ فانتشر و ا فی الارض و ابتغوا من فصل اللہ واذکرو اللہ کثیراً لعلکم تفلحون** (جزء۲۸رکوع۱۲)

ترجمہ:۔ مغرب کے بعد حضرت ملک معروف وحضرت میاں لاڑ رضی اللہ عنہما اس آیت سے متعلق باہم گفتگو کر رہے تھے جس آیت پر عصر کے وقت بیان ہوا تھا۔حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جماعت (کے اتفاق) کو توڑ رہے ہو منتشر ہو جاؤ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) جب نماز ادا کر لیجائے تو منتشر ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کے فضل کی جستجو میں ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرو تا کہ تم فلاح یاب ہو جاؤ (جز۲۸رکوع۱۲)۔

(۲۱۳) نقل است کہ حضرت میراں علیہ السام دریں آیت۔ **یـا یھا الذین اٰمنوا لا تقربو الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ** (جزء۵رکوع۴) ہستئی دنیامراد داشتہ اند۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے آیۂ کریمہ **یـا ایھاالذین اٰمنوا لا تقربو الصلوۃ وانتم سکاریٰ** (اے ایمان والوں نشہ کی حالت میں نماز نہ ادا کرو (جزء۵رکوع۴) کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد دنیا کی نشہ بھی ہے۔

[۱] ملک معروفؒ ومیاں دلاورؒ (ب۔ا) [۲] می کردند (ب۔ا) [۳] ''پراگندہ شدید'' ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔ج)

(۲۱۴) روزے یک خراسانی بآوند شراب در دائرہ بیامد برادراں اِذن طلبیدند کہ آوند او بشکنند فرمودند مستی او بعد از ساعتے خواہد رفت پیش بندہ مستان دنیا آمدہ ہشیار می شوند۔

ترجمہ:۔ ایک روز (بیان قرآن کے وقت) ایک خراسانی شراب کا شیشہ لئے ہوئے دائرہ میں آیا۔صحابہؓ نے اس کا شیشہ توڑ دینے کی اجازت طلب کی۔آپؑ نے فرمایا اسکی نشہ تھوڑی دیر بعد جاتی رہیگی ۔ بندہ کے پاس تو دنیا کی نشہ والے آکر ہشیار ہوجاتے ہیں۔!!

(۲۱۵) [۱] منقول است از میاں نعمت رضی اللہ عنہ کہ در دائرہ خود بعضے زنان را یافتند کہ کشیدہ می کنند برائے قوت خود۔میاں نعمتؓ فرمودند فتوح حق کسے است کہ بر خدائتعالیٰ توکل میکند و کسب ترک میکند **قال اللہ تعالیٰ للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللّٰہ** (جزء۳ رکوع ۵)

ترجمہ:۔ حضرت میاں نعمت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے دائرہ میں بعض مستورات کو اپنے قوت کیلئے کشیدہ کاری کرتے ہوئے پاتے تو فرماتے کہ فتوح ان لوگوں کا حق ہے جو خدائتعالیٰ پر توکل کرتے ہیں اور کسب ترک کر چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ان فقراؤں کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں محصور ہیں۔(جزء۳ رکوع ۵)۔

(۲۱۶) نقل است یکے از یاراں پرسیدند میراں جیوؑ بعضے کساں بعد از نماز فجر خواب می کنند۔زجر بسیار کردند کہ نباید خفت یکے گفت حضرت ہم خواب می کنند تبسم کردہ فرمودند کہ بندہ بعد ازیں نخواہد خسپید۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ ایک صحابیؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ بعض فقراء نماز فجر کے بعد سوجایا کرتے ہیں۔آپؑ نے بہت تہدید کرتے ہوئے فرمایا کہ نہ سونا چاہیئے۔ایک نے عرض کیا کہ خود حضرتؑ بھی تو سوجایا کرتے ہیں۔ آپؑ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ بندہ اب نہیں سوئیگا۔

(۲۱۷) بعد از چندروز بعد نماز فجر [۲] حضرت میراں علیہ السلام در جماعت خانہ نشستند وسوئے قرآن خواں التفات کردند وفرمودند کہ بندہ را نشستن نمی دہد بسخن گوجری فرمودند کہ بندہ [۳] راپوٹ کردہ می انداز واز یدن آں سبب پہلو بر زمین می نہم۔

ترجمہ:۔ چندروز بعد نماز فجر کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام جماعت خانہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور قرآن خواں کی طرف پلٹ کر فرمایا کہ بندہ کو تم بیٹھنے نہیں دیتے ہو اور گوجری زبان میں فرمایا کہ بندہ کو بے تاب کردیا ہے۔اس لئے پہلو زمین پر رکھتا ہوں۔

(۲۱۸) نقل است کہ حضرت میراں علیہ السلام بیان عشق می کردند۔مولٰنا درویش محمدؓ نعرہ [۴] بزد و جامہ پارہ کرد و گفت عشق از کجا بیاریم۔فرمودند بندہ عشق کسبی بیان می کند کار کنید تا عشق بیابید عشق عطائی پیغمبراں [۵] رابود علیہم السلام۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام عشق کا بیان فرمارہے تھے مولٰنا درویش محمدؓ نے جامہ چاک کرکے نعرہ لگایا کہ ہم عشق کہاں سے لائیں۔آپؑ نے فرمایا بندہ عشق کسبی بیان کررہا ہے کام کرو تا کہ عشق حاصل ہوسکے عشق عطائی تو

---

[۱] روایت نمبر (۲۱۵) ان نسخوں میں نہیں ہے [۲] ''حضرت میراں علیہ السلام در جماعت خانہ نشستند'' یہ جملہ ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب) (ا۔ج) [۳] لوت پوت کردہ اند (غ۔ب) (ا۔ج) پوٹ کردہ می انداز وبداں سبب (ب۔ا) [۴] نعرہ بزد وگفت (غ۔ب) (ا۔ج) [۵] جز انبیاء نیست (ب۔ا)

پیغمبروں علیہم السلام کے لئے مخصوص ہے۔

(۲۱۹) [۱] ونیز فرمودند کہ خدائے را بچشم سرور جہاں دیدنی است باید دید و بر ہر یکے مرد و زن طلب دیدار خدا فرض است یا بچشم دل یا در خواب۔

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کو سر کی آنکھوں سے اس دنیا میں دیکھنا ہے دیکھنا چاہیئے اور ہر ایک مرد وعورت پر طلب دیدار خدا فرض ہے خواہ چشم دل سے ہو خواہ خواب میں۔

(۲۲۰) نیز فرمودند کہ ایمان ذات [۲] خدا ہست وحق تعالیٰ مرا فرستادہ است برائے بیان احکام ولایت محمدیہ کہ از بیان مہدیؑ تعلق وارد۔

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایمان ذات خدا ہے۔اللہ تعالیٰ نے مجھے ولایت محمدیہ کے ان احکام کو بیان کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے جو کہ مہدی موعودؑ سے متعلق ہیں۔

(۲۲۱) نیز فرمودند کہ آدم علیہ السلام گندم کاشت ونوح علیہ السلام آب داد ابراہیم علیہ السلام کشت پاک کرد وخاشاک بیرون انداخت وموسیٰ علیہ السلام درو کرد وعیسیٰ علیہ السلام خرمن کرد۔ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرد کرد ونان پخت وخود چشید وبرائے مہدی داشت واز مہدی بتابعاں رسید۔

ترجمہ:۔ (حضرت مہدی علیہ السلام نے) فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے گیہوں کی کاشت کی۔اور حضرت نوح علیہ السلام نے کھیت کو پانی دیا۔اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھیت کو رزوایدسے پاک کیا اور کاڑی کچرا نکال پھینک دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فصل کاٹی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے غلہ جمع کیا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹا بنایا روٹی پکائی' خود کھائی اور مہدیؑ کے لئے رکھ چھوڑا اور مہدیؑ سے اس کے متبعین کو بھی پہونچی۔

(۲۲۲) [۳] میاں سید خوندمیرؑ کرت ومرت ایں حکایت فرمودند کہ وقت رحلت حضرت میراں علیہ السلام سر خود بکنار میاں سید امین محمد داشتہ بودند ہم دریں میاں سید خوندمیرؓ آمدند میرانجیو فرمودند کہ کدام است جواب دادہ شد کہ سید خوندمیرؓ میرانجیوؑ فرمودند نزدیک بیائید چوں نزدیک شدم سر خود بکنار من نہادند۔آیۃً خواندند۔ قل هٰذه سبيلي ادعوا الى الله علىٰ بصيرة انا ومن اتبعني (جزء۱۳رکوع۶)۔ونیز گوجری ہم فرمودند وفرمودند میاں سید خوندمیرؓ شارافہم نمی شود آنچہ بندہ میگوید واضح گفتن نمی تواند کہ زبان بستہ شدہ است۔ و سبحان اللّٰه وما انا من المشركين۔(جزء۱۳رکوع۶) میاں سید خوندمیرؓ یعنی چنیں فرمودند کہ اکثر مومناں مشرک اند۔

ترجمہ:۔ حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے بارہا یہ روایت بیان فرمائی کہ رحلت کے وقت حضرت مہدی علیہ السلام اپنا سر مبارک میاں سید امین محمد رضی اللہ عنہ کے گود پر رکھے ہوئے (لیٹے) تھے اتنے میں میاں سید خوندمیرؓ آگئے میرانجی

---

[۱] روایت (۲۱۹) ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔ج) [۲] ایمان ذات خدا است کے بعد کا مضمون ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔ج)

[۳] روایت (۲۲۲) و (۲۲۳) ان نسخوں میں نہیں ہیں ۔ (غ۔ب)(ا۔ج)

علیہ السلام نے پوچھا کون ہیں؟ جواب دیا گیا کہ سید خوندمیرؓ ہیں میرانجی علیہ السلام نے فرمایا نزدیک آجاؤ۔ جب میں نزدیک ہوا تو حضرتؑ نے اپنا سرمبارک میرے گود پر رکھدیا اور یہ آیت شریفہ پڑھنے لگے۔ ''کہو یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بصیرت پر بلاتا ہوں۔ اور وہ بھی (بلائیگا) جو میرا تابع ہے (جزء۱۳ رکوع ۶) نیز گوجری زبان میں بھی (کچھ) فرمایا۔ اور فرمایا سید خوندمیرؓ! بندہ کی گفتگو تمہاری سمجھ میں نہ آرہی ہوگی قدرے زبان میں بستگی ہے بندہ واضح طور نہیں کہہ سک رہا ہے۔ (پھر یہ آیت آپؑ نے پڑھی) ''سبحان اللہ ہم دونوں مشرکین سے نہیں ہیں (جزء۱۳ رکوع ۶)۔ میاں سید خوندمیرؓ یعنی ایسا فرمایا کہ اکثر مومنین مشرک ہیں۔

(۲۲۳) حضرت ایں آیت رابفرمان خدائتعالیٰ درحق گروہ مہدیؑ داشتہ اند **ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہٖ ومنھم مقتصد و منھم سابق باالخیرات باذن اللّٰہ ط ذالک ھو الفضل الکبیر** (جزء۲۲ رکوع ۴) بیان چنین فرمودہ اند کہ بعضی ظالم لنفسہٖ باشند یعنی ملکوتی اندا ند کے ناسوت ماندہ باشند و بعضی مقتصد باشند یعنی جبروتی واند کے میل بملکوتی دارند و بعضی سابق بالخیرات یعنی لاہوتی۔ دریں مراتب مذکورہ سبب ایراث و اصطفینا ازحق فضلی بزرگ وعبارتے دیگر نیز فرمودند ظالم لنفسہٖ آنکہ فنا چشیدہ باشد و مقتصد آنکہ نیم فنا شدہ باشد ازیں سہ فرقہ یکی علم الیقین داد و یکی عین الیقین و یکی حق الیقین چنانچہ ملکوتی۔ جبروتی۔ لاہوتی۔ پس بہ بین اے برادر تو ازیں مرتبہ مومن ملکوتی ومیان جبروتی ولاہوتی ازیں سہ مقام بیروں ہستی ناسوتی۔ وایں مقام کافران است۔ بیشک ہر یکی ازیں سہ مقام ندار دو طلب وسعی ہم ندارد و ماتم نمی کند آں از گروہ مہدیؑ نباشد از مدعیاں ومکذباں باشد۔

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس آیت کو خدائتعالیٰ کے حکم سے مہدیؑ کے گروہ کے حق میں بیان فرمایا ہے۔ ''ہم نے ہمارے بندوں سے جس کو برگزیدہ کیا اس کو پھر ہم نے کتاب (قرآن) کا وارث بنایا ان میں سے بعض ظالم لنفسہٖ ہیں اور بعض ''مقتصد'' (متوسط درجہ کے) ہیں اور بعض اللہ کی توفیق سے سابق بالخیرات (نیکیوں میں ترقی کرنے والے) ہیں۔ یہ تو بہت ہی بڑا فضل ہے (جزء۲۲ رکوع ۱۶) اس آیت کی یہ تفسیر بیان فرمائی کہ بعض لوگ ظالم لنفسہٖ ہیں یعنی ملکوتی ہیں تھوڑا سا ناسوت کا اثر ان میں باقی ہے۔ اور بعض ''مقتصد'' ہیں یعنے جبروتی ہیں تھوڑا سا ملکوت کا اثر انمیں باقی ہے۔ اور بعض ''سابق بالخیرات'' ہیں یعنی لاہوتی ہیں۔ ان مراتب میں وراثت اور برگزیدگی اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔

نیز ایک مطلب یہ بھی بیان فرمایا کہ ''ظالم لنفسہٖ'' وہ ہے جو فنا چشیدہ ہو اور ''مقتصد'' وہ ہے جو نیم فنا ہو۔ ان تین جماعتوں میں ایک کو علم الیقین ایک کو عین الیقین ایک کو حق الیقین حاصل رہتا ہے۔ چنانچہ ملکوتی۔ جبروتی۔ لاہوتی۔ پس اے بھائیو! تمہیں غور کرلینا چاہیئے کہ ملکوتی' جبروتی' لاہوتی مومن کے ان تین مقامات سے تم باہر تو نہیں ہے (اگر) ہیں تو (سمجھ لو کہ) تم ناسوتی ہو۔ اور یہ کافروں کا مقام ہے (**اللّٰھم احفظنا من شرور انفسنا ومن سیّات اعمالنا ومن کیدا لابلیس** فقیر محمود غفرلہ) جو شخص ان تین مقامات سے کوئی مقام نہیں رکھتا اور کوشش بھی نہیں کرتا اور (اپنے نقص پر) رنج وغم بھی نہیں کرتا ہے بیشک وہ مہدیؑ کی گروہ سے نہیں ہے۔ دعویٰ کرنے والوں اور جھٹلانے والوں میں اس کا شمار ہوگا۔

(اللّٰھم اٰتنا تصدیق المھدیؑ کما ھو تصدیقه و احینا فی زمرة المھدی و امتنافی زمرة المھدی و احشرنا یوم القیٰمة فی زمرة المھدیؑ۔ فقیر محمود غفرلہ)۔

(۲۲۴) نقل است کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ خدائتعالیٰ بندہ راآنگہ فرستاد کہ از خلق معنی دین رفتہ بود مگر در مجذوباں۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائتعالیٰ نے بندہ کو اس وقت بھیجا جبکہ مخلوق میں دین کا مطلب باقی نہ رہا تھا مگر (تھا تو صرف) مجذوبوں میں تھا۔

(۲۲۵) نیز فرمودند صورت بے معنی [۱] باصورت کمال سودندارد۔

ترجمہ:۔ نیز فرمایا کہ (جس شخص کا باطن) بے معنی ہو (اس کا) صورتاً (بظاہر) باکمال ہونا بے سود ہے

(۲۲۶) نیز فرمودند آنچہ در بیان آید ہمہ شریعت است و حقیقت در بیان نیاید۔

ترجمہ:۔ نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ بیان کیا جاسکتا ہے وہ سب شریعت ہے۔ اور حقیقت بیان میں نہیں آسکتی۔

(۲۲۷) نیز فرمودند کہ بندہ قدم برقدم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ است در بنیائی چشم سر و چشم دل بصدقہ متابعت تمام۔ ولیکن بچشم سر و چشم دل یعنی موبمو ہمہ آئینہ و چشم شدہ است۔

ترجمہ:۔ نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلتا آیا ہے۔ اور بینائی چشم سر و بینائی چشم دل میں آنحضرتؐ ہی کی پوری پوری متابعت رکھتا ہے۔ لیکن چشم سر چشم دل (کی اطلاقیت اس درجہ پر پہنچ چکی ہے کہ) ایک ایک رونگٹا آئینہ در چشم بن چکا ہے۔

(۲۲۸) حضرت میراں علیہ السلام در خراسان میان مجمع بیان فرمودند کہ فرمان حق تعالیٰ شد کہ اے سید محمد خدائے را بچشم سر دید بگفتم آرے خداوندا دیدہ ام۔ باز فرمان شد خدائتعالیٰ را ورائے چشم سر و چشم دل یعنی موبمو دیدۂ گفتم آرے خداوندا دیدہ ام فرمودند کہ دریں حضرت رسول علیہ السلام حاضر اند پرسید گواہ شدہ اند [۲] بر بینائی ما۔

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے خراسان میں ایک عام مجلس میں بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہورہا ہے اے سید محمد ﷺ! تم نے خدائتعالیٰ کو چشم سر سے دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں خداوندا میں نے دیکھا ہے۔ پھر فرمان ہوا کہ خدائتعالیٰ کو چشم سر و چشم دل کے درے یعنے موبمو دیکھا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں خداوندا میں نے دیکھا ہے (آپؑ نے یہ بھی) فرمایا کہ اس مجلس میں حضرت رسول علیہ السلام موجود ہیں پوچھ لو۔ وہ گواہ ہیں۔

(۲۲۹) روزے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ فرمودند کہ ایشاں سروران دین مصاحبان رسول علیہ السلام بودند [۳] و برابر ایشاں در فضیلت صحبت ہیچکس نباشد اگرچہ کامل و اکمل اولیاء [۴] بودند لیکن در مرتبہ بینائی ہیچو خاتم الاولیاء ہنہ بودند زیراچہ بار امانت کماحقہٗ ہمیں دوتن برداشتند محمد نبی و محمد مہدی علیہما السلام۔

---

[۱] صورت بے معنی باصورت باکمال (غ۔ب) صورت بے معنی مردود و معنی بے صورت نقصان و معنی باصورت کمال (ب۔ا) [۲] ''بر بینائی ما'' ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب) (ا۔ج)

[۳] بودند اگرچہ کامل بودند اولیاء (غ۔ب) (ا۔ج) [۴] ''اولیا'' نہیں ہے (ب۔ا)

ترجمہ:۔ ایک روز حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ (صحابہ نبوت) دین کے سردار اور حضرت رسول علیہ السلام نے اکثر صاحب ہیں فضیلتِ صحبت میں ان کے برابر کوئی شخص نہیں ہے اگر چہ کامل واکمل اولیاء تھے لیکن بینائی کے مرتبہ میں خاتم الاولیاء کے جیسے نہیں تھے کیونکہ بار امانت کما حقہ صرف دوہی تن نے برداشت کیا ہے ایک محمد نبی دوسرے محمد مہدی (صلی اللہ علیہما)۔

(۲۳۰) نقل است وقتے حضرت میراں علیہ السلام ایں بیت خواندند۔ مصرعہ اولیٰ [۱] چند بار تکرار کردند بعدہ برخواستند [۲] و بوریا از زیر [۳] خود برداشتند و برزین خسپیدند۔ مصرعہ دوم خواند [۴] چند بار تکرار کردند غرض آنکہ سخن [۵] بر عمل از زبان مبارک بیرون نیامدہ است وآں بیت ایں است۔

سوئے [۶] طریق سالکاں جز تو نظر کہ میکند   بر سر خاک خفتگاں جز تو گذر کہ میکند

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ ایک وقت حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ بیت پڑھی ایک مصرعہ آپؑ نے بار بار پڑھا۔ اس کے بعد برخواستہ ہوگئے اور بوریا اپنے نیچے سے (جو بچھا ہوا تھا) اٹھا کر زمین پر لیٹ گئے پھر دوسرا مصرعہ بار بار پڑھنے لگے۔ غرضکہ کوئی بات بغیر عمل کے زبان پر نہیں آئی ہے۔ وہ بیت یہ ہے:۔

سالکوں کے طریقہ کی طرف تیرے سوائے کون نظر کرتا ہے۔

خاک پر سونے والوں پر سے تیرے سوائے کون گزر کرتا ہے۔

(۲۳۱) **وقال اللّٰہ تعالیٰ الرحمن علمہ القران خلق الانسان علمہ البیان** (جزء۲۷ رکوع ۱۱) دریں آیت حضرت مہدی علیہ السلام چنیں فرمودہ اند کہ مراد ازعلّم القرآن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامور بودند برائے اظہارِ ظواہر قرآن کہ تعلق بہ نبوت دارد القرآن کہ تعلق بولایت دارد۔ حضرت مہدی علیہ السلام فرمودااند۔

ترجمہ:۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''وہ رحمٰن جس نے قرآن سکھایا۔ انسان کو پیدا کیا (اسکو) بیان سکھایا۔ (جزء۲۷ رکوع ۱۱) اس آیت کے بارے میں حضرت مہدی علیہ السلام نے اس طرح بیان فرمایا ہیکہ علم القران سے مراد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپؐ اُن ظواہر قرآن پر بیان کرنے کے لئے مامور ہیں جو نبوت سے تعلق رکھتے ہیں اور القرآن جو کہ ولایت سے تعلق رکھتا ہے وہ مہدی علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔

(۲۳۲) ومراد ازایں آیت **ثم ان علینا بیانہ** ذات مہدیؑ ہست یعنی خدائتعالیٰ وعدہ باپیغمبر علیہ السلام کردہ است کہ تواندہ مکن عبارت قرآن ومشیت احکام کہ تعلق باحسان دارد از تو فوت نہ شود بلکہ درآخر زماں کہ محل فترہ وحی است معنی قرآن کہ تعلق بہ قلوب دارد بہ زبان مہدیؑ بیان خواہد شد وگروہ مہدی برآں عمل خواہند کرد یعنی ظواہر قرآن واسرار ایں ہر دو آیت حضرت مہدی علیہ السلام بامر اللہ وباذن اللہ بیان کردہ است بلکہ مہدی علیہ السلام بیان جملہ قرآن بامر اللہ واذنہ کردہ است تمام گروہ

---

[۱] اولیٰ نہیں ہے (ب۔ا) [۲] برخواستہ بوریا از زیر اخود برداشتہ الخ (غ۔ب)(ا۔ج) [۳] از بستر خود (ب۔ا) [۴] خواندند غرض آنکہ (غ۔ب)(ا۔ج)
[۵] سخن یعنے عمل (ب۔ا) [۶] برطرف دل شکستگان جز تو نظر کرمی کند (ب۔ا) [۷] روایت (۲۳۱،۲۳۲) ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب) ا۔ج)

مہدی علیہ السلام بریں اعتقادہستند اللّٰھم ثبت نا علیٰ دینک و طاعتک بحرمت النبی و اللہ الا مجاد۔

ترجمہ:۔ اور اس آیت (ثم ان علینا بیانہ ۔قرآن کا بیان پھر ہم پر ضروری ہے) سے مراد ذات مہدیؑ ہے یعنی خدائتعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایاہیکہ (اے پیغمبرؐ) تم رنجیدہ نہ ہوں ۔قرآن کے احکام کی مشیت اور اسکی مرادیں جو احسان سے تعلق رکھتی ہیں تم سے فوت نہیں ہوں گے۔ بلکہ آخر زمانہ میں جو کہ فترۂ وحی کا وقت ہے اس وقت قلوب سے تعلق رکھنے والے معانی واحکامِ قرآن مہدیؑ کی زبان سے بیان ہونگے۔اور مہدی کی گروہ اس پر عمل کریگی یعنے قرآن کے ظواہر واسرار دونوں کا بیان حضرت مہدی علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے فرمایا ہے۔ بلکہ پورے قرآنِ شریف کا بیان حضرت مہدی علیہ السلام نے بامر اللہ و باذن اللہ فرمایا ہے۔مہدی علیہ السلام کی پوری گروہ کا یہی اعتقاد ہے۔اے اللہ ہم کو تیرے دین اور تیری اطاعت پر قائم رکھ۔حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی پاک آل کی حرمت کے طفیل۔

(۲۳۳) نیز فرمودند کہ مراد از حدیث ان الدین بدء غریبا و سیعود الدین کما بد ء فطوبیٰ للغرباء مراد۔از غریب دوم زمانۂ ظہور مہدی است۔

ترجمہ:۔ نیز فرمایا کہ ’’ان الدین بدء غریبا و سیعود الدین کما بدء فطو بیٰ للغرباء ‘‘حدیث شریفہ میں’’ غربت دوم‘‘ سے مراد ظہور مہدیؑ کا زمانہ ہے۔

(۲۳۴) [1] نیز فرمودند قال اللہ تعالیٰ و اوحی الی ھذا القراٰن لا نذر کم بہ و من بلغ (جزء۷ رکوع ۸) مراد از یں بلغ مہدی است چنانچہ در آیاتِ دیگر کہ دریں گروہ مشہور اند قال اللہ تعالیٰ ھو الذی بعث فی الا میتین رسولا منھم یتلو ا علیھم اٰیاتہٖ و یز کیھم و یعلمھم الکتاب و الحکم وان کا نو امن قبل لفی ضلال مبین. و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم۔(جزء۲۸ رکوع ۱۱) مراد آخرین گروہ مہدیست۔

ترجمہ:۔ نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یہ قرآن میرے پاس بھیجا گیا ہے تا کہ میں اس کے ذریعہ تم کو ڈراوں اور وہ شخص بھی ڈرائیگا جو میرا تابع ہے (جزء ۷ رکوع ۸) اس آیۂ شریفہ میں من بلغ سے مراد مہدیؑ ہے نیز دوسری آیات کے متعلق بھی قوم میں مشہور ہے۔مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ وہی ہے جس نے امیوں میں ایک اُمیّ رسولؐ کو مبعوث کیا جوان کے سامنے اسکی آیات پڑھتا ہے اوران کو پاک کرتا ہے۔اوران کو کتاب وحکمت سکھا تا ہے اور اگر چہ کہ وہ لوگ پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔(اسکی بعثت) ان آخرین کیلئے بھی ہے جوان (سابقین) سے ملیں اس آیۂ شریفہ میں آخرین سے مراد مہدی علیہ السلام کی جماعت ہے۔

(۲۳۵) روزے بعد ذات میراں سید محمودؓ اکثر مہاجراں جمع بودند و طالبان خدا [2] چند دائرہ یکجا بودند بعد ادائے ظہر بندگی میاں سید خوندمیرؓ توجہ بطرف مہاجراں کردند والتماس نمودند کہ بیان کنید۔ ومہاجراںؓ توجہ بطرف بندگی میاں سید خوندمیرؓ میکردند کہ بیان کنید تا دیرہمیں خاموش ماندند کسے بیان نہ کردند برخاستند۔ وبخلو تہائے خویش رفتند بعد از ادائے عصر ہمچنیں

[1] روایت (۲۳۴) ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب) (ا۔ج) [2] باطالبانِ خدا (ب۔ا)

کردند کسے بیان نہ کرد۔ ہر یکی بتوجہ یکدیگر نشستند ۔ بعد از مراقبہ دراز بندگی میاں سید خوندمیرؓ چشم کشادہ فرمودند کہ دانستہ بودم کہ چہ بیان کنم لیکن ہمیں زماں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدہ مصحف بدست بندہ دادہ فرمودند کہ بیان کن بیان کردند معلوم باد مہاجراں بعداز. ادائے نماز ظہر مقدار یک یک رکوع بیان کردند و در وقت نشستن برائے بیان باادب نشستہ اند ودہ انگشت دست خلط کردہ دست پیش کردہ نشستہ اند۔

ترجمہ:۔ ایک روز حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اکثر مہاجرین کرام رضی اللہ عنہم جمع تھے اور دائرہ کے چند طالبان خدا بھی جمع تھے نماز ظہر کے بعد حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے مہاجرینؓ کی طرف توجہ کی اور التماس کیا کہ آپ بیان (قرآن) کریں۔ اور مہاجرینؓ نے حضرت بندگیمیاں سید خوندمیرؓ کیطرف متوجہ ہو کر کہا کہ آپؓ بیان کریں۔ کچھ دیر تک سب ساکت تھے کسی نے بیان نہ کیا سب برخواست ہوگئے اور اپنی اپنی خلوت گاہ میں چلے گئے۔ عصر کی نماز کے بعد بھی ایسا ہی ہوا۔ کسی نے بیان نہ کیا۔ ایک دوسرے پر نگاہ جمائے بیٹھے رہے۔ طویل مراقبہ کے بعد حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے آنکھ کھولکر فرمایا کہ میں سمجھا تھا کہ کیا بیان کروں لیکن اسی وقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف فرما ہوکر قرآن شریف اس بندہ کے ہاتھ میں دیکر فرمایا کہ بیان کرو۔ اس کے بعد آپؓ نے بیان (قرآن) فرمایا۔ واضح ہو کہ نماز ظہر کے بعد مہاجرین رضی اللہ عنہم نے بھی ایک ایک رکوع بیان قرآن فرمایا ہے۔ اور بیان کے وقت جب بیٹھتے تو ہاتھوں کی دس انگلیاں ملاکر ہاتھ سامنے رکھے ہوئے ادب سے بیٹھتے تھے۔

(۲۳۶) نقل است کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند ہر کہ علم نخواندہ است۔ و بیان قرآن میکند بے دینانت است مگر بطریق [۱] سماع یعنی آنچہ شنیدہ باشد بطریق حکایت بگوید۔ کہ چنیں شنیدہ ام۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص علم نہ پڑھا ہوا ور بیان قرآن کرے تو وہ بے دیانت ہے۔ مگر سماع کے طریقہ پر کہ جو کچھ سنا ہے نقل کی طرح بیان کردے کہ میں نے یہ سنا ہے۔

(۲۳۷) نقل است [۲] کہ بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ پیش میراں علیہ السلام التماس کردند اگر اذن باشد بندہ از خلوت گاہے بیروں نیاید۔ فرمودند کہ از کس بشنوید و یا خود کس را بشنوانید۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ بندگی میاں نظام رضی اللہ عنہ نے حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں التماس کیا کہ اگر اجازت ہو تو بندہ خلوت سے کبھی باہر نہ آئیگا۔ آپؑ نے فرمایا کسی سے (دین کی باتیں) سنو یا خود کسی کو سناؤ۔

(۲۳۸) نقل است کسے از حضرت میراں علیہ السلام التماس کرد پارۂ جامہ از اندام مبارک یا کفش کہنہ [۳] مرحمت شود تا بندہ اورا بترک کردہ بدار د تد ر قبر سبب نجات بود ۔ فرمودند جامہ بندہ و کفش بندہ تبرک [۴] داشتن نجات از قبر نباشد عمل کنید بے عمل اگر پوست بندہ بپوشد ہر گز از عذاب نجات نیابد تا کہ بر گفتۂ ما عمل نہ کند۔

[۱] بطریق سماع آنچہ شنیدہ باشد بطریق حکایت بگوید (غ۔ب) (ا۔چ) [۲] منقول است روزے درحال می ذمانید کہ میاں نظام جائے ماندہ بود حضرت میراں علیہ السلام نزد ایشاں آمدہ فرمودند میاں نظام آنجا بمانید کسے چیزے بشوید و یا خود بگویند تا دیگراں بشنوند۔ (ب۔ا) [۳] کفش پائے مبارک (ب۔ا)
[۴] جامہ بندہ کفش بندہ استعمال کنید بطریق تبرک ندارند اگر پوست بندہ (ب۔ا)

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ کسی نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ جسم مبارک کے کپڑے کا ٹکڑا یا پرانی نعلین مبارک مرحمت ہوں بندہ بطور تبرک اٹھا رکھیگا تا کہ قبر میں نجات کا باعث ہو۔ آپؑ نے فرمایا کہ بندہ کا کپڑا اور بندہ کی نعلین بطور تبرک رکھنے کی وجہ سے قبر سے نجات نہ ہوسکیگی عمل کرو بے عمل اگر بندہ کا پوست بھی پہن لے ہرگز عذاب سے نجات نہ پائیگا۔ جبتک کہ بندہ کی تعلیمات پر عمل نہو۔

(۲۳۹) نقل است کہ فرمودند در دائرہ من مومن و کافر و منافق ہستند چنانچہ در دائرہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بودند لیکن اینہا را حق تعالیٰ در دائرہ نمیراند۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کے دائرہ میں مومن۔ کافر، منافق ہیں جیسا کہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائرہ میں تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کو دائرہ میں موت نہیں عطا کرتا۔

(۲۴۰) باز فرمودند دین خدائے را بدو چیز [۱] نصرت وقوت است یک اتفاق برادران دینی دوم ایثار [۲] الموجود و ہزیمت وضعف شدن دین خدائے را نیز دو چیز است یکے اختلاف دوم بخل۔

ترجمہ:۔ ایک دفعہ آپؑ نے فرمایا خدائتعالیٰ کے دین کو دوامور سے نصرت وقوت ہوگی ایک اتفاق برادران دینی دوسری ایثار الموجود اور دین خدا کو ہزیمت وضعف پہنچنے کے بھی دو سبب ہوسکتے ہیں۔ ایک اختلاف دوسرا بخل۔

(۲۴۱) میراں علیہ السلام فرمودند اگر دو برادراں در یک حجرہ بمانند و یکدیگر خدمت کنند تا عبادت خدائتعالیٰ ہر دو را آساں شود [۳] در دائرہ میاں سید خوندمیر و میاں نظام و میاں نعمت رضی اللہ عنہم بریں عمل بود بلکہ دیگر معذوراں را ہم موافق کردے در ہیزم و آب دادان و جامہ شستن۔

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا اگر دو برادرانِ (دین) ایک حجرہ میں رہیں اور ایک دوسرے کی خدمت کریں تو خدائتعالیٰ کی عبادت دونوں کیلئے آسان ہوگی۔ میاں سید خوندمیر و میاں نظام و میاں نعمت رضی اللہ عنہم کے دائرے میں اسی پر عمل تھا۔ بلکہ لکڑی پانی لانے میں اور کپڑے دھونے میں دوسرے معذورین کی مدد کرتے تھے۔

(۲۴۲) بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ وقتِ ابتلا در دائرہ خود گلیم پوشیدے و ہر چہ در خانہ بودے در راہ خدا بفقیر اں ایثار کردے [۴] صدیق ولایت متابعت صدیق نبوت کردند۔

ترجمہ:۔ حضرت بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ دائرہ میں ابتلاء کے وقت خود کمبل پہن لیتے اور جو کچھ گھر میں ہوتا فی سبیل اللہ فقراء ے دائرہ پر ایثار کردیتے تھے۔ صدیق ولایت رضی اللہ عنہ نے صدیق نبوتؓ کی اتباع کی ہے۔

(۲۴۳) حضرت میراں علیہ السلام فرمودند ہر کہ دو جامہ دارد و برادرے را برہنہ بہ بیند و اگر ادراند ہد منافق است۔

---

[۱] نصرت است (غ۔ب) (ا۔ج) [۲] بذل مال (ب۔ا) [۳] ''آسان شود'' کے بعد کی عبارت ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب) (ا۔ج)
[۴] ''ایثار کردے'' کے بعد کی عبارت ان نسخوں میں نہیں (غ۔ب) (ا۔ج)

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص دو کپڑے رکھتا ہو ایک (دینی) بھائی کو برہنہ پالے اور اس کو نہ دے تو وہ منافق ہے۔

(۲۴۴) نقل است اگر در دائرہ میراں سید محمود رضی اللہ عنہ از کسے گناہ شرعی صادر شدے بزبان یا بدست یا بچشم و یا بگوش یا بپائے ہمہ اصحاب دائرہ و مہاجراں کہ در دائرہ بودند جمع کردے وا ورا با گواہانِ معتبر تحقیق کردے و مہاجراں را بعد از تحقیق پرسیدے کہ از روے شرع ایں [۱] گناہ کنندہ را چہ تعزیر باید کرد ہر چہ مہاجراں قرار داندے براں عمل کردے و بغیر مشورت ہیچ حکم نہ کردے [۲] و ایں روش در عہد میراں سید محمود رضی اللہ عنہ بود و ایں زمانہ در جملہ دائرہ ہمیں روش است۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کے دائرہ میں اگر کسی کی زبان یا پیر یا آنکھ یا کان سے کوئی گناہ سرزد ہوتا تو آپؓ تمام اصحاب دائرہ کو اور ان مہاجرینؓ کو جو دائرہ میں ہوتے جمع کرتے۔ اور معتبر گواہوں سے اس مقدمہ کی تحقیق فرماتے اور تحقیق کے بعد مہاجرین رضی اللہ عنہم سے پوچھتے کہ اس گناہ پر از روے شرع شریف کیا تعزیر کرنی چاہیئے مہاجرین رضی اللہ عنہم جو تعزیر قرار دیتے اس پر عمل فرماتے تھے مشورہ کے بغیر کوئی حکم صادر نہیں فرماتے تھے یہ طریقہ حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کے دائرہ میں رہا ہے اور اس (مولف نقلیات) کے زمانہ میں بھی تمام دائروں میں یہی طریقہ ہے۔

(۲۴۵) [۳] مرثیہ

اشرف القول [ز] فخر آل رسول	ہم جگر گوشہ از رسول و بتول
رسد [ز] نیک سید خوندمیرؓ	تابع حضرت بنور ضمیر
روز جمعہ چہار دہم شوال	رفت در ظل حق باحسن حال
سال تاریخ او ظہور از ظل	زانکہ او بودہ است صاحبدل

ترجمہ مرثیہ

اشرف القوم فخر آل وجگر گوشۂ رسول و بتول علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ السلام کے نور ضمیر کے تابع مرشد نیک حضرت بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ چودہ شوال جمعہ کے دن حق کے سایہ میں (منزل شہادت کو) پہنچ گئے۔ اس صاحبدل ہستی کی (شہادت کی) تاریخ (لفظ) "ظل" سے ظاہر (یعنے نوسوتیس ہجری)۔

(۲۴۶) منقول [۴] است کہ چوں خبر رسید [۵] میاں شیخ کبیر بجماعت کثیر بدیں طرف متوجہ شدہ اند حضرت میراں علیہ السلام شاد شدہ فرمودند کہ چند مقدار آمدہ اند یاراں گفتند نزدیک آمدہ اند حضرت میرانجیوؓ چند بار از حجرہ بیروں آمدند و پرسیدند

---

[۱] ایں را عمل کردے و بغیر مشورت حکم نہ کردے (غ۔ب) (ا۔چ) [۲] "ہیچ حکم نہ کردے" کہ بعد کا جملہ اور مرثیہ کے اشعار ان نسخوں میں نہیں ہیں (غ۔ب) (ا۔چ)
([۳] حاشیہ صفحہ آئندہ پر) [۴] روایات (۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷) ان نسخوں میں نہیں ہیں (غ۔ب) (ا۔ج) [۵] "میاں شیخ کبیر کیساتھ اس جماعت میں حضرت بندگیمیاں سید محمود اور حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ یہ روایت انھیں کی بشارت سے متعلق ہے۔

چہ مقدار دور اند اندرون خانہ بی بی بون پرسیدند کہ حضرت میرانجیو چہ سبب خندی وخوشی مینید فرمودند چوں خوشی نہ کنیم کہ فرزند بصفت فرزندی می آید۔ سبب شادی ست کہ درمیان ایشاں بعضے کساں اینچنیں اند درصحبت ایشاں بسیار کس مہدی شوند حضرت بی بی پرسیدند ایشاں کدام اند بفرمائید تا تعظیم فرمودند میراں سید محمودؓ میاں سید خوندمیرؓ۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ میاں شیخ کبیرؒ جماعت کثیر کیساتھ (خراسان میں) حضرتؑ کی طرف آنے کی خبر پہنچی تو حضرت مہدی علیہ السلام خوش ہوکر استفسار فرمانے لگے کہ کتنی منزل قریب ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرتے کہ قریب آگئے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام اپنے حجرہ مبارک سے چند بار باہر تشریف لاتے اور پوچھتے رہے کہ کتنی دور ہیں'' حضرت بی بی بون رضی اللہ عنہا نے گھر میں دریافت کیا کہ حضرتؑ! آپؑ اتنا خوش خوش کیوں ہیں؟ آپؑ نے فرمایا خوشی کیوں نہ کروں جبکہ فرزند اوصاف فرزندی کیساتھ آرہا ہے خوشی کا ایک سبب تو یہ بھی ہیکہ ان کے ساتھ (جماعت میں) بعض ایسے بھی ہیں جنکی صحبت میں بہت سارے لوگ مہدیؑ (ہدایت یافتہ) بنیگے۔ بی بیؓ نے عرض کیا وہ کون ہیں معلوم فرمادیجئے تا کہ ہم انکی تعظیم کریں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا میراں سید محمودؓ و میاں سید خوندمیرؓ۔

(۲۴۷) روزے ہمہ مہاجراں رضی اللہ عنہم اجماع کردہ بودند بر گفتگوے فضل دو جواناں یکے از یں جماعت گفت خصوصیت دو جواناں معلوم است ولیکن تعین نشدہ است کہ آں دو جواناں کدام ہستند بعدہ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ فرمودند کہ بندہ را سماع اینچنیں است کہ حضور آنحضرت بی بی بون رضی اللہ عنہا پرسیدہ اند حضرت میرانجیو علیہ السلام نام ہر دو پیش حضرت بی

(۳ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے)

۳ نظم مذکور کی صحت کیلئے ہم نے دوسری کتابوں کا مطالعہ کیا تو تاریخ سلیمانی سے معلوم ہوکہ میں قاضی شہ تاج نے الکتاب الحسینی میں حضرت صدیق ولایتؓ کی شہادت کے واقعات اور شہدا کے ناموں کی تفصیل لکھی ہے۔ اسی کتاب میں یہ مرثیہ بھی درج ہے

اشرف القوم فخر آل رسول	ہم جگر گوشہ از رسولؐ و بتول
مرشد نیک سید خوندمیرؓ	تابع حضرت بنور ضمیر
روز جمعہ چہار دہم شوال	رفت در ظل حق باحسن حال
سال تاریخ او ظہور از ظل	زانکہ او بودہ است آگہ دل

اس کے بعد خود میاں قاضی شہ تاج کی نسبت صاحب تاریخ نے یہ لکھا ہے:۔

بشاا ے چز یزایں بصحت نرسیدہ کہ میاں قاضی شہ مشارالیہ کہ از طرف عنیل اضل بندگیمیاںؓ آمدہ بودند باز ور قتال عنان عنیل بدحال گرفتند آں ہستند یا دیگرے؟ اگر آں ہستند تا عجب می آید کہ باوجود چنیں عقیدت وفدویت کہ بجناب صدیق ولایتؓ بود بفوج منکران چنیں نعمت عظمیٰ را گزاشتہ چوں مانندو اگر بعض گویند کہ شرط نمک بود اینہم عجب چرا کہ در ہمہ امور شرط نمک بود انہم عجب اچرا کہ در ہمہ امور شرط نمک است مگر دریں وقت نیست چوں استیلاء کفر بر اسلام شد در معاونت کفر ماندنا رواست (تاریخ سلیمانی جلد ثانی)

یعنی جان اے عزیز کہ یہ بات صحت کو نہیں پہنچتی ہے کہ میاں قاضی شہ تاج جو کہ عین الملک بدتوفیق کی طرف سے بندگیمیاںؓ کے پاس آئے تھے اور قتال کے وقت عین الملک بدحال کی باگ پکڑے ہوئے تھے یہ وہی ہیں یا کوئی دوسرے میاں قاضی شہ تاج ہیں۔ اگر وہی ہیں تو تعجب ہوتا ہے کہ جناب صدیق ولایتؓ سے ایسی عقیدت وذرائیت کے باوجود ایسی نعمت عظمیٰ کو چھوڑ کر منکرین کی فوج میں کیسے شریک رہے۔ اگر کہا جائے کہ یہ شرطِ نمک تھی۔ تو یہ بھی تعجب کی بات ہے کیونکہ تمام امور میں شرطِ نمک کا لحاظ رکھا جاسکتا ہے مگر اس موقع پر نہیں۔ جب کہ کفر اسلام پر غلبہ کر رہا ہو تو کفر کی معاونت میں رہنا جائز نہیں ہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صدیق ولایتؓ کی شہادت کے واقعات اسی وقت قلمبند کر لئے گئے تھے۔ اور یہ مرثیہ بھی اسی وقت کا لکھا ہوا ہے۔۔ اور حضرت شاہ قاسم مجتہد گروہؒ کے والد حضرت بندگیمیاں سید یوسفؒ نے بھی یہ مرثیہ مطلع الولایت میں میاں قاضی شہ تاج کی طرف منسوب کرکے درج فرمایا ہے البتہ ''تابع حضرت'' کے بجائے ''تابع حضرتش'' ہے۔

....

بی فرمودند بیائید تا از حضرت بی بی میپرسیم بعدہ ہماں مہاجراں رضی اللہ عنہم پیش حضرت بی بی رفتند ومیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ فرمودند بندہ می پرسد بدیں عبارت پرسیدند کہ خدائتعالیٰ حاضر وناضر است حضرت میراں علیہ السلام نیز حاضر اند۔ از حضرت میراں علیہ السلام شنیدہ باشید بفرمائید حضرت میراں علیہ السلام نام دو جواناں پیش شما فرمودہ اند کدامند۔'' بعدہ حضرت بی بی بون رضی اللہ عنہما بدیں عبارت فرمودند کہ'' حضرت میراں علیہ السلام درحال دعوت فرمودند فرمان میشود کہ اے سید محمود دو جوانان سیداں را بے واسطہ از حضرت نامی رسد واز حضرت ما بر تو منت است کہ پیش تو آنچنیں کساں ہستند اگر ترا نفرستادے ایشاں ہر دو لایق ایں مقام بودندے بی بیؓ فرمودند چونکہ من ایں حکایت شنیدم پرسیدم کہ حضرت میرانجیوؑ آں دو جواناں کدام اند میرانجیوؑ فرمودند در کار خود باشید خدائتعالیٰ اظہار خواہد کرد بعدہ عرض کہ دم میرانجیوؑ بداں سبب می پرستم تا تعظیم ایشاں کنم ہمچوں تعظیم خوندکار۔ بعدہ فرمودند آں دو جواناں میراں سید محمودؓ ومیاں سید خوندمیرؓ اند۔

ترجمہ:۔ ایک روز تمام مہاجرین رضی اللہ عنہم نے اجماع کیا تھا۔'' فضیلت دو جوانان'' پر گفتگو ہوئی ایک صاحب نے کہا کہ دو جوانوں کی خصوصیت معلوم تو ہے لیکن دو جوانان کون ہیں اس کا تعین (ہمارے علم میں) نہیں ہے۔ اس کے بعد حضرت میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ بندہ کو ایسی سماع ہیکہ حضرت مہدی علیہ السلام کی حضوری میں حضرت بی بی بونؓ نے سوال کیا ہے اور حضرت مہدی علیہ السلام نے بی بیؓ سے دونوں کے نام فرما دیئے ہیں۔ آپ لوگ بھی چلئے تا کہ حضرت بی بیؓ سے پوچھ لیں۔ اس وقت تمام مہاجرین رضی اللہ عنہم حضرت بی بیؓ کے پاس گئے میاں سید خوندمیرؓ نے کہا کہ بندہ پوچھتا ہے۔ اور اس طرح پوچھنے لگے کہ خدائتعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔ (یہ سمجھو کہ) حضرت مہدی علیہ السلام بھی موجود ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام سے آپؓ نے جو کچھ سنا ہے بیان فرما دیجئے۔ حضرتؓ نے آپؓ سے دو جوانوں کے نام جو فرمائے ہیں وہ کون ہیں؟ حضرت بی بی بون رضی اللہ عنہا نے اس طرح جواب دیا کہ'' حضرت مہدی علیہ السلام تبلیغ (مہدیت) کا بیان فرما رہے تھے اسی حالت میں فرمایا کہ (خدائتعالیٰ کا) فرمان ہو رہا ہے کہ اے سید محمدؑ دو سید نوجوانوں کو ہماری بارگاہ سے بے واسطہ پہنچتا ہے۔ اور یہ ہماری طرف سے آپؑ پر فضل واحسان ہے کہ آپؑ کے پاس ایسے لوگ ہیں۔ اگر تم مبعوث بھی نہوتے تو یہ دونوں اسی مقام کے لایق ہوتے بی بی بون رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب میں نے یہ بیان سنا تو پوچھا کہ حضرت میرانجیؑ وہ دو جوان کون ہیں۔ میرانجیؑ نے فرمایا کہ تم اپنے کام میں رہو خدائتعالیٰ ظاہر فرمادیگا۔ میں نے عرض کیا۔ میرانجیؑ! اس لئے پوچھ رہی ہوں کہ آپؑ کی طرح ان کی بھی تعظیم کرنا چاہتی ہوں۔ اس وقت حضرتؑ نے فرمایا کہ وہ دو نوجوانان، میراں سید محمود ومیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما ہیں۔

(۲۴۸) نقلست کہ بحضور میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ [۱] بعضے مہاجراں پیش حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ گفتند کہ میاں سید خوندمیر بر ہمہ یاراں خودرا افضل میدہند میراں سید محمودؓ فرمودند بندہ فضل خود نہادہ است ہر کہ بخواہد بگیرد پس ایں خبر بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ شنیدند۔ فرمودند کہ بندہ گاہے خودرا بر یاراں فضل ندادہ است کہ حضرت میراں علیہ السلام

[۱] '' بحضور میاں سید خوندمیرؓ '' ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب) (ا۔ج)

دائیم نیستی وفنا فرمودہ اند فضل دادن صفت ہستی است۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ میاں سید خوندمیرؓ کے زمانہ میں چند مہاجرینؓ نے حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ سے کہدیا کہ میاں سید خوندمیرؓ اپنے کو تمام صحابہؓ پر فضیلت دیتے ہیں۔ حضرت سید محمود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بندہ خود اپنا فضل رکھتا ہے جو چاہے حاصل کرلے۔ اس کے بعد بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے یہ خبر سنی تو فرمایا کہ ''بندہ نے کبھی صحابہؓ پر اپنا فضل نہیں جتلایا ہے۔ کیونکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ہمیشہ نیستی اور فنا کی تعلیم فرمائی ہے فضل جتانا تو ہستی کی صفت ہے۔

(۲۴۹) [ا] و نیز بعضے مہاجراں رضی اللہ عنہم گفتند کہ حضرت میراں علیہ السلام کدام وقت تخصیص دو جوانان کردہ اند گفتند در وقت عصر میراں سید محمود و میراں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما یکجا برائے نماز ایستادہ بودند ہم در نماز میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ راازحق تعالیٰ معلوم شد **فبدل الذین ظلموا قولاً غیر الذی قیل لھم** (جزء ارکوع ۶) بعداز نماز در گوش میراں سید محمود رضی اللہ عنہ، میراں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ گفتند کہ ایں چنیں معلوم می شود میراں سید محمود رضی اللہ عنہ بآواز بلند فرمودند **اٰمنا و صدقنا** میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ ایں بیت خواندند و در حجرہ رفتند۔ **بیت**

خدا آں عابداں را بر گزیند ۔۔۔ کہ در راہ خدا خود را نہ بیند

باز در خلوت ازحق تعالیٰ باعتاب (بحضرت میراں علیہ السلام) معلوم شد کہ حق پوشی چرا کردی جواب دادند خداوندا چیزے حجت باید۔ باز معلوم شد کہ سنت ما چنیں جاریست **من کان عدو اللّٰہ و ملئکتہٖ و رسولہٖ و جبرئیل و میکائل فان اللہ عدو للکافرین** (جزء ارکوع ۱۲) حضرت میراں علیہ السلام ہمہ برادراں رابشارۃ فرمودند ولیکن بشارۃ دو جواناں تخصیص است ہچوں درمیانِ فرشتگاں جبریل و میکایل علیہما السلام۔

ترجمہ:۔ نیز (روایت ہیکہ) بعض مہاجرین رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ حضرت میراں علیہ السلام نے دو جوانوں کی تخصیص کس وقت بیان فرمائی ہے؟ جواب دیا گیا کہ عصر کے وقت میراں سید محمود و میراں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما ایک جگہ نماز میں کھڑے تھے۔ نماز کی حالت میں میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوا کہ '' **فبدل الذین ظلموا قولاً غیر الذی قیل لھم**'' (پس بدل ڈالا ان ظالموں نے ایک اور کلمہ جو خلاف تھا اس کلمہ کے جس کی ان سے فرمایش کیگئی تھی (جزء ارکوع ۶) نماز کے بعد میراں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کے کان میں (آہستہ) کہا کہ مجھے ایسا معلوم ہوا ہے۔ میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے فرمایا اٰمنا وصدقنا میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے یہ بیت پڑھی اور حجرہ میں چلے گئے۔ (ترجمہ بیت)

خدائتعالیٰ انھیں عابدوں کو برگزیدہ فرماتا ہے جو خدائتعالیٰ کی راہ میں اپنے پر نظر نہیں رکھتے ہیں

پھر خلوت میں (حضرت مہدی علیہ السلام کو) عتاب کیساتھ معلوم ہوا کہ حق بات چھپاتے کیوں ہو؟ آپؑ نے جواب دیا خداوندا کچھ حجت (اعجاز) بھی چاہیئے (بارگاہ رب العزت سے) معلوم ہوا کہ ہمارا طریقہ اسی طرح جاری رہا ہے (ترجمہ

[ا] روایات (۲۴۹) و (۲۵۰) ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب) (ا۔ج)

آیت) جوکوئی اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتوں اوراس کے رسولوں اور جبریل ومیکایل کا دشمن ہے۔ پس بیشک اللہ تعالیٰ (ان) کافروں کا دشمن ہے (جزء ۱ رکوع ۱۲) حضرت مہدی علیہ السلام نے (اسی وقت) تمام صحابہؓ کے حق میں بشارتیں بیان فرمائی ہیں۔ لیکن دو جوانوں کی بشارت اسی طرح مخصوص ہے جیسے کہ فرشتوں میں جبرئیل و میکایل علیہما السلام (کی خصوصیات) ہیں۔

(۲۵۰) حضرت میراں علیہ السلام دست میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ گرفتہ درون حجرہ بردند وفرمودند سید خوندمیرؓ سہ ماہ شدہ اندفرمان ازحق می شود کہ ہر پنج انگشت بر سینہ خود نہادند وفرمودند آنچہ دردل ایں بندہ نزول میشود کہ آں در سینہ شما ظہور شدہ است۔ بعدہ ہماں پنج انگشت سے بار بر سینہ میاں رضی اللہ عنہ نہادند وفرمودند کہ اینجا ظہور شدہ است۔

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام (ایک دفعہ) میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر حجرہ میں لیگئے اپنے سینہ مبارک پر اپنے ہاتھ کی پانچ انگلیاں رکھتے ہوئے فرمایا سید خوندمیر تین مہینے ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمان ہورہا ہے کہ جو کچھ اس بندے کے دل میں نزول ہوتا ہے وہ تمہارے سینہ میں ظہور پایا ہے اس کے بعد وہی پانچ انگلیاں تین بار میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے سینہ پر رکھکر فرمایا کہ اس جگہ ظہور ہوا ہے۔

(۲۵۱) نقل است وقتے بندگیمیاں یوسفؓ را جذبہ شد ہمہ براداراں پسخوردہ میاں مذکور نوشیدند میراں سید محمود رضی اللہ عنہ از درون خانہ پیش آمدہ بسیار زاری کردند بحضرت میراں علیہ السلام [۱] خبر شد کہ میراں سید محمود بسیار زاری می کنند۔ حضرت میراں علیہ السلام خود آمدہ فرمودند چراچناں کنید گفتند [۲] کہ میرانجیؑ مرا با شما سہ نسبت اند یکے پدری دوم استادی وسوم مرشدی ومیاں یوسف را چنیں حال روزی شدہ است وبندہ را چیزے نیست۔ فرمودند کہ شما ایں چہ آرزو کنید اورا تجلی روحی شدہ است اوآہ آہی کند حال شما ازیں بہتر است شما آرزوے بدر خود بکنید فرومدند خدائتعالیٰ صدقہ خوندکار روزی کند۔ حضرت مہدی علیہ السلام فرمودند بھائی سید محمود صدقہ خوار نباید شد مردانگی باید کرد [۳] وحال میاں [۴] یوسف چہ آرزو می کنید حال میاں سید خوندمیر بہ مبیند تجلی بر تجلی می شود بشرہ ہم تغیر نمی شود۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ ایک وقت بندگیمیاں یوسف رضی اللہ عنہ کو جذبہ ہوا تمام صحابہؓ نے صاحب موصوف کا پسخوردہ پیا۔ حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ گھر سے باہر آئے (تو یہ دیکھکر) بہت زاری کرنے لگے حضرت مہدی علیہ السلام کو اس کی اطلاع دیگئی آپؐ خود تشریف لے آئے اور فرمایا کہ ایسا کیوں کررہے ہو۔ عرض کیا کہ میرانجیؐ! آپؐ سے مجھے تین نسبتیں حاصل ہیں۔ پدری۔ استادی۔ مرشدی۔ میاں یوسفؓ کو جو کیفیت روزی ہوی ہے اور بندہ کو ایسا کچھ نہیں آپؐ نے فرمایا کہ تم یہ کیا تمنا کررہے ہو۔ ان کو رومی تجلی ہوئی ہے جسکی وجہ وہ آہ آہ کررہے ہیں۔ تمہارا حال تو اس سے بہتر ہے۔ تم اپنے باپ (کے حال) کی آرزو کرو۔ (حضرت سید محمودؓ) نے عرض کیا کہ خوندکار کا صدقہ خدائتعالیٰ روزی کرے۔ حضرت

---

[۱] بی بی بونؓ پیش حضرت میراں علیہ السلام عرض کردند حضرت میرانجیوؓ میراں سید محمود ہلاک میشوند خوندکار بیائید میرانجی آمدہ فرمودند (ب۔ا) [۲] گفتند کہ میاں یوسف راالخ (غ۔ب)(ا۔ج) [۳] ''دیگر باید کرد'' (غ۔ب)(ا۔ج) [۴] مردانگی باید کرد کے بعد کا مضمون ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔ج)

مہدی علیہ السلام نے فرمایا بھائی سید محمودؓ صدقہ خوار نہ بننا چاہیئے ۔ مردانگی کو عمل میں لانا چاہیئے ۔ میاں یوسفؓ کے حال کی آرزو کیا کررہے ہو۔ میاں سید خوندمیر کا حال دیکھو تجلی پر تجلی ہوتی ہے بشرہ بھی متغیر نہیں ہوتا ہے۔

(۲۵۲) فرمودند[۱] بھائی سید محمود شما مسجد جامع برابر ایں بندہ نیائید پیش شدہ بیائید یا پس خدائتعالیٰ غیور است۔

ترجمہ:۔ (حضرت مہدی علیہ السلام نے) فرمایا بھائی سید محمودؓ تم جامع مسجد کو بندہ کے برابر نہ چلو۔ یا تو آگے ہوجایا کرو یا پیچھے (کیونکہ) خدائتعالیٰ غیور ہے۔

(۲۵۳) فرمودند کہ بھائی سید محمد شما را سیر نبوت است وسید خوندمیر را سیر ولایت۔

ترجمہ:۔ (حضرت مہدی علیہ السلام) نے فرمایا کہ بھائی سید محمودؓ تمکو سیر نبوت ہے اور سید خوندمیرؓ کو سیر ولایت۔

(۲۵۴) فرمودند کہ ایں دو جوانس کہ چپ در است نشستہ اند فرمان می شود کہ پرورش ایشاں از حضرت ما بے واسطہ است۔

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دو جوان جو سیدھے اور بائیں جانب بیٹھے ہوئے ہیں ان کے بارے میں فرمان ہورہا ہے کہ ان کی پرورش ہماری بارگاہ سے بے واسطہ ہورہی ہے۔

(۲۵۵) روزے اکثر مہاجراں[۲] بعد رحلت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ جمع شدہ نشستہ بودند بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ سنگ ریزہ بدست گرفتہ فرمودند کہ ایں سنگ را میراں علیہ السلام گو ہر فرمودہ اند۔ شما چہ میگوئید بعدہ میاں سلام اللہ رضی اللہ عنہ خاشاک بدست گرفتہ فرمودند کہ ایں را میراں علیہ السلام شاہ فرمودہ اند شما چہ میگوئید حضرت بندگیمیاں نظام و دیگر مہاجراں[۳] رضی اللہ عنہم فرمودند آں سنگ گوہر است وآں خاشاک شاہ است[۴] بعدہ میاں نعمت میاں دلاور (رضی اللہ عنہ) را گفتند کہ شما بگوئید میاں دلاور رضی اللہ عنہ گفتند کہ بندہ کمینہ است سخن ما را چہ اعتبار است ۔ استادہ شدند ملک بخن رضی اللہ عنہ پس میاں دلاور رضی اللہ عنہ نشستہ بودند دامن میاں دلاور رضی اللہ عنہ گرفتند میاں دلاورؓ را نشاندند۔ باز میاں نعمت رضی اللہ عنہ گفتند حقیقت است بگوئید میاں دلاور رضی اللہ عنہ گفتند سخن ما را چہ اعتبار است۔ باز برخواستند باز ملک بخنؓ دامن گرفتہ میاں دلاورؓ را نشاندند میاں نعمت گفتند انچہ از حضرت میراں علیہ السلام معلوم است چرا نمی گوئید بعدہ میاں دلاور رضی اللہ عنہ گفتند کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را شرف نزولِ قرآن بود و محمد مہدی صلی اللہ علیہ وسلم را شرف بیان قرآن شد اکنوں ہم خدائتعالیٰ ہر کرا بیانِ قرآن دادہ شد او را بر ہمہ یاراں فضل است پس بہ بینید کہ بیان قرآن مثل سید خوندمیرؓ را ہست جنگ نیست پس ہمیں حجت بسندہ است بر فضل میاں سید خوندمیرؓ پس ہر کہ عمر و عثماں رضی اللہ عنہما صفت باشند باید کہ بیعت کنند ۔ بعدہٗ ازاں ہر یکے برخواستند چونکہ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ بدر خانہ بخو در سیدند میاں نظام رضی اللہ عنہ شتابی آمدند و بیعت کردند وگفتند میاں سید خوندمیر بندہ را در برادرانِ خود شمارند بعدہٗ میاں نعمت رضی اللہ عنہ بہ برادرانِ خود گفتند کہ شما را پیش بندہ ماندن حاجت نیست ۔ میاں دلاورؓ میاں سید خوندمیرؓ را فضل دادہ اند کسے کہ فاضل شد صحبت او باید کرد۔ اگر خدائتعالیٰ بندہ را فضل ایشاں

---

[۱] روایات (۲۵۲۔۲۵۳۔۲۵۴۔۲۵۶۔۲۵۷) ان نسخوں میں نہیں ہیں۔ (غ۔ب) (ا۔ج) [۲] اکثر مہاجراں نشستہ بودند (ب۔ا) [۳] ''دیگر مہاجراں'' نہیں ہے (ب۔ا)
[۴] ''شاہ است'' کے بعد کا مضمون ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب) (ا۔چ)

معلوم خواہد کرد بندہ ہم صحبتِ ایشاں اختیار خواہم کرد۔ بعدہ میاں دلاور رضی اللہ عنہ گفتند کہ میاں نعمتؓ چرا رنجش می شوید شمارا ہم حضرت میراں علیہ السلام درآخریں شمردہ اند۔ دیگراں ہم دراں سبب با میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ بیعت کردند۔

ترجمہ:۔ حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کی رحلت کے بعد اکثر مہاجرین رضی اللہ عنہم ایک روز جمع ہوئے تھے۔ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے ایک سنگریزہ ہاتھ میں لیکر فرمایا کہ اس سنگریزہ کو حضرت مہدی علیہ السلام نے گوہر فرمایا ہے۔آپؓ کیا فرماتے ہیں؟اس کے بعد حضرت میاں سلام اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا (یعنے ایک کاڑی) ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس کو شاہ فرمایا ہے ۔آپؓ کیا فرماتے ہیں؟ حضرت بندگیمیاں نظامؓ اور دوسرے مہاجرین رضی اللہ عنہم نے کہا کہ وہ سنگریزہ گوہر ہےاوروہ کاہ شاہ ہے۔اس کے بعد میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے میاں دلاور رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپؓ فرمایئے۔میاں دلاور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بندہ کمترین ہے بندہ کی بات کا کیا اعتبار ہے ۔کھڑے ہوگئے۔ ملک بخن رضی اللہ عنہ نے جو میاں دلاور رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہی تشریف فرما تھے میاں دلاور رضی اللہ عنہ کا دامن پکڑ کر بٹھالیا۔ میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو حقیقت ہے بیان کردیجئے میاں دلاور رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہماری بات کا کیا اعتبار ہے۔ پھر اٹھ گئے۔ ملک بخن رضی اللہ عنہ نے دوبارہ دامن پکڑ کر بٹھایا میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام سے جو کچھ معلوم ہوا ہے آپؓ کیوں بیان نہیں فرمادیتے اس وقت میاں دلاور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نزولِ قرآن کا شرف تھا اور محمد مہدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قرآن کے بیان کا شرف ہے۔اب بھی خدائے تعالیٰ جس کو بیان قرآن عطا فرمائے اس کو تمام (موجودہ) صحابہؓ پر فضیلت رہیگی۔ پس دیکھ لو کہ سید خوندمیرؓ کی طرح کسی کو بیان قرآن حاصل ہے؟ بحث نہیں ہے میاں سید خوندمیرؓ کی فضیلت پر یہی حجت کافی ہے۔ جو صحابی حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کی صفت پر ہوں انھیں بیعت کرنی چاہئیے ۔اس کے بعد سب اٹھ گئے جب میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ اپنے گھر کے دروازہ پر پہنچے تو حضرت میاں نظام رضی اللہ عنہ نے تیزی سے تشریف لاکر بیعت کی۔اور فرمایا میاں سید خوندمیرؓ بندہ کو آپؓ کے برادرانِ دائرہ میں شمار کیجئے! اس کے بعد حضرت میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے اپنے برادران دائرہ سے فرمایا کہ آپؓ لوگوں کو میرے پاس رہنے کی ضرورت نہیں رہی ہے۔ کیونکہ میاں دلاورؓ نے میاں سید خوندمیرؓ کی فضیلت بیان کی ہے۔ جو صاحب فضیلت ہے اسکی صحبت اختیار کرنی چاہئیے ۔اگر خدائتعالیٰ ان کی فضیلت اس بندہ پر بھی ظاہر فرمادیگا تو بندہ بھی ان کی صحبت اختیار کریگا۔ اس کے بعد میاں دلاور رضی اللہ عنہ نے میاں نعمت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپؓ کیوں رنجیدہ ہورہے ہیں آپؓ کو بھی حضرت مہدی علیہ السلام نے آخرین میں شمار فرمایا ہے۔ دوسرے صحابہؓ نے بھی اسی لئے حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی ہے۔

(۲۵۶) میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کرت ومرت فرمودند کہ حضرت میراں علیہ السلام کرات ومرات درحجرہ ایں بندہ آمد اندو ہر بار فرمودہ اند کہ سید خوندمیرؓ امروز درحق شما ایں چنیں فرمان میشود واز خدائتعالیٰ۔ بندہ جواب دادے حضرت میرانجیوؓ بندہ ہیچ چیز نیست حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ بندہ چہ داند فرمان میشود۔

ترجمہ:۔ حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے بار بار فرمایا کہ حضرت میراں علیہ السلام اس بندہ کے حجرہ میں کئی بار تشریف لا کر یہ فرمایا کرتے کہ آج تمہاری شان میں حق تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمان ہوا ہے۔ بندہ عرض کرتا کہ حضرت میرانجی! بندہ کوئی چیز نہیں ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام فرماتے کہ بندہ کو کیا معلوم۔ فرمان (ایسا) ہورہا ہے۔

(۲۵۷) یکبار میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ معاملہ دیدند در حال حیاتِ حضرت میراں علیہ السلام کہ وصال شدہ است و برادراں غسل دادہ جنازہ ہمستعد کردند بعدہٗ یاراں قصد کردند کہ جنازہ بردارند نہ توانستند بندہ با سبکی و آسانی چوں قدم روانہ شدم چہ بنیم کہ حضرت میراں علیہ السلام در جنازہ نشستہ اند د ہر دو دست بندہ بر سینہ ماندہ حضرت میراں علیہ السلام در ذات من غائب شدند ایں معاملہ پیش میراں جیو علیہ السلام عرض کردم حضرت میراں علیہ السلام فرمودند آئے ہمچنیں است چنانچہ دیدی۔ آں بار ولایت حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم است جز شما کسے برداشتن نتوانند شمارا فنا در ذات من است بندہ و شما ہر دو یک ذات اند ہیچ فرق نیست۔

ترجمہ:۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی حیات مبارک کے زمانے میں حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے ایک معاملہ (خواب) دیکھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا وصال ہوگیا ہے۔ صحابہؓ نے غسل دیکر جنازہ تیار کردیا ہے۔ اس کے بعد صحابہؓ نے جنازہ اٹھانے کی کوشش کی۔ اٹھا نہ سکے بندہ کے دل میں بات آئی کہ اگر بندہ سے کہا جائے تو بندہ اٹھالیگا اس کے بعد تمام صحابہؓ نے بندہ کو جنازہ اٹھانے کے لئے فرمایا۔ سبکی و آسانی کے ساتھ (جنازہ اٹھا کر) چند قدم روانہ ہوا ہی تھا کہ کیا دیکھتا ہوں حضرت مہدی علیہ السلام جنازہ میں اٹھ بیٹھے ہیں اور (حضرت کے بجائے) بندہ کے دونوں ہاتھ بندہ کے سینہ پر رکھے ہوئے ہیں۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام میری ذات میں غائب ہوگئے ہیں۔ یہ معاملہ حضرت مہدی علیہ السلام کے حضوری میں عرض کیا تو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! تم نے جیسا دیکھا ویسا ہی ہے۔ وہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت کا بار ہے۔ تمہارے سوائے کوئی اٹھا نہیں سکتا تم کو بندہ کی ذات میں فنا ہے۔ بندہ اور تم دونوں ایک ذات (ہوچکے) ہیں کوئی فرق نہیں ہے۔

(۲۵۸) روزے حضرت میراں علیہ السلام بیان فضل ولایت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم می فرمودند ہم دریں میان فرمودند کہ فرمان حضرت عزت می شود اے سید محمد [۱] جائیکہ ختم ولایت می شود آں جا بسیاراں قائم قائم مقام انبیاء شوند بعضی راسیر ابراہیم علیہ السلام بعضی راسیر موسیٰ علیہ السلام [۲] بعضی راسیر عیسیٰ علیہ السلام بشود [۳] میاں سید خوندمیر پرسیدند حضرت میرانجیوؓ کسے راسیر مصطفیٰ وسیر مہدی ہم باشد فرمودند آرے میراں سید محمود راسیر مصطفیٰ است شمارا در ذات بندہ سیر است۔

ترجمہ:۔ ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت کی فضیلت بیان فرمارہے تھے اس اثناء میں آپؑ نے فرمایا کہ حضرت رب العزت کا فرمان ہورہا ہے کہ اے سید محمدؐ جہاں ولایت ختم ہوگی وہاں بہت سارے

---

[۱] اے سید محمد ہر کہ ختم ولایت مصطفیٰ شود اینجا بعضی قائم مقام انبیا شوند (ب۔ا) [۲] سیر موسیٰ روزی صلوات علیہم اجمعین نام بعضے تعین فرمودند (ب۔ا)
[۳] بشود کے بعد کی عبارت نہیں ہے۔ (غ۔ب) (ا۔ج)۔

قائم مقامِ انبیاء ہوں گے بعض کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیر اور بعض کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سیر اور بعض کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیر حاصل ہوگی۔ حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کسی کو سیر مصطفیٰ ﷺ و سیر مہدیؑ بھی ہوگی! آپؑ نے فرمایا ہاں! میراں سید محمودؓ کو سیر مصطفیٰ ﷺ ہے اور تم کو بندہ کی ذات میں سیر ہے۔

(۲۵۹) روزے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ معاملہ دیدند در حال حیات حضرت میراں علیہ السلام کہ حضرت میراں علیہ السلام را وصال شدہ است و بعضی یاراں با ما مخالفت میکنند بعدہ معاملہ پیش حضرت میراں علیہ السلام عرض کردند۔ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند ہر چہ دیدید ہمچناں خواہد[1] شد۔ و بر شما بے دینی ثابت خواہند کرد شما مستقیم باشید حق طرف شما است ایشاں رجوع خواہند کرد۔

ترجمہ:۔ ایک روز میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے حضرت مہدی علیہ السلام کی حیات مبارک کے زمانہ میں معاملہ (خواب) دیکھا۔ کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا وصال ہوگیا ہے اور بعض صحابہ آپؓ سے مخالفت کر رہے ہیں اس کے بعد آپؓ نے یہ معاملہ حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا تو حضرتؑ نے فرمایا جو کچھ تم نے دیکھا ہے ایسا ہی ہوگا۔ تم پر بے دینی ثابت کریں گے تم استقامت سے رہو۔ حق تمہاری طرف ہے یہ لوگ رجوع کریں گے۔

(۲۶۰) روزے حضرت میراں علیہ السلام دو کس را علی الیقین فرمودند کہ شما را سیر ابراہیم علیہ السلام است اگر حیات شما باشد ازیں بیشتر شوید لیکن حیات نیست۔ یکے ازاں ہر دو سومی روز رحلت کرد و دیگر روز نہمی متوفی شد۔

ترجمہ:۔ ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام نے دو صاحبینؓ کے متعلق علی الیقین فرمایا کہ تم کو سیر حضرت ابراہیم علیہ السلام حاصل ہے۔ اگر تمہاری حیات اور ہوتی تو تم اور ترقی کر جاتے لیکن حیات نہیں ہے۔ ان دونوں میں سے ایک صاحبؓ تیسرے دن اور دوسرے صاحبؓ نویں دن رحلت کر گئے۔

(۲۶۱) وقتی چشمہائے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ[2] پر آب شدند بسیار گریہ کردہ فرمودند کہ از حق تعالیٰ معلوم میشود اے سید خوندمیر بار تو تمام شدہ است لیکن چیزے حکمت است کہ ترا زندہ می دارم۔

ترجمہ:۔ ایک وقت حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے بہت زاری کرتے ہوئے آپؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہو رہا ہے کہ اے سید خوندمیرؓ تمہارا بار تم تو پورا کر چکے ہو لیکن کچھ حکمت ہیکہ جسکی وجہ ہم نے تمہیں زندہ رکھا ہے۔

(۲۶۲) روزے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ[3] را بعد از تخفیف درد شکم کہ مبالغت شدہ بود فرمودند کہ از حق تعالیٰ معلوم میشود کہ اے سید خوندمیرؓ ترا د کسانیکہ در دائرہ تواند خلعتہا و تشریفہا کردیم از خلعتہا این است کہ گوشت و پوست و استخواں و مو بموترا افنا بخشیدیم و بی بی خونزاؓ را فرمودند کہ در دن دائرہ خبر کنید کہ دوگانۂ شکرانہ ادا کنند شما را حق تعالیٰ امشب تشریف کردہ

---

[1] خواہد شد کے بعد کی عبارت نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔ج) ؎ انصافنامہ میں ان دو حضرات کا نام میاں مخدوم و میاں عزیز اللہؓ مذکور ہے۔
[2] رضی اللہ عنہ بسیار درد و میر کدند (غ۔ب)(ا۔ج) [3] رضی اللہ عنہ را تسلیم در مبالغہ شدہ بود (غ۔ب)(ا۔ج)

است یکی ازاں اینست کہ از جملہ گناہاں بخشیدہ واز ہر یکی خوشنود شدہ است [۲]۔ بعدہ ملک الہدادؒ راطلبید ند آنچہ عطا شدہ بود یکبیک عیاں فرمودند این نیز فرمودند کہ عیسیٰ صلوات اللہ علیہ را نزدیک نمودند۔

ترجمہ:۔ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے ایک روز شدید درد شکم میں کمی ہونے کے بعد فرمایا کہ حق تعالیٰ کی طرف سے معلوم کیا جارہا ہے کہ اے سید خوندمیرؓ تم کو اوران لوگوں کو جو تمہارے دائرے میں ہیں خلعت اور بزرگیاں ہم نے عطا کی ہیں۔ ایک خلعت یہ بھی ہے کہ تمہارے گوشت' پوست' استخوان بلکہ بال بال کو ہم نے فنا بخشی ہے۔ اور بی بی خونزاؓ کو آپؓ نے فرمایا کہ دائرہ میں یہ خبر معلوم کردو کہ دوگانۂ شکرانہ ادا کریں۔ کیونکہ تم لوگوں کو آج رات جو بزرگیاں عطا ہوئی ہیں ان میں ایک بزرگی یہ ہے کہ تمام گناہ بخشے گئے۔ اور ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوئی ہے۔ اس کے بعد حضرت ملک الہداد رضی اللہ عنہ کو بلا کر جو کچھ عطا ہوا تھا ایک ایک کی تفصیل آپؓ نے بیان فرمائی۔ نیز فرمایا کہ حضرت عیسیٰ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کو قریب دکھائے ہیں۔

(۲۶۳) روزے میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ بمیراں سید محمود رضی اللہ عنہ عرض کردند کہ بندہ را در دائرہ خود جاے بدہید تا با دائرہ [۳] خویش آمدہ بماند فرمودند حضرت میراں علیہ السلام آنچہ در حق بندہ فرمودہ اند آں در حق شما ہم فرمودہ اند۔ ہیچ فرق نیست وفرق نہ کردند وفرمودند کہ برادر حقیقی شما ہر دو ہستید [۳] دیاران شما از شما فیض گرفتہ اند پیش بندہ ماندن نتوانند۔ چناں کنید کہ نزدیک بمانید۔ بمقدار یک وقت حاجت خبر شما و خیر من بشما در یک روز رسد۔

ترجمہ:۔ ایک روز حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بندہ کو اپنے دائرہ میں جگہ دیجئے تا کہ اپنے اہل دائرہ کے ساتھ بندہ رہ جائے۔ آپؓ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نے جو کچھ بندہ کے حق میں فرمایا ہے وہی آپؓ کے حق میں بھی فرمایا ہے نہ کوئی فرق ہے نہ کوئی فرق حضرت مہدی علیہ السلام نے کیا ہے۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم دونوں برادر حقیقی ہیں اب آپؓ ایسا کیجئے کہ اتنا قریب اپنا دائرہ قائم کریں کہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی خبر ایک دن میں پہنچ سکے۔

(۲۶۴) [۴] منقول است کہ چوں رحلت میراں علیہ السلام نزدیک رسید در مسجد جامع بعد از ادائی نماز جمعہ وتر گزاردند بعضے یاراں رافہم شد دانستند کہ حضرت میراں علیہ السلام بعد ازیں در مسجد جامع نیایند زیرا کہ نبی علیہ السلام نیز آخر عمر روز جمعہ بعد از ادائی نماز جمعہ وتر گزاردند چنانچہ دانستہ بودند ہمچناں شد بعدہ در مسجد جامع نیامدند۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ جب حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کا زمانہ قریب آپہنچا تو جامع مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد آپؑ نے نماز وتر ادا فرمائی۔ بعض صحابہؓ نے اس عمل کو سمجھا اور جان لیا کہ حضرت مہدی علیہ السلام اس کے بعد جامع مسجد میں تشریف نہیں لائیں گے۔ کیونکہ حضرت نبی علیہ السلام نے بھی عمر کے آخری حصہ میں جمعہ کے روز نماز جمعہ ادا کرنے

---

[۱] خوشنود شدہ است کے بعد کی عبارت نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔ج) [۲] تابندہ پیش شما بماند (ب۔ا) [۳] ''ہستید و چناں کنید'' کے درمیان کی عبارت ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔ج) [۴] روایات (۲۶۴)' (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷)' (۲۶۸) ان نسخوں میں نہیں ہیں۔ (غ۔ب)(ا۔ج)

کے بعد وتر ادا فرمائی ہے (صحابہ رضی اللہ عنہم نے جو سمجھا تھا وہی ہوا)۔ اس کے بعد (حضرت مہدی علیہ السلام) جامع مسجد میں تشریف نہیں لائے۔

(۲۶۵) منقول است کہ درخراسان ہر کہ با حدیث حجت کردے و گفتے کہ میرانجیؑ نشانہائے مہدی علیہ السلام کہ دریں احادیث مذکور اند در ذات خوندکار یافتہ نمیشود۔ فرمودند کہ در احادیث اختلاف بسیار است صحیح از سقیم جدا کردن مشکل است ہر حدیثے کہ موافق کتاب خدائتعالیٰ وحال بندہ باشد آں صحیح است **کما قال علیہ السلام و مستکثر لکم الاحادیث من بعدی فاعرضو اعلی کتاب اللہ تعالیٰ فان وافقوا فاقبلو اوا الا فردوہ۔**

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ مقام خراسان میں جو لوگ احادیث پر سے بحث کرتے اور کہتے کہ میرانجیؑ ان احادیث میں مہدی علیہ السلام کی جو نشانیاں بیان ہوئی ہیں' خوندکار میں نہیں پائی جارہی ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ احادیث میں بہت اختلاف ہے سقیم سے صحیح کو الگ کرنا مشکل ہے۔ جو حدیث کہ خدائتعالیٰ کی کتاب اور بندہ کے حال کے موافق ہو وہی صحیح ہے۔ جیسا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔'' میرے بعد تمہارے لئے احادیث میں کثرت ہوجائیگی اُن احادیث کو اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ملاؤ اگر موافق پاؤ تو قبول کرو ورنہ چھوڑ دو۔

(۲۶۶) منقول است حضرت میراں علیہ السلام وقتی فرمودند معلوم می شود کہ مہدی راو قومِ اور اہیچ جائے مقام و مسکن نباشد۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک وقت فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ مہدیؑ اور اس کی جماعت کے لئے کوئی جگہ مقام و مسکن نہیں ہے۔

(۲۶۷) نیز منقول است کہ حضرت میراں علیہ السلام بست سال ایں ندا شنیدے کہ تو مہدی موعود آخر الزماں ہستی' پوشیدہ واشتند واظہار نہ کردند۔ چوں ندا بعتاب شد اظہار کردند۔

ترجمہ:۔ نیز روایت ہیکہ حضرت مہدی علیہ السلام بیس سال سے ندائے (غیب) سماعت فرمارہے تھے کہ تم مہدی موعود آخر الزماں ہو۔ آپؑ نے پوشیدہ رکھا۔ کسی پر ظاہر نہ فرمایا جب نداعتاب کے ساتھ ہوئی تو آپؑ نے ظاہر فرمایا۔

(۲۶۸) نیز روزے فرمودند کہ سفر معلوم میشود و یاراں برائے استعدادِ سفر مرکب خریدند و دیگر استعداد ہم کردند بعد از چند روز فرمودند سفر باطنی مراد است۔

ترجمہ:۔ نیز روایت ہیکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک روز فرمایا معلوم ہو رہا ہے کہ سفر (کرنا ہوگا) صحابہ رضی اللہ عنہم نے سفر کی تیاری کیلئے سواری خریدی اور دوسری ضروریات بھی مہیا کرلیں۔ چند دن بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا (اس حکم سے) سفر باطنی مراد ہے۔

(۲۶۹) بندگیمیاں نعمت رضی اللہ عنہ معاملہ دیدند کہ سلطان مظفر و بی بی رانی زنِ او اطاعت من کردند۔ ایں معاملہ پیش بندگیمیاں سید خوندمیرؓ گفتند[1] واجازت رواں شدن بجاپانیر طلبیدند میاں سید خوندمیرؓ فرمودند شما فہم کردید مراد ایں معاملہ

[1] ایں معاملہ پیش بندگیمیاں سید خوندمیرؓ گفتند فرمودند کہ مراد سلطان مظفر نفس شما است و مراد از بی بی رانی ہوائے شما است (غ۔ب) (ا۔ج)

نیست ایں صورت نہ شود مراد از سلطان مظفر نفس شما است واز بی بی رانی مراد ہوائے شما است ۔ میاں نعمت رضی اللہ عنہ ایں تعبیر قبول نہ کردہ بچاپانیر رفتند پشیمان شدند چنانچہ مشہور است ۔

ترجمہ:۔ ایک روز بندگیمیاں نعمت رضی اللہ عنہ نے معاملہ (خواب) میں دیکھا کہ سلطان مظفر اور اسکی بیوی بی بی رانی نے آپؓ کی اطاعت قبول کی ہے ۔ یہ معاملہ آپؓ نے بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ۔ اور چاپانیر جانے کی رضا مندی چاہی ۔ میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا ۔ آپؓ نے جو سمجھا ہے اس کا نہ وہ مطلب ہے اور نہ ایسا ہوگا سلطان مظفر سے مراد آپؓ کا نفس اور بی بی رانی سے مراد آپؓ کی ہوس ہے ۔ میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے اس تعبیر کو قبول نہ کیا چاپانیر تشریف لیگئے ۔ (لیکن اپنی کی ہوئی تعبیر پوری نہوئی) جیسا کہ مشہور ہے ۔

(۲۷۰) نیز منقول است در یارانِ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ چندروز ایں آوازہ بود کہ بعد قتال غلبہ صورت شود اما ملک گیری نہ شود ولیکن قاتلوا وقتلوا (جز ۴، رکوع ۱۱) شود ۔

ترجمہ:۔ نیز روایت ہیکہ حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے (دائرے کے) فقراء میں چند دن یہ شہرت رہی کہ قتال کے بعد غلبہ حاصل ہوجائیگا لیکن ملک گیری نہوگی (صرف) قاتلوا وقتلوا (کی تکمیل) ہوگی ۔

(۲۷۱) روزے [۱] بندگیمیاں نعمت رضی اللہ عنہ معاملہ دیدند کہ از پروردگار حکم شد اے میاں نعمت شمارا توکل عطا کردیم ولیکن بتمام نتوانید رسید ۔ بعدہ بندگیمیاں دلاور رضی اللہ عنہ گفتند فرمودند کہ تمام متوکل حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم وحضرت مہدی موعود علیہ السلام ہستند ازاں جہت بتمام نتوانید رسید ۔

ترجمہ:۔ ایک روز بندگیمیاں نعمت رضی اللہ عنہ نے معاملہ دیکھا کہ پروردگار کی طرف سے حکم ہوا کہ اے میاں نعمتؓ ہم نے تم کو توکل عطا کیا ہے لیکن تم توکل کے کامل درجہ کو نہ پہنچ سکوگے ۔ آپؓ نے (یہ معاملہ) بندگیمیاں دلاور رضی اللہ عنہ سے بیا کیا آپؓ نے فرمایا کہ حضرت رسالت پنا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مہدی موعود علیہ السلام ہی کامل متوکل ہیں ۔ اسی جہت سے آپ توکل تام کو نہ پہنچ سکوگے ۔

(۲۷۲) نقل است کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ پس من کسانے شوند کہ باایشاں اقامت دین شود چنانچہ از پس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شدہ است [۲] ہر یک مہاجرانؓ اجماع کردند کہ ایں تعلق بمعنی دادنہ بصورت یعنی ملک گیری ۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد ایسے لوگ ہوں گے کہ جن سے دین قائم ہوگا جیسا کہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوا ہے سب مہاجرین رضی اللہ عنہم نے اجماع کیا ہے اس فرمان کا تعلق باطن سے ہے ظاہر یعنی ملک گیری سے نہیں ہے ۔

(۲۷۳) نقل است کہ علماء سوال کردند کہ مہدی بادشاہ شود حضرت میراں علیہ السلام فرمودند آرے لیکن سرگین اسپاں نکشاند ۔

[۱] روایت (۲۷۱) اس نسخہ میں نہیں ہے (ب۔ا) [۲] شدہ است کے بعد کا جملہ ان نسخوں میں نہیں (غ۔ب) (ا۔ج)

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ علماء نے سوال کیا کہ مہدیؑ تو بادشاہ ہوگا۔حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں لیکن گھوڑوں کی لید کھنچوانے والا نہوگا۔

(۲۷۴) نقل است روزے کافرے مشرک برائے دردِزہ زن خود را پسخوردہ طلبید حضرت میراں علیہ السلام دادند اور اچشانیدو بآخرمُرد چنانچہ معتاد کافرانست کہ بسوزند نسوخت خبر بحضرت میراں علیہ السلام رسید فرمودند سوختہ نخواہد شد۔ بگوئید کہ دفن کنند۔ پس آخر دفن کردند۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ ایک روز ایک مشرک کافر اپنی عورت کی دردِزہ کی وجہ سے پسخوردہ طلب کیا۔حضرت مہدی علیہ السلام نے دیدیا۔ اس عورت کو پلایا گیا۔ آخر وہ مرگئی۔ کافروں نے اپنے طریقہ کے موافق جلانا چاہا۔ نعش نہ جلی۔ حضرت مہدی علیہ السلام کو اسکی خبر پہنچی آپؑ نے فرمایا وہ نہ جلے گی۔ ان لوگوں سے کہدو کہ دفن کردیں آخران لوگوں نے دفن کردیا۔

(۲۷۵) روزے دردائرہ سگ ماررا [۱] دیدودوید بدہان گرفت۔ مارزبانِ سگ راگزید۔ پیش حضرت میراں علیہ السلام زبان فردد [۲] کردہ آمد حضرت میراں علیہ السلام پرسیدند کہ سگ راچہ شد یاراں گفتند مار گزیدہ است حضرت میراں علیہ السلام لعاب خود برزبانش اوانداختند فی الحال زہر مار دفع شد۔

ترجمہ:۔ ایک روز دائرہ میں کتے نے سانپ دیکھا اور دوڑ کر منھ میں پکڑلیا۔ سانپ نے کتے کی زبان ڈس لی کتا حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے زبان لٹکایا ہوا آیا۔حضرت مہدی علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ اس کتے کو کیا ہوا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا سانپ نے ڈس لیا ہے۔حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنا لعاب دہن اس کی زبان پر ڈالدیا اسی وقت سانپ کا زہر دفع ہوگیا۔

(۲۷۶) روزے دیگر سگ را مار گزید در سکرات شد میراں علیہ السلام [۳] لطف فرمودہ برسرآں سگ آمدند پسخوردہ' آب بدہان اوریختند بہ شد۔

ترجمہ:۔ ایک اور دن سانپ نے کتے کو ڈس لیا کتا سکرات میں ہوگیا۔حضرت مہدی علیہ السلام نے ازراہ رحم کتے کے قریب آکر پسخوردہ کا پانی اس کے منھ میں ڈالدیا کتا اچھا ہوگیا۔

(۲۷۷) روزے پیش حضرت میراں علیہ السلام مردے [۴] جوان آسیب زدہ را آوردند حضرت میراں علیہ السلام بزبان شیریں آں جن را پرسیدند کہ شما کدام کس ہستید گفت [۵] من شاہ جنیاں ہستم۔ بعدہ' پسخوردہ خود نوشانیدند [۶]۔ چوں آب درحلق رسید فی الحال نعرہ زدو التماس کرد کہ باز پسخوردہ بدہید وایں آب دربعضی اندام رسید واسلام آورد اگر آب ہمہ اندام رسیدے ہمہ اندام آوردے۔ دیگر بار پسخوردہ دادند نوشید وکلمہ عرض کرد۔ وآسیب زدہ را صحت شد۔

ترجمہ:۔ ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام کے آگے ایک آسیب زدہ شخص لایا گیا۔حضرتؑ نے اپنی زبان شیریں سے اس

---

[۱] برماردوید (ب۔ا) [۲] کشیدہ آمد لعاب خود برزبان اوانداختند (غ۔ب)(ا۔ج) [۳] میراں علیہ السلام پسخوردہ آب (غ۔ب)(ا۔ج) [۴] مردے (غ۔ب)(ا۔ج)

[۵] گفت بادشاہ زادہ خراسان (غ۔ب)(ا۔ج) [۶] اس کے بعد کی عبارت نسخہ (غ۔ب)(ا۔ج) میں نہیے ہے بلکہ صرف یہ جملہ ہے "بعدہ پسخوردہ نوشانیدند بہ شد و دیگر ویدو ہمراہ شد"

جن پر سوال فرمایا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا میں جنات کا بادشاہ ہوں آپؑ نے اپنا پسخوردہ پلا دیا۔ جب پانی حلق میں پہنچا تو اسی وقت چیخ اٹھا اور التماس کرنے لگا کہ پسخوردہ اور دیجئے۔ یہ پانی جسم کے کچھ حصہ میں پہنچا ہے وہ مسلمان ہوگیا ہے۔ اگر تمام جسم میں یہ پانی سرائت کر جائے تو بالکل مسلمان ہوجائیگا۔ دوبارہ پسخوردہ دیا گیا۔ پیتے ہی کلمہ پڑھا اور آسیب زدہ کو صحت ہوگئی۔

(۲۷۸) نقل است اگر کسے حضرت میراں علیہ السلام را پرسیدے اگر رضا باشد خواندنِ علم ظاہری بگذارم [۱] واگر واعظ بودے گفتے وعظ بگذارم واگر کاسب بودے گفتے کہ کسب بگذارم واگر اہل دنیا بودے گفتے کہ دنیا بگذارم تا ذکر قرار گیرد ہر یک را جواب فرمودند کہ چرامی گذارید کوشش ذکر کنید واگر بغیر پرسیدہ کسے ایں چیز ہا گذاشتہ بیامدے فرمودے مردانگی کردید خوب کردید [۲]

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ اگر کوئی شخص حضرت مہدی علیہ السلام سے سوال کرتا کہ اجازت ہو تو علم ظاہر چھوڑ دیتا ہوں اگر واعظ ہوتا تو عرض کرتا کہ وعظ چھوڑ دیتا ہوں۔ اگر کاسب ہوتا تو کہتا کسب چھوڑ دیتا ہوں۔ اگر اہل دنیا سے ہوتا تو کہتا کہ دنیا چھوڑ دیتا ہوں تا کہ ذکر قرار پائے۔ ہر ایک کو آپؑ یہی جواب دیتے کہ کیوں چھوڑتے ہو ذکر کی کوشش کرو۔ اگر کوئی آپؑ سے اجازت حاصل کئے بغیر از خود ان امور کو چھوڑ کر حاضر ہوجاتا تو فرماتے کہ تم نے مردانگی کی تم نے بہت اچھا کیا ہے۔

(۲۷۹) نقلست کہ مادر حضرت میراں علیہ السلام را حمل شد در خواب دیدند کہ آفتاب در شکم من آمدہ است پیش برادر [۳] ملک قیام الملک گفتند فرمودند مادر خاتم نبوت ایں خواب دیدہ بودند شاید کہ در شکم شما خاتم ولایت [۴] باشد۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ حضرت مہدی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کو حمل ہوا تو آپؓ نے خواب دیکھا کہ آفتاب شکم مبارک میں آگیا ہے۔ اپنے بھائی قیام الملک سے آپؓ نے اس خواب کا ذکر کیا۔ قیام الملک نے کہا خاتم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا تھا۔ شاید کہ تمہارے شکم مبارک سے خاتم ولایت کا ظہور ہو۔

(۲۸۰) [۵] منقول است شیخ دانیال مردے کامل واکمل بود وبا خواجہ خصر در ہر روز جمعہ ملاقات داشتند میاں سید احمد برادر میراں سید محمد بودند وصحبت با شیخ دانیال کردند۔ روزے با شیخ التماس کردند کہ انصاف نباشد کہ شما با خواجہ ملاقات می کنید وما را علحدہ می نشانید حق صحبت بجا آورید۔ ومرا نیز ملاقات کنانید بعدہٗ شیخ از خواجہ رضا طلبیدہ خواجہ فرمودند کہ سید احمد را بگوئید برادر خود را کہ نام سید محمد است ہمراہ خود بیارید تا آنچہ حضرت رسالت پناہ برائے او امانت فرستادہ اند آں بدہم در روز جمعہ بعد ادائے نماز شیخ دانیال باہر دو سیداں پیش خواجہ رفتند خواجہ حضرت میراںؑ را در کنار گرفت وبر دوزانو نشاندند فرمودند کہ جد شما محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدست ایں بندہ چیزے امانت فرستادہ است بستانید میراں علیہ السلام فرمودند خوب است پس خواجہ ایں ذکر پاسِ انفاس عرض کردند۔ ودیگر ہم رازہا گفتند وبعد از عرض سہ بار فرمود امانت جد شما رسید۔ میراں علیہ السلام

[۱] واگر وعظ بودے گفتے وعظ بگذارم اس نسخہ میں نہیں ہے (ب۔ا) [۲] خوب کردید نہیں ہے (ب۔ا) اور اسی نسخہ میں اس کے بعد ایک روایت بیان ہوئی ہے جس کا مضمون وہی ہے جو روایات نمبر (۲۱۰) میں بیان ہوچکا۔ [۳] پیش دانائے خواب گفتند دانا گفت کہ اے مادرم مادر ختم نبوت ایں خواب دیدہ بودند (ب۔ا) [۴] خاتم نبوت باشد بعدہٗ آں دانا سر تا پائے آں مادر نہاد وگفت مبارکباد (ب۔ا) [۵] روایت (۲۸۰) ان نسخوں میں نہیں ہے (ا۔ج) (غ۔ب)

فرمودند آرے رسید باز خواجہ صلواۃ اللہ علیہ وسلم فرمودند کہ از جانب جد شما ایں ذکر را تلقین بہ ہمہ کس کنید دارشاد نمائید۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ شیخ دانیال رحمتہ اللہ علیہ ایک کامل واکمل انسان تھے حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے ہر جمعہ کو ملاقات کیا کرتے تھے۔ حضرت میراں سید محمدؑ کے بھائی میاں سید احمدؒ تھے۔ شیخ دانیال رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت میں رہا کرتے تھے ایک روز انھوں نے شیخؒ سے التماس کیا کہ یہ انصاف نہیں ہے آپ خواجہؑ سے ملاقات کریں اور ہم علحدہ بیٹھے رہیں۔ صحبت کا حق ادا کیجئے۔ اور ہم سے بھی ملاقات کرائیے۔ اس کے بعد شیخ نے خواجہؑ سے اجازت چاہی۔ حضرت خواجہ علیہ السلام نے فرمایا۔ سید احمدؒ سے کہو کہ اپنے چھوٹے بھائی جنکا نام سید محمدؑ ہے ان کو اپنے ساتھ لائیں۔ تا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے جو کچھ امانت عطا فرمائی ہے۔ ان کے حوالہ کردوں۔ جمعہ کے روز نماز کے بعد شیخ دانیال رحمتہ اللہ علیہ دونوں سیدوں کے ساتھ خواجہ علیہ السلام کے پاس گئے۔ خواجہ علیہ السلام نے حضرت میراںؑ کو گود میں لے لیا۔ اور اپنے زانو پر بٹھا کر فرمایا کہ تمہارے دادا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بندہ کے ذریعہ کچھ امانت روانہ فرمائی ہے لو۔ میراں علیہ السلام نے کہا اچھا ہے۔ خواجہ علیہ السلام نے ذکر پاس انفاس بیان کیا اور دوسرے راز بھی بیان کئے۔ اس کے بعد آپؑ نے تین بار سوال کیا کہ آپؑ کے دادا کی امانت پہنچی؟ میراں علیہ السلام نے فرمایا ہاں پہنچی۔ خواجہ صلواۃ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپؑ کے دادا کی جانب سے سب لوگوں کو اس ذکر کی تلقین کیجئے اور ارشاد کیجئے (یعنی مرشدی کیجئے)

(۲۸۱) نقلست کہ چوں حضرت میراں علیہ السلام بعد بلوغ ہجرت کردند و بمقامے رسیدند دراں مقام درویش بود آمد ملاقات شد۔ گفت مسکن من ازیں مقدار سہ صد کردہ است درآں مقام مشغول بودم ناگاہ خوشبوئے بے نہایت بمشام من رسید در بیان نیامد از غیب ندا آمد کہ فلاں مقام ذات مہدیؑ پیدا شدہ است و بعد از بلوغ او ہجرت در راہ خدا کردہ است برد با او بیعت کن۔ آں وقت رسیدہ است کہ تو مہدی موعود آخرالزماں ہستی من [1] با تو بیعت کنم تا روز قیامت من درگروہ مہدی باشم۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے بلوغ کے بعد جب ہجرت فرمائی اور ایک مقام پر پہنچے وہاں ایک فقیر رہتا تھا آیا۔ ملاقات ہوئی اس نے کہا کہ میرا مقام یہاں سے تین سو منزل پر ہے۔ میں وہاں اپنے شغل میں تھا اتفاقاً بے انتہا نا قابل بیان خوشبو معلوم ہونے لگی۔ غیب سے ندا بھی سنائی دی کہ فلاں جگہ ذات مہدیؑ کا ظہور ہوا ہے درجہ مہدیت کو پہنچنے کے بعد اس نے فی سبیل اللہ ہجرت اختیار کرلی ہے۔ جاؤ اس کے ہاتھ پر بیعت کرلو۔ اب وہ وقت آپہنچا ہے کہ آپؑ مہدی موعود آخرالزماں ہیں۔ میں آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کررہا ہوں تا کہ قیامت کے دن مہدیؑ کی جماعت میں رہوں۔

(۲۸۲) درایام ہجرت بمقامے رسیدند پیش دروازۂ شہرے یاران رسیدند مردے پیش در شہر نشستہ بود گفت شما سودا گراں ہستید رسم دیوانی بدہید بعدہ بروید لحہ ایشاں توقف کردند حضرت میراں علیہ السلام رسیدند فرمودند چرا توقف کردید۔ جواب دادند ایں مرد چنیں می گوید۔ فرمودند او را حضور بیارید حضور آمد فرمودند

[1] فلاں جا ذات مہدیؑ است (غ۔ب)(ا۔ج)

ناہم لاویں لونگ سپاری ناپربت[1] کی دوا   ہم تو لاویں پیو کی پچناں[2] واں کہا نکالا کا

آں مرد بجرد[3] وشنیدن ایں سخن دیوانہ شد رقص کناں دنبال شد وبچشم گریاں وبدل بریاں تکرار می گفت ''واں کہاں کالا کا'' مقدار راہ برابر آمد بعدہ حضرت میرں علیہ السلام فرمودند خیال خود باش چہ دیوانگی می کنی ہماں جا ایستادہ شد۔

ترجمہ:۔ ہجرت کے دنوں میں ایک مقام پر شہر کے دروازہ کے قریب پہنچے۔ایک سپاہی شہر کے دروازہ پر بیٹھا ہوا تھا۔اس نے کہا تم لوگ سوداگر ہو پہلے رسم دیوانی ادا کرو بعد یہاں سے گزرو۔کچھ دیر یہ لوگ ٹھہر گئے (اتنے میں) حضرت مہدی علیہ السلام بھی پہنچ گئے فرمایا کیوں ٹھہرے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ شخص ایسا کہتا ہے۔آپؑ نے فرمایا اسکو حاضر کرو۔جب وہ حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا۔(ترجمہ شعر) ''ناہم لوگ سپاری لاد کر لائے ہیں اور نہ ہمارے پاس پہاڑ کی جڑی بوٹی ہے ہم تو اپنے محبوب (اللہ تعالیٰ) کا عشق ومحبت لائے ہیں ہمارے پاس دنیا کا سامان نہیں ہے۔سپاہی اس کلام کو سنتے ہی دیوانہ بن گیا (وجد طاری ہوکر) رقص کرنے لگا اور ساتھ ہوگیا۔آنسو بہاتے ہوے سوز دل سے بار بار کہنے لگا ''واں کہاں کالا کا'' تھوڑی دور (اسطرح) ساتھ چلا تھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا دیوانگی کیا کر رہے ہو۔اپنے ہوش میں رہو۔وہیں ٹھہر گیا۔

(۲۸۳) روزے دندان مبارک حضرت میراں علیہ السلام از مقام خود جدا شد برزمین افتاد۔بی بی الہداتی رضی اللہ عنہا[4] برداشتند کہ بحرمت بدارند۔برادر بی بی میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ مزاحم شدند کہ مرا عطا کنید ایں تبرک بدارم چند تنازع شد بعدہٗ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند خصومت مکنید آں نورِ خدا است نور از نور جدا نخواہد شد۔بعدہ بی بی الہدتی رضی اللہ عنہا دندان مبارک در جامہ پیچیدہ در صندوق نہادہ قفل کردند بعد از چند روز صندوق کشادند دندان مبارک نیافتند۔

ترجمہ:۔ ایک روز حضرت میراں علیہ السلام کا دندان مبارک دہن مبارک سے الگ ہوکر زمین پر آ گیا۔بی بی الہدتی رضی اللہ عنہا نے حرمتہ محفوظ کرنے کے ارادہ سے اٹھالیا۔بی بیؓ کے بھائی میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ نے مزاحمت کی کہ مجھے دیدیجیۓ میں بطور تبرک رکھ لونگا۔کچھ دیر باہم مزاحمت جاری تھی کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا مزاحمت نہ کرو وہ تو خدا کا نور ہے نور نور سے جدا نہ رہیگا۔اس کے بعد بی بی الہدتی رضی اللہ عنہا دندان مبارک کپڑے میں لپیٹ کر صندوق میں محفوظ کر کے قفل لگا دیا۔چند دن بعد صندوق کھولا تو دندان مبارک نہ پایا۔

(۲۸۴)[5] نیز منقول است در ولایت مانڈو روزے فتوح بسیار رسید بحدیکہ حضرت میراں علیہ السلام بہ ہر دو دست مبارک پُر کردہ می دہند بسیار خلق مطیع شد۔ہر کہ می آمدے گفتے اے خداوند قسمت ما را بدہ ہیچ کس محروم نماند یکے دف زن آمد ہمچنیں سخن گفت یک تسبیح مروارید قیمتی ماندہ بود آں دو زن را مرحمت کردن طلبید ند میاں سید سلام اللہؓ عرض کردند حضرت میرانجیو آں

[1] پرتب (غ۔ب) ناپربت (ا۔ج) [2] پیو کہ پچناں بہو کی واں کہا نکالا کا (ا۔ج) [3] ان نسخوں میں صرف اتنی عبادت ہے۔''آں مرد ہمیں سخن بشنید دیوانہ شدہ ہمراہ شد و دیگر وید (غ۔ب)(ا۔ج) صرف یہ شعر نقلیات حضرت میاں سید عالمؒ میں بھی درج ہے ۔ ''ادا'' (غ۔ب)(ا۔ج)(ب۔ا) (نقلیات میاں سید عالمؒ) ''لاگا'' (فضیلت میاں سید عالمؒ) [4] نسخہ (ا۔ج)(غ۔ب) میں اس روایت کا مضمون یہ ہے ''الہدتی رضی اللہ عنہا برداشتہ در صندوق نگاہ کردند بعد مدتے دندان راجستند نیافتند حضرت میراں علیہ السلام فرمودند چہ می بیند گفتند دندان خوندکار بینم نمی یابم۔فرمودند دندان نور خدا است نور از نور جانخواہد از ماند۔'' [5] روایت (۲۸۴) ان نسخوں میں نہیں ہے (ا۔ج)(غ۔ب)

مرداریدبیش قیمتی ہست۔فرمودندکہ ہمچنیں است وفرمانِ خدائے تعالیٰ اینست قل متاع الدنیا قلیل وایں متاع دنیارا خدائے تعالیٰ اندک گفتہ است ایں مقدار مرداریدچند مقدار خواہد بود۔ بعدہ میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ آوردہ داوند۔ بعد ازاں برائے ادائے نماز بکنار حوض رفتند وخلق آں مقدار دنبال شد کہ در شمار نیاید دراں روز ماہم وبعضے یاراں فہم کردند کہ قدمبارک کہ بالائے تمام خلق است چپ وراست ایستادہ دیدند از ہر یکے سر مبارک بالا یافتند۔

ترجمہ:۔ نیز روایت ہیکہ شہر مانڈو میں ایک دن فتوح اتنی زیادہ آئی کہ حضرت مہدی علیہ السلام اپنے دونوں دست مبارک بھر بھر کر دے رہے تھے۔ بہت لوگوں نے اطاعت قبول کی جو شخص آتا عرض کرتا کہ خداوند ہم کو حصہ دیجئے۔کوئی محروم نہ رہا۔ ایک دفالی (دفہ بجانے والا) آیا اس نے بھی دست سوال دراز کیا۔مروارید کی قیمتی تسبیح رہ گئی تھی۔ دفالی کو دینے کے لئے حضرت نے منگوائی۔حضرت میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضرت میرانجی اس تسبیح کے مروارید بہت قیمتی ہیں۔آپؑ نے فرمایا قیمتی تو ہیں لیکن خدائے تعالیٰ کا فرمان یہ ہے کہ قل متاع الدنیا قلیل (کہدو کہ دنیا کا متاع قلیل ہے) جب اللہ تعالیٰ نے متاع دنیا کو قلیل فرمایا ہے تو یہ مروارید بھی قلیل ہیں۔حضرت میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ نے تسبیح لاکر پیش کردی اس کے بعد (حضرت مہدی علیہ السلام مع جماعت) نماز کے لئے حوض کے پاس تشریف لائے۔بے شمار لوگ حضرت کے پیچھے ہوگئے۔اس دن ہم نے اور بعض صحابہؓ نے سمجھا کہ (حضرت مہدی علیہ السلام کا) قدمبارک تمام لوگوں سے بلند ہے۔دائیں بائیں جانب کھڑا ہوکر بھی ہم نے دیکھا تو ہر ایک سے حضرت کا سر مبارک بلند پایا۔

(۲۸۵) علامت مہدیؑ آں بود کہ قدمبارک [1] بالائے از تمام خلق بود وچوں استادہ شدے دست مبارک تا زانو رسیدے۔

ترجمہ:۔ مہدیؑ کی علامت یہ ہیکہ قدمبارک تمام خلق سے بلند ہو۔اور جب وہ کھڑے ہوجائیں تو ان کے ہاتھ زانو تک پہنچ جائیں۔

(۲۸۶) نقل است [2] لما تقولون ما لا تفعلون (جزء۲۸رکوع۹) حضرات میراں سید محمود رضی اللہ عنہ دریں محل تا سہ روز بیان نکردند کہ قال با حال باید۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ لما تقولون ما لا تفعلون (تم جو نہ کرتے ہو کہتے کیوں ہو) اس آیت پر حضرت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے تین دن تک بیان نہیں فرمایا اور فرمایا کہ قال با حال ہونا چاہیئے۔

(۲۸۷) نقل است کہ درراہ رہزناں قصدِ رہزنی کردند چوں یاراں دیدند پرسیدند چہ باید کردہ فرمودند (حضرت میراں علیہ السلام) مشغول با خدا باشید خود از اسپ فرود شدند وشمشیر وسپر بدست گرفتہ پیش یاراں رواں شدند لشکر رہزناں مستعد بسیار بود۔چوں نظرِ حضرت براں افتاد یگر یختند یاراں بسلامت پیشتر شدند۔یک فقیر پس ماندہ بود واو را رہزناں گرفتہ پرسیدند راست بگو ایں لشکر از اں کیست با چندیں فیلاں واسپاں دیا سلحہ وبا سلحہ آہنی می گذشت۔گفت کہ حضرت میراں علیہ السلام

---

[1] قدمبارک (غ۔ب) [2] روایت (۲۸۶) نسخہ (ب۔ا) میں نہیں ہے

است۔ بعدہ اورا رہا[1] کردند چوں ایں خبر از حضرت میراں علیہ السلام پرسیدند با خشم وعتاب فرمودند کہ دنبال ذکر باشید دریں ہیچ بزرگی نیست بندگانِ خداے را در طلب خدا شدن باید۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ چند رہزن راستہ میں رہزنی کا ارادہ رکھتے تھے۔ جب آپؑ کے صحابہؓ نے دیکھ لیا تو حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھا کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائیتعالیٰ کی یاد میں مشغول رہو۔ خود گھوڑے سے اتر گئے تلوار اور سپر ہاتھ میں لئے ہوئے صحابہؓ کے آگے آگے چلنے لگے۔ رہزنوں کا لشکر جو تیار تھا جب حضرت مہدی علیہ السلام کی نظر اس پر پڑی بھاگ گیا۔ صحابہؓ امن وعافیت سے آگے بڑھ گئے دائرے کے ایک فقیر صحاب پیچھے رہ گئے تھے رہزنوں نے ان کو پکڑ کر دریافت کیا کہ سچ کہو یہ لشکر کس کا ہے۔ جو اتنے ہاتھیوں' گھوڑوں اور اسلحہ کے ساتھ گزرا ہے انھوں نے کہا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا ہے۔ اس کے بعد ان کو رہزنوں نے چھوڑ دیا جب اس بارے میں حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھا گیا تو آپؑ نے خشم وعتاب سے فرمایا کہ ذکر میں مشغول رہو اس میں کوئی بزرگی نہیں ہے۔ بندگانِ خدا کو صرف خدا کی طلب میں رہنا چاہیئے۔

(۲۸۸) روزے شراب خوار متکبر بدکار و مالدار باشوخی پیش حضرت میراں علیہ السلام آمد۔ بعضے یاراں مانع شدند قبول نکرد نزد حضرت آمدہ نشست بقصد بیان آیتہا[2] در منع وارد شد۔ او بازگشت یاراں التماس کردند کہ باآوند شراب آمدہ بود اگر بزبانِ مبارک ممنوع شدے توبہ کردے فرمودند مرا برائے تبلیغ فرستادو برائے منع صریح نفرستادہ۔ ہر کہ از شنیدن بیان کلام اللہ پند نخواہد گرفت بمنع صریح چہ سود۔ ایں سخن بگوش آں شراب خوار رسانید آں گفت اگر بزبان مبارک منع کنند توبہ کنم باز ہمیں صورت پیش حضرت آمد و آوند شراب بکشاد۔ چہ بیند کہ در دموئے ریزیدہ خلط شدہ است نیز ممنوع نہ شد کرت دیگر بیامد بعدہ مستعد شدہ آوند شراب بشکست وضایع شد دراں ہم ممنوع نہ شد۔ یاراں گفتند کہ بزبان حال اورا منع کنند۔ ہشیار باش آں مرد گفت اگر بزبان قال منع کنند باز خواہم ماند۔ سوم کرت باذوقا نوشید در شکم گرفت کہ جان کنند شروع گشت چس بہماں حال پیش حضرت میراں علیہ السلام آمدہ گفت اے سید امیر مرا چندیں خوار چرا کردی فرمودند اے برادر با حضرتِ بے نیاز چندیں سرکشی نباید کرد۔ پس آب پنخوردہ نوشانیدند بہ شد۔ وتوبہ نصوح کرد تلقین شدہ صحبت اختیار کرد۔

ترجمہ:۔ ایک روز (بیان قرآن کی مجلس میں) ایک شراب خوار جو مغرور و بدکار و مالدار تھا شوخیانہ انداز میں حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا۔ بعض صحابہؓ نے اس کو روکا لیکن اس نے ایک نہ سنی حضرتؑ کے قریب آکر بیٹھ گیا۔ اور اس نے نیت یہ کر رکھی تھی کہ (حضرت سے ان آیات کا) بیان سنے جن میں ممانعت وارد ہوئی ہے اور جب وہ واپس ہو گیا تو صحابہؓ نے التماس کیا کہ شراب کا شیشہ کے ساتھ آیا ہوا تھا۔ اگر زبان مبارک سے منع فرمادیتے تو وہ باز آجاتا۔ آپؑ نے فرمایا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کے لئے بھیجا ہے منع صریح (یعنی شخصی تخاطب سے منع کرنے) کے لئے نہیں بھیجا ہے۔ جو شخص بیان کلام

---

[1] "رہا کردند" کے بعد کا مضمون اس نسخہ میں نہیں ہے (غ۔ب) (ا۔ج) [2] اینہا (غ۔ب) (ا۔ج) (ب۔ا)

اللہ سن کر نصیحت حاصل نہیں کرتا ہے اس کے لئے منع صریح سے بھی کوئی فائدہ نہیں۔ یہ بات اس شراب خوار کے کانوں تک پہنچائی گئی تو اس نے کہا اگر حضرتؑ زبان مبارک سے منع کریں گے تو میں باز آجاؤ نگا اس کے بعد ایک اور مرتبہ اسی طرح حضرتؑ کے پاس آیا شراب کا شیشہ کھولا کیا دیکھتا ہیکہ اس میں گلا سڑا چوہا خلط ملط ہو گیا ہے یہ دیکھکر بھی باز نہ آیا۔ اور ایک مرتبہ اسی طرح آیا۔ شراب کا شیشہ کھولنے لگا شیشہ ٹوٹ کر شراب ضائع ہوگئی اس وقت بھی باز نہ آیا۔ صحابہؓ نے اس سے کہا کہ حضرت زبان حال سے منع فرمارہے ہیں ہشیار ہوجاؤ۔ اس شخص نے کہا کہ زبان قال سے منع کریں گے تو باز آجاؤ نگا اور ایک مرتبہ جو آیا تو چاشنیوں کے ساتھ شراب پی گیا۔ پیٹ میں درد اتنا شدید شروع ہوا کہ جان کندنی کی نوبت آگئی اسی حالت میں حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا۔ اے سید مجھکو آپ نے اتنا رسوا کیوں کیا۔ آپؑ نے فرمایا اے بھائی (اللہ تعالیٰ) کے بے نیاز دربار سے اتنی سرکشی نہ کرنی چاہیئے۔ آپؑ نے پسخوردہ کا پانی پلادیا۔ اچھا ہوگیا۔ اور توبہ خالص کی اور تلقین حاصل کر کے صحبت میں رہ گیا۔

(۲۸۹) [۱] روزے شوخے بلباس شیخی آمدہ گفت کہ سید را خبر کنید یاراں گفتند صبر کن خود بیرون خواہند آمد۔ ہمدریں میاں بیرون آمدند پس آں گفت در دنیا دیدنی نیست فرمودند کہ وعدہ دیدار بعد از ممات مومن را در بہشت ہست یا نہ گفت آرے فرمودند ان للّٰہ جنة لا فیھا حور و لا قصور ولکن تجلہ ربہ ضاحکا۔ ایں حدیث است یا نہ گفت آرے حال او بدیدن روے مبارک تغیر شد ہیچ سخن گفتن نتوانست باز گشست۔

ترجمہ:۔ ایک روز ایک شوخ مزاج مشائخانہ لباس میں آکر کہنے لگا کہ سید کو معلوم کرو (کہ میں آیا ہوں) صحابہؓ نے کہا صبر کرو (کچھ دیر میں) خود باہر تشریف لائیں گے۔ اس اثنا میں حضرتؑ باہر تشریف لائے۔ اس نے کہا کہ دنیا میں (خدا کا) دیدار ممکن نہیں ہے آپؑ نے سوال فرمایا کہ مومن کیلئے مرنے کے بعد بہشت میں دیدار کا وعدہ ہے یا نہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر آپؑ نے سوال کیا کہ " ان اللہ جنة لا فیھا حور ولا فیھا قصور ولکن تجلی ربہ ضاحکا (بے شک اللہ کی ایک جنت ہے جس میں حور ہیں نہ محل لیکن رب کی تجلی ہوگی اس حال میں کہ وہ ہنس رہا ہے) یہ حدیث ہے یا نہیں؟ اس نے کہا۔ ہاں (اس نوبت پر) حضرتؑ کے چہرہ انور کو دیکھتے ہی اس شخص کی حالت متغیر ہونے لگی۔ کچھ کہہ نہ سکا واپس ہوگیا۔

(۲۹۰) منقول [۲] است کہ در راہِ کعبہ حضرت میراں علیہ السلام بر کشتی سوار بودند وقتِ طوفان، شیخ بیرون صبر نہ کردو گفتگو آغاز کرد۔ ہمدریں میاں حضرت میراں علیہ السلام بیرون آمدند او رانیت بحث بینائی بود حضرت میراں علیہ السلام ناپرسیدہ فرمودند رویت اللہ لھذہ العین واقعۃ و ہر دو انگشت بر ہر دو چشم نہادند کسے او را گفت ور غیب بحث میکردی۔ اکوں چرا نمی پرسی۔ آں شیخ با ہیبت و عظمت گفت، علماء گویند در دنیا دیدار جائز نیست۔ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ موتوا قبل ان تموتوا۔ حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہست یا نہ؟ فرمودند وعدہ دیدار بعد از ممات مومن در بہشت است یا نہ؟ گفت آرے

[۱] روایت (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) کا مضمون نسخہ (ب۔ا) میں خلط ملط اور مقدم موخر ہوگیا ہے۔ [۲] روایت (۲۹۰) ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب) (ا۔ج)

ہست۔فرمودند ان اللہ جنة لا فیھا حور ولا فیھا قصور ولکن تجلی ربه ضاحکا ایں حدیث مشہور است یا نہ
گفت آرے ہست شیخ بدید کہ روے مبارک چناں متغیر شد کہ ہیچ سخن گفتن نہ توانست بازگشت۔حضرت میراں علیہ السلام
فرمودند ما را برائے دیدن یار آفریدہ اند ورنہ بچہ کار آفریدہ اند۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ کعبہ کے راستے میں حضرت مہدی علیہ السلام جہاز پر سوار تھے جب طوفان ہوا تو ایک شیخ جو بیرونی
حصہ میں تھا صبر نہ کرسکا کچھ کہنے لگا۔اتنے میں حضرت مہدی علیہ السلام بھی بیرونی حصہ میں تشریف لائے۔اس کا ارادہ
بینائی خدا کے بارے میں بحث کرنے کا تھا۔حضرت مہدی علیہ السلام نے بغیر کسی سوال کے ازخود فرمایا کہ رویۃ اللہ لھذا
العین واقعة۔اور اپنی دونوں انگلیاں دونوں آنکھوں پر رکھ لیں کسی نے اس شیخ سے کہا (حضرتؑ) کے غیاب میں بحث کیا
کرتے تھے اب سوال کیوں نہیں کرتے؟اس شخص نے حضرت کی عظمت کی وجہ ہیبت کے عالم میں سوال کیا کہ علماء کہتے ہیں
کہ دنیا میں دیدار جائز نہیں ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا موتو اقبل ان تموتو (مرنے سے پہلے مرجاؤ) حضرت
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے یا نہیں؟اور فرمایا کہ بہشت میں دیدار کا وعدہ ہے یا نہیں؟کہا جی ہاں۔فرمایا ان للہ
جنۃ لا فیھا احور ولا قصور ولکن تجلی ربہ ضاحکا۔"بےشک اللہ کی ایک جنت ہے جس میں حور ہیں نہ محل لیکن رب کی تجلی ہوگی اس
حال میں کہ وہ ہنس رہا ہے۔"یہ حدیث مشہور ہے یا نہیں۔اس نے کہا جی ہاں۔شیخ نے دیکھا کہ حضرت کا روئے انور متغیر
ہوگیا ہے۔کچھ کہہ نہ سکا واپس ہوگیا۔حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا"ہم کو دیدار یار کیلئے ہی مبعوث کیا گیا ہے۔ورنہ
اور کیا کام ہے جس کے لئے بعثت کی ضرورت ہو۔

(۲۹۱) نقل است کہ مقامے کودکے جوانے گذاشتہ بدنبال حضرت میراں علیہ السلام رواں شد بدرش درخانہ حاضر بنود۔
مادرش پدرش را نوشت [۱] کہ چنیں معاملہ شدہ است اگر تو زود بیائی و پسرا نیاری من درخانہ نخواہم ماند۔پدرش فی الحال آمد سخن
ہائے ناشائستہ آغاز کرد کہ آں سید پسران مردماں را جمع می کند و در ولایت دیگر فروختن می خواہد۔چنیں گفتہ در گروہ آمد۔
حضرت میراں علیہ السلام را در مجلس دعوت یافت دعوت شنید در عظمت مہابت دیوانہ شد ہمدریں میان کسے شرینی آورد
فرمودند سویت کنید سویت کردند حصہٗ حضرت میراں علیہ السلام برزانوے نہادند ہمدریں مجلس باز کسے شرینی آدرد۔نیز
فرمودند کہ سویت کنید باز حصہٗ خود بدست گرفتہ فرمودند کہ مومن راذخیرہ نباید اول حصہ کہ برزانو بود بکس عطا دادند وایں حصہ
برزانو نہادند۔چونکہ آں مرد ایں معاملہ دید طاقت نیاورد او را جذبہ پدید آمد ہمراہ شد۔بعد براسپ سوار شدند آں کودک از
پدر بگریخت نزدیک میراں علیہ السلام آمد چونکہ پدر نزدیک پسر آمد۔پسر دوم طرف میراں می رود۔کرت مرت چنیں شد
بعدہ پدرش گفت اے پسر چرا می گریزی سگ نیست کہ برائے گرفتن تو آمدہ بودم اکنوں بدیدنِ روے مبارک چناں شدہ ام
اما پیغام مادر تو بتو رسانم کہ مادر تو گفتہ است کہ یکبار روے تو بہ بنیم تا مرا آرام شود۔گفت اکنوں پیغام من بمادر من برساں کہ

[۱] نوشت کہ اگر تو پسر را نیاری (غ۔ب)(ا۔ج)۔

درراہ خدا ہجرت کرد۔ وصحبت امام آخرالزماں اختیار کرد۔ تو ہم دریں راہ بیا پس آں مرد بدست کس پیغام پسر گویا یند۔ وخود نرفت ودنبال حضرت میراں علیہ السلام رواں شد۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ ایک مقام پر ایک جوان لڑکا (اپنا گھر) چھوڑ کر حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ ساتھ چلا۔ اس کا باپ گھر میں نہ تھا اس کی ماں نے اس کے باپ کو لکھوا بھیجا کہ یہاں یہ واقعہ پیش آیا ہے اگر تم جلد نہ آو میرا لڑکا مجھے نہ پہنچا دو تو میں گھر میں نہ رہونگی۔ اس لڑکے کا باپ اسی وقت (گھر) آیا۔ اور ناشایستہ باتیں کہنے لگا۔ کہ وہ سید لوگوں کے بچوں کو جمع کر رہا ہے اور دوسرے ملک میں فروخت کر دینا چاہتا ہے (نعوذ باللہ) اس قسم کی بکواس کرتے ہوے جماعت میں آیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کو دعوت وتبلیغ کی مجلس میں پایا۔ بیان دعوت سننے لگا آپؑ کی عظمت اور رعب کے اثر سے فریفتہ ہوگیا۔ اس عرصہ میں کسی نے شیرینی پیش کی۔ آپؑ نے سویت کا حکم دیا۔ حضرتؑ نے اپنا حصہ اپنے زانوے مبارک پر رکھ لیا ۔ اسی مجلس میں ایک اور شخص نے شیرنی پیش کی اس دفعہ بھی آپؑ نے سویت کا حکم صادر فرمایا اور اپنا یہ حصہ ہاتھ میں پکڑے ہوے آپؑ نے فرمایا کہ ''مومن راذخیرہ نہ باید'' (مومن کو ذخیرہ نہ کرنا چاہئیے) پہلا حصہ جو کہ زانوے مبارک پر تھا کسی کو عطا فرما دیا اور یہ حصہ زانوے مبارک پر آپؑ نے رکھ لیا۔ جب اس شخص نے یہ معاملہ دیکھا برداشت نہ کر سکا اس پر جذبہ طاری ہوگیا اور خود بھی ساتھ ہوگیا۔ جب آپؑ گھوڑے پر سوار ہوئے تو وہ لڑکا باپ سے بھاگتے ہوئے حضرت مہدی علیہ السلام کے نزدیک آ گیا۔ باپ لڑکے کے قریب آنے لگا تو لڑکا حضرت مہدی علیہ السلام کی دوسری جانب ہوگیا۔ بار بار ایسا ہی ہوتا رہا آخر اس کے باپ نے کہا بیٹا (تو مجھ سے) کیوں بھاگ رہا ہے۔ (میں تیرا باپ ہوں) کتا نہیں ہوں جو تجھے پکڑنے آ رہا ہو۔ حضرتؑ کے چہرہ مبارک کو دیکھنے کے بعد اب میں جیسا کچھ ہوگیا ہوں ظاہر ہے۔ میں صرف تیری ماں کا پیغام تجھے پہنچا دیتا ہوں۔ تیری ماں نے کہا ہے کہ ایک بار تیری صورت دیکھ لینا چاہتی ہوں تا کہ تسکین ہو۔ لڑکے نے جواب دیا کہ اب آپؑ میرا پیغام میری ماں کو پہنچا دیجئے کہ (تمہارا بیٹا) خدا کی راہ میں ہجرت کر چکا ہے اور امام آخرالزماں کی صحبت اختیار کر چکا ہے۔ تم بھی یہی راستہ اختیار کریں اس شخص نے کسی کے ذریعہ لڑکے کا پیام کہلا دیا۔ خود نہ گیا حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ ساتھ روانہ ہوگیا۔

(۲۹۲) [1] منقول است کہ میاں یوسف سہیت درعہد حضرت میراں علیہ السلام درتقوی وعلم مکاشفہ مقتدائے تمام شہر مشہور بودند۔ بعد مشرف شدن بہ پابوسئی میراں جیو علیہ السلام درمیان اندک روز اور امکاشفہ شد والہام معلوم شد کہ ایں ذات مہدی آخرالزماں ہست۔ بعدہ بعلم ظاہری الہام خود را مقابلہ کرد ہیچ فرق در ذات نیافت مگر آنکہ در خاطر او ماندہ بود چنانچہ حضرت رسالت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مہر نبوت بر پشت بود مہدی علیہ السلام را نیز مہر ولایت باید ولیکن طاقت بنود برائے پر سیدن یک روز حضرت میراں علیہ السلام دست میاں مذکور گرفتہ در حجرہ بردند و جامہ را از پشت مبارک خود جدا کردند وفرمودند

[1] روایت (۲۹۲) ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب) (ا۔ج)

آنچہ می طلبید بہ بینید۔ چوں میاں یوسف رضی اللہ عنہ مہر ولایت دیدند بوسہ دادند وتصدیق باقرار کردند۔ بعد چند روز یاد آمد کہ یکے مجذوب در جذبہ گفتہ بود کہ امروز امام آخرالزماں مہدی تولد شد۔ میں یوسف سخن مجذوب شنیدہ تاریخ نبشتہ بودند۔ ورق تفحص کردہ پیش حضرت میراں علیہ السلام ایں مذاکرہ گفت وعمر مبارک پرسیدند حضرت میراں علیہ السلام فرمودند بندہ نمی داند ومیاں ابوبکر رضی اللہ عنہ را پرسیدند چوں از میاں ابوبکر رضی اللہ عنہ تحقیق کردند وتاریخ مقابلہ کردند یک روز تفاوت نہ بود شکر کردو گفت الحمد اللہ علی ھٰذہ الحال۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت میاں یوسف سہیت رضی اللہ عنہ تقویٰ وعلم ومکاشفہ کے لحاظ سے تمام شہر میں مشہور تھے حضرت مہدی علیہ السلام کی پابوسی وصحبت سے مشرف ہونے کے بعد چند ہی دنوں میں ان پر مکاشفہ ہوا۔ جس میں ان کو معلوم ہوا کہ یہی ذات مہدیؑ آخرالزاں ہے۔ اس کے بعد آپؓ نے اپنے علم ظاہری سے اپنے اس الہام کا مقابلہ کیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی ذات میں کوئی فرق نہ پایا مگر ایک بات جوان کے دل میں رہ گئی وہ یہ تھی کہ حضرت رسالت پناہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر جس طرح مہر نبوت تھی اسی طرح حضرت مہدی علیہ السلام کیلئے بھی مہر ولایت ہونی چاہئیے۔ لیکن پوچھنے کی مجال نہ تھی۔ ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام میاں مذکور کا ہاتھ پکڑ کر حجرہ میں لے گئے اور اپنی پشت مبارک سے کپڑا ہٹا کر آپؑ نے فرمایا جو چاہتے ہو دیکھ لو۔ میاں یوسف رضی اللہ عنہ نے مہر مبارک دیکھ کر بوسہ دیا اور تصدیق باقرار کرلی۔ چند دن بعد یاد آیا کہ ایک مجذوب نے جذبہ کی حالت میں کہا تھا کہ ''آج امام آخرالزماں مہدی موعودؑ پیدا ہوئے ہیں''۔ حضرت میاں یوسف رضی اللہ عنہ نے یہ سنتے ہی اسی وقت تاریخ لکھ کر رکھ لی تھی۔ کاغذ تلاش کیا۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام سے اس کا تذکرہ کیا اور عمر مبارک دریافت فرمائی حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ نہیں جانتا۔ حضرت میاں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور ان سے تحقیق کرکے تاریخ کا مقابلہ کیا تو ایک دن کا بھی فرق نہ پایا۔ شکرادا کرتے ہوے (حضرت میاں یوسف رضی اللہ عنہ نے) کہا۔ الحمداللہ علی ھذہ الحال۔

(۲۹۳) روزے حضرت میراں علیہ السلام بیان قرآن میکردند یکے عالم حاضر بود گفت ایں در تفاسیر نیست فرمودند در تفسیر باشد یا نہ باشد در قواعد علم عربی مناسب ہست یا نہ گفت ہست فاما اگر در تفاسیر یافتہ شود اطمینان زیادہ گردد فرمودند کہ در خانۂ شما کدام تفسیر ہا است۔ گفت چندیں تفاسیر برنام آورہ حضرت میراں علیہ السلام یک تفسیر معین کردہ فرمود آں بیارید[1] بہ بنیم اورفت ودید کہ آں معنی دراں تفاسیر نیست باایں ہم آورد وآں محل کشیدہ پیش حضرت میراں علیہ السلام نہاد۔ دراں[2] ورق حاشیہ بود حضرت میراں علیہ السلام براں انگشت نہادہ فرمودند بہ بنی چہ نوشتہ اند دید کہ ہماں معنی کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند دیدہ حیران شد وسر خود برپائے مبارک نہاد وتصدیق کرد۔ وہمراہ شد۔ دراں مجلس بسیار کساں تصدیق کردند۔

ترجمہ:۔ ایک روز حضرت مہدی علیہا لسلام بیان قرآن فرمارہے تھے ایک عالم صاحب حاضر تھے انھوں نے کہا کہ یہ

[1] بیارید او گفت چند بار دریں محل مطالعہ کردہ ام اما ایں معنی دراں نیست وآں محل کشیدہ (غ۔ب) (ا۔ج)

[2] دراں ورق جائے نبشتہ اند دیدہ ہماں معنی کہ فرمودند نبشتہ اند حیران شد (غ۔ب) (ا۔ج)

(تفسیر) کتب تفاسیر میں نہیں ہے۔آپؑ نے فرمایا کتب تفاسیر میں ہو یا نہو قواعد علم عربی کے مناسب ہے یا نہیں اس نے کہا ہاں ہے لیکن اگر تفاسیر میں پائی جائے تو زیادہ اطمینان ہوگا۔آپؑ نے سوال فرمایا کہ تمہارے گھر میں کونسی کتب تفاسیر ہیں؟ انھوں نے چند کتابوں کے نام سنائے حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک تفسیر مقرر کر کے فرمایا کہ وہ لالو میں دیکھونگا انھوں نے جا کر دیکھا کہ وہ معنی اس تفسیر میں نہیں ہیں اس کے باوجود لا کر انھوں نے کتاب کا وہ مقام نکال کر حضرتؑ کے سامنے کتاب رکھدی حضرت مہدی علیہ السلام نے اس ورق کے حاشیہ پر انگلی رکھکر فرمیا کہ دیکھو کیا لکھا ہوا ہے انھوں نے دیکھا کہ وہی معنی لکھے ہوئے ہیں جو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمائے تھے یہ دیکھکر حیران ہوگئے انھوں نے اپنا سر حضرتؑ کے قدموں پر ڈالدیا اور تصدیق کر لی ساتھ ہوگئے اس مجلس میں بہت لوگوں نے تصدیق کا شرف حاصل کیا۔

(۲۹۴) نقل است [۱] روزے در ولایت دار الحرب حضرت میراں علیہ السلام با دائرہ می رفتند ثور عزیز بماندہ شد حضرت میراں علیہ السلام را خبر کردند کہ ایں دار حرب است چہ باید کرد میراں جیو علیہ السلام توجہ بحق تعالیٰ کردند۔ چوں چشم کشادند فرمودند فرمان میشود ذبح کند۔ اگر غلبہ خواہند کرد کافراں معجزہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم است کہ مقہور شدند تا اطاعت کنند۔ با ما سرکشی چنیں کردن نتوانند و ترا خاتم ولایت محمدیہ گردانید۔ ترا ہم ایں کرامت دادہ ام و با تو ہم کافراں ایں دو کار یکے خواہند کرد و لیکن ترا باید چوں بیایند روے خود بطرف لشکر ایشاں کنی۔ بہ بینی تا چہ پیدا شود۔ بعدہٗ آں ثور را ذبح و التماس کردند کہ ایں در راہِ خدا گزرانیدیم فرمودند سویت کنید چوں یاراں در سویت مشغول شدند ناگاہ کافرے افتاد شور و غوغا کرد پیش بادشاہ خود رفت و بانگ کرد کہ دریں ملک کارے کہ گاہے نہ شدہ است در عہد تو می شود۔ بادشاہ کوچک بود مادرش لشکر نامزد کرد و وزیر دانا بود و گفت کہ شتابی مکنید اگر لشکر مسلماناں با قوت باشد ناگاہ بے آگاہ آوردن نتوانستند اغلب از ناداناں ایں کار شدہ است کہ من باندک سواراں بردم اغلب ایں خبر دروغ است تا چنانچہ من گفتم ہمچنا نست آرندہ را خبر پرسیدند۔ ایں مردماں چہ شکل دارند گفت فقیرانند باز پرسید چہ مقدار اند ہفتاد و ہشتاد کس باشند۔ وزیر گفت آنچہ من میگویم حکایت ہمچنا نست کہ جماعت ناداناں ہستند بارے آں وزیر آمد چہ بیند کہ سویت کنند۔ گفت اے ناداناں چہ کار کردید یاراں جواب دادند بر فرمودہ سر لشکر ما ایں کار کردیم گفت سر لشکر شما می نمائید۔ بعدہٗ حضرت میراں علیہ السلام را خبر کردند میرانجی علیہ السلام سوار شدہ آمدند چوں وزیر روے مبارک حضرت میراں علیہ السلام دید ہر یک فی الحال از اسپ فرود آمدند و سر بر پائے مبارک نہادند و گفتند کہ ملک شما است و ما نوکر شما ہستیم حضرت میراں علیہ السلام مر ایشاں را سوے دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم دعوت کردند۔ چوں از دعوت فارغ شدند کافراں گفتند مشکل ما امروز حل شد فرمودند چہ مشکل؟ گفت شنیدہ بودم پیش ازیں آغاز اسلام پیش یک مسلمان دو کافراں می گریختند چونکہ مسلمان ضعیف شدند پیش مسلمان یک کافر گریختہ وایں زماں خود یکساں شدہ اند مسلماناں و کافراں۔ اکنوں معلوم شد آں مسلمانان پیشن ہمچوں بودہ باشند۔ حضرت میراں علیہا السلام تبسم کردند و فرمودند ہمچناں است۔ بعدہ آں وزیر سر بر پائے مبارک نہادہ التماس کرد کہ چند روز روانہ مشوید۔ فرمودند حق تعالیٰ ایں ملک

[۱] روایت (۲۹۴) ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب) (ا۔ج)

رادادہ است۔ بغیر فرمان حق تعالیٰ ازیں ملک بیروں نخواہم شد۔ وزیر گفت مانو کرشما ہستیم ہر چہ رضا باشد بکنید۔ وزیر باز گشت پیش مادر بادشاہ گفت ایں چہ بلا کردہ بودی ملکِ خود بدستِ خود تلف کردہ بودی۔ آناں مردانِ خدا پرستانند گاہے ایں چنیں مردماں ندیدہ ام آنچہ حکایت پشیناں شنیدہ بودیم کہ اندک مومناں ولایتِ کافراں گرفتند و تاراج کردند دراں جاے اسلام کردند و بتخانہ شکستند و بعضے کافراں اطاعتِ مسلماناں کردند۔ وآنانکہ مسلمان نہ شدند جزیۂ اسلامی قبول کردند۔ ایشاں آنانندکہ باایشاں قتال ممکن نیست۔ باید کہ دل ایشاں معمورکنند وخوشنود گردانند۔ وبعدہٗ مادرآں بادشاہ بسیر خدمتی فرستاد بلکہ چند گوسفنداں ہم فرستاد۔ بعدازاں چند روز فرمان حق تعالیٰ شدازیں ولایت بیشتر استعداد دانہ شدن کردند۔ وزیر باز التماس کرداے خداوند دریں راہ رہزنانند۔ ماہم مستعد شویم وہمراہ بیائم تا آنکہ ازاں مقام بیشتر شوند تا دزواں مزاحمت نہ دہند۔ فرمودند آں خدا کہ ایں جا قوت غلبہ دادہ است ہمیشہ ہمراہ من است۔ ہمہ جائے امان وغلبہ دہندہ ہمونست حاجت شما نیست ایں فرمودند درروانہ شدند۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام ایک روز اپنی جماعت کیساتھ ایک مملکت میں داخل ہوئے جو دارالحرب کے حکم میں تھی۔ ایک اہل دائرہ کا بیل بیمار ہوگیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یہ دارالحراب ہے کیا کرنا چاہئیے حضرت مہدی علیہ السلام نے خدائتعالیٰ کی طرف توجہ کی۔ (کچھ دیر بعد) چشم مبارک کھولکر فرمایا۔ اسکو ذبح کرنے کا حکم ہورہا ہے۔ اگر کفار حملہ بھی کریں تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہیکہ وہ اتنا مقہور ہوں گے کہ اطاعت کریں گے ہم سے سرکشی نہ کرسکیں گے۔ ہم نے تم کو ولایت محمدیہ کا خاتم بنایا ہے۔ تم کو بھی وہی معجزہ دیا ہے کفار تمہارے ساتھ بھی ان دو کاموں میں سے ایک کام کریں گے۔ لیکن تمہیں چاہئیے کہ جب وہ آئیں تو اپنا منھ ان کے لشکر کی طرف رکھیں پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے۔ اس کے بعد اہل دائرہ نے اس بیل کو ذبح کردیا اور حضرتؑ سے عرض کردیا کہ یہ ہم نے فی سبیل اللہ پیش کردیا ہے۔ حضرتؑ نے سویت کا حکم صادر فرمایا۔ جب صحابہؓ سویت میں مشغول ہوئے۔ اتفاقاً ایک کافر ادھر سے گزرا شور مچایا۔ اپنے بادشاہ کے پاس پہنچکر فریاد کی کہ اس مملکت میں جو کام کبھی نہوا تھا اب آپکے زمانہ میں ہوا ہے۔ بادشاہ کمسن تھا اس کی ماں نے فوج کو حکم دیدیا۔ وزیر عقلمند تھا عرض کیا جلدی نہ کیجئے۔ اگر مسلمانوں کیساتھ طاقت ور لشکر بھی ہوتا تو اس طرح بے اطلاع نہ لاسکتے۔ غالبًا ناواقف لوگوں سے یہ کام سرزد ہوا ہے۔ میں چند سواروں کیساتھ جاکر تحقیق کرونگا۔ غالبًا یہ خبر جھوٹی ہے۔ پھر مخبر سے پوچھنے لگا کہ ان لوگوں کی علامات کیا ہیں؟ اس نے کہا فقیراں ہیں۔ پوچھا کتنے ہیں؟ کہا ستر (۷۰) یا اسی (۸۰) نفوس ہوں گے۔ وزیر نے کہا میں جو خیال کررہا ہوں یہ خبر ویسی ہی ہے کہ یہ ناواقف لوگوں کی جماعت ہے۔ وزیر اس مقام پر پہنچا دیکھا سویت ہورہی ہے کہا۔ اے ناواقف لوگو۔ تم نے یہ کیا کام کیا۔ صحابہؓ نے جواب دیا ہم نے ہمارے سردار کے حکم سے کیا ہے۔ کہا تمہارے سردار سے ملاؤ۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں اطلاع دیگئی۔ حضرت سواری پر تشریف لائے حضرت مہدی علیہ السلام کا چہرہ انور دیکھتے ہی گھوڑوں سے سب اتر پڑے۔

اور قدموں پر سر رکھدیئے۔ اور کہنے لگے ملک آپکا ہے۔ہم آپؑ کے غلام ہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے ان پر دین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ السلام کی تبلیغ فرمائی جب بیان تبلیغ سے آپؑ فارغ ہوے تو کافروں نے کہا آج ہماری مشکل حل ہوئی۔فرمایا کونسی مشکل؟ عرض کیا ہم نے سنا تھا کہ آج سے پہلے آغاز اسلام کے زمانہ میں ایک مسلمان کے مقابلہ میں دو کافر بھاگتے نظر آئے ہیں۔اور اس زمانہ میں اتنے کمزور ہو گئے ہیں کہ مسلمان و کافر ایک نظر آرہے ہیں۔اب معلوم ہوا کہ وہ اگلے مسلمان ایسے ہی تھے (جیسے کہ آپؑ لوگ نظر آرہے ہیں) حضرت مہدی علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا ہاں صحیح ہے۔اس کے بعد وزیر نے پیر پر سر رکھکر عرض کیا کہ چندروز یہیں تشریف رکھئے۔فرمایا۔حق تعالیٰ نے یہ ملک ہمیں دیدیا ہے۔اس کے حکم کے بغیر ہم یہاں سے نہ جائیں گے۔وزیر نے عرض کیا ہم تو آپ کے غلام ہیں۔آپؑ جو چاہیں کیجئے۔ وزیر واپس ہوا۔بادشاہ کی والدہ سے کہا آپ نے تو بلا نازل کر لی تھی۔اپنے ہاتھوں اپنا ملک تباہ کر چکی تھیں۔وہ لوگ خدا پرست ہیں۔ایسے لوگ تو کبھی دیکھنے میں نہیں آے جیسا کہ اگلے لوگوں کے قصے ہم سنتے آئے ہیں کہ تھوڑے مومنین کافروں کے ملک پر غلبہ پاجاتے تھے۔وہاں اسلام قائم کرتے اور بتخانے توڑ دیتے تھے۔اور کفار اطاعت قبول کرتے تھے جو مسلمان نہوتے ان سے جزیہ وصول کرتے تھے۔یہ لوگ بھی کچھ ایسے ہی معلوم ہوتے ہیں۔ان سے جنگ ممکن نہیں ہے۔ ان لوگوں کی دلداری کرنی چاہیئے اور ان کو خوش کرنا چاہیئے اس کے بعد بادشاہ کی والدہ نے بہت سارے خدمت گار روانہ کئے بلکہ چند بکرے بھی بھجوائے۔چندروز بعد اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوا تو اس مملکت سے روانہ ہونے کی تیاری شروع کر دی گئی وزیر حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ اے خداوند" اس راستہ میں ڈاکو ہیں ہم بھی تیار ہو کر ساتھ چلتے ہیں تا کہ آپؑ اس خطرناک مقام سے گزر جائیں اور ڈاکو مزاحمت کرنے نہ پائیں۔آپؑ نے فرمایا جس خدا نے یہاں غلبہ عطا فرمایا ہے ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے اور ہر جگہ امن و غلبہ عطا فرمانے والا وہی ہے۔تمہاری ضرورت نہیں۔یہ فرمایا اور روانہ ہو گئے۔

روایت (۱۹۴) مندرجہ بالا کے بجائے نسخہ (غ۔ب) و (ا۔چ) میں روایت ذیل مذکور ہے بلحاظ مضمون ہم اس کو بطور حاشیہ درج کر رہے ہیں۔

....

نقلست چوں بسندھ رسیدند ستور راندبوح کردہ گرفتند پیشِ بادشاہ فریاد آمد کہ طائفہ گاو راذبح کردہ گوشتِ او گرفتہ درون قلعہ آمدہ بجائے فرود آمدند۔دلشاد وزیرے بود گفت رضا بدہ تا رفتہ بند کردہ بیارم۔بعدہٗ بادشاہ گفت یک بار یک آدمی باید فرستاد تا بگوید کہ ازیں ولایت پیشتر شوید۔مردم معتبر ایں پیغام رسانید۔فرمودند کہ مرا از حق تعالیٰ فرمان شدہ است کہ ایں ملک ترا دادیم بغیر فرمان ازیں ملک بیروں نہ شوم اگر بر تو غلبہ کنند چوں روے تو بہ بینند بگریزند۔ایں معجزہ جدتست۔ترا ایں کرامت دادیم۔اگر خاطر خوار شدن باشد زود بیائید۔چوں ایں حکایت آئیندہ پیش بادشاہ رسانید پس دلشاد قرار داد کہ بقالاں راعہد کنانید کہ دوکانہا بستہ دارند۔وایشاں را چیزے غلہ ندہند۔تا بگرسنگی بمیرند۔یا بروند دو سہ روز چنیں گزشت۔یاراں بمیراں علیہ السلام خبر رسانیدند۔فرمودند کہ فرمان می شود ملک شمارا دادہ ام چیزے بستانید۔یاراں دویدند وکانہا بزور کشادند۔وہر چہ خواستند ستدند۔خبر بہ دلشاد رسید بادشاہ رسانیدہ مشورت

ے چوں بسندہ رسیدند بشہر پار میر ستور راندبوح کردہ گرفتند (ا۔چ)

کرد۔بطریق اخلاص ایشاں رادر کشتی کردہ درآب غرق کنیم ۔گویانید نہ پس لب آب جائے خوب است آمدہ بہ بیند فرمودند فرمان می شود جہاز بیارید جہاز آدر دند دور کشتی نشستند چوں درمیان آب رسید خواستند کہ غرق کنند۔ ناگاہ درآب جوش شد فرمان رسید کر تختم فرمودند کہ فرمان می شود کہ ہمدریں مقام نزول کن وبا یارانِ خود بگو کہ بعدازنماز عشاء ہمہ بخپند ہر کہ شک آرد اومردود است ۔درآں مقام نزول کردند وہمہ یاراں بعد عشا خفتند وآں مرد ہیبت زدہ ہمراں بود کہ ہیچ یکے نمرد وہمہ یاراں برائے نماز فجر یکجا شدند در تحیر شد پیش حضرت میراں علیہ السلام تصدیق کرد ودنبال حضرت میراں علیہ السلام نگذاشت وتارک دنیا شد (غ۔ب)(ا۔چ)

(۲۹۵) نقل است کہ سگے ہمراہ بود ہر جا کہ حضرت مہدی علیہ السلام منزل کردے او نیز آنجا بودے چوں رواں شدے او نیز شدے وپنج وقت بانگ نماز گفتے [1] بلکہ بعضے وقت بر بانگ نماز موذن او بانگ گفتے وہر روز آں سگ تا ربع روز برزانو نشستہ مشغول بودے یک [2] محل برائے آزمودن طعام پیش او نہادے میل ہم نہ کردے ودر ذکر بودے اور راسویت بود یاراں پرسید ندکہ روز قیامت حال سگ چوں خواہد شد۔فرمودند ایں یار سگ اصحاب کہف خواہد بودو [3] فرمان می شود کہ اورا در گروہِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وایں را در گروہ مہدی شمردہ خواہد شد۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ (حضرتؑ کے دائرہ میں) ایک کتا تھا۔سفر میں ساتھ رہتا آپؑ جہاں مقام کرتے وہ بھی ٹھہر جاتا آپؑ جب روانہ ہوتے وہ بھی ساتھ ہو جاتا تھا اور پانچوں نمازوں کے وقت (اپنی زبان حال میں) بانگ دیتا تھا۔ بلکہ بعض وقت موذن کے ساتھ ساتھ اذاں دیتا تھا اور ہر روز سوا پہر تک دوزانو بیٹھکر ذکر میں مشغول رہتا تھا۔ایک وقت آزمائش کے طور پر (اس کے شغل ذکر کے وقت) اس کے سامنے کھانا رکھا گیا اس نے رغبت بھی نہ کی اور ذکر میں مشغول رہا۔اس کے لئے سویت بھی مقرر تھی۔صحابہ نے سوال کیا کہ قیامت کے دن اس کتے کا کیا حال رہیگا۔آپؑ نے فرمایا یہ اصحاب کہف کے کتے کے ساتھ رہیگا۔اور فرمان ہوتا ہے کہ اسکو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں اور اس کو مہدیؑ کی جماعت میں شمار کیا جائیگا۔

(۲۹۶) نقل است کہ کسے مبتلائے افیون بودے چوں پسخوردۂ حضرت میراں علیہ السلام خوردے حاجت افیون دیگر باز نیفتے ۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ ایک شخص افیون کا عادی تھا جب حضرت مہدی علیہ السلام کا پسخوردہ پیتا اس کو کبھی افیون کی ضرورت پیش نہ آتی۔

(۲۹۷) [4] روزے یک شخص پیش حضرت میراں علیہ السلام عرض کرد مادر فلاں کودک آہ میگوید دست زون بر سینہ در خانہ ایں مہدی باد کہ پسر مارا کشیدہ تبسم کردہ فرمودند کہ مہدایاں تا قام قیامت باشند بہ بنیم تا بر کدام کس آہ ودست زدنی بر سینہ می افتد۔

ترجمہ:۔ ایک دن ایک شخص نے حضرت میراں علیہ السلام کے سامنے عرض کیا کہ فلاں کی ماں آہ وبکاہ کرتی ہے اور کہتی ہے کہ اس مہدیؑ کے گھر میں (ہمارے مثل) ماتم (سینہ پیٹنا) ہو کہ اس نے ہمارے بچہ کو کھینچ لیا ہے۔آنحضرتؑ نے مسکرا کر فرمایا کہ مہدیاں قیام قیامت تک رہیں گے ہم دیکھیں گے کس کے حصہ میں آہ واویلہ اور سینہ کوبی آتی ہے۔

[1] گفتے وبرزانو مشغول بودے (غ۔ب)(ا۔ج) [2] بحدیکہ (ب۔ا) [3] ''خواہد بود'' کے بعد کا مضمون ان نسخوں میں نہیں ہے۔ [4] اس نقل کی عبارت انصاف نامہ میں اس طرح ہے۔ونیز نقلست در وقت میراں پسیکے درراہ خدائتعالیٰ پیش حضرت میراں آمدو مادرش دستہا بر سینہ خود میزند ومیگوید واہ مہدیؑ واہ مہدیؑ پیش میرانجیو عرض کردند کہ ہمچناں دیوانگی میکند بعدہ آنحضرت فرمودند کہ پس ازمن تا قیامت ایں چنیں مہدیاں باشند کہ در ہر خانہ دستہا بر سینہ زنند۔

(۲۹۸) نقل است [۱] حضرت میراں علیہ السلام ایں آیت تا آخر بیان کردند **فالذین ھاجرو او اُخرجو ا من دیارھم واوذو فی سبیلی وقاتلو او قتلوا** (جزء۴رکوع۱۱) ایں آیت اصالتاً دربیان شرف صحاب مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم و تابعان وے است ودرگروہ مہدیؑ شرف برائے آدانکہ بدیں صفت مصوف باشند۔ بعد بیان ایں آیت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ آمدند حضرت میراں علیہ السلام فرمودند بے چارہ بریں سید چہاچہا خواہد شد۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس آیت کے آخری حصہ تک بیان فرمایا۔''جن لوگوں نے ہجرت کی اور جن کو گھروں سے نکالا گیا اور جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ستائے گئے اور جنھوں نے (فی سبیل اللہ) جنگ میں حصہ لیا اور جوشہید ہوے (جزء۴رکوع۱۱) یہ آیت بطور اصالت' اصحاب وتابعین مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف کے بیان میں ہے اور مہدیؑ کی جماعت میں لوگ ان اوصاف سے متصف ہوں گے ان کو بھی اس آیت کا شرف حاصل ہے۔اس آئیہ شریفہ پر بیان ہوچکنے کے بعد حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ آگئے تو حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا' اس بے چارے سید پر تو چہا چہا ہوگا۔

روایت (۲۹۸) کے بجائے نسخہ (غ۔ب)(ا۔ج) میں روایت ذیل مذکور ہے چونکہ اس روایت کا مضمون خلط ملط پایا جارہا ہے اس لئے ہم نے اس کو بطور حاشیہ درج کردیا ہے۔

نقلست : بعد رحلت ہر یکے اتفاق کردند ایں جوے رامدتے شدہ است از حق تعالیٰ می خواہد کہ لقمۂ پسخوردہ حضرت مہدی علیہ السلام ایں رابرسد۔ ایں پسخوردہ می خواہد۔ فرمودند آنچہ خوردہ بودم پسخوردہ آں بیائید حضرت میراں علیہ السلام ماہی خوردہ بودند استخواں ہاے آں آوردند وبدست مبارک خود دراں انداختند ۔فرمودند کہ ہیچ اندیشہ مکنید حافظ خدااست ہر چند قصد غرق کردن می کردند نتوانستند با خیریت درخشکی فرودامدند بعدہ رواں شدند بمقامے رسیدند درراہ پیش آمدہ دیدند یک راہ آب دار ودیگر راہ بے آب۔ بطرف بے آب پیشتر شدند۔ یاراں گفتند دریں راہ آب نیست فرمودند کہ فرمان بدیں راہ رفتن است بعد ساعتے غیر معتاد ابرے پدید آمد وبارید کہ ہمہ منزل کفایت کند۔ درراہ می رفتند مردے دہشت خورد پیش آمدہ گفت کہ آیں راہ مروید پرسیدند چرا گفت دریں راہ امشب من باچندیں آدمیاں بمقامے نزول کردہ بودم بااسباب بسیار مرا فراغ نبود۔ شب بیدار بودم وہمہ یاراں خسپیدند ہر یکے مردند مگر من ماندہ ام اسباب ہمانجا گزاشتہ کہ نزدیک مقبرہ شریفہ مقام کند تا موت نیاید لیکن درخواب حضرت میراں علیہ السلام امر کردند کہ ازیں ولایت بروید بریں ولایت قہراست بداں سبب ہر یکے بازگشتند چنانچہ درخواب فرمودند ہمچناں عیاں شد۔(غ۔ب)(ا۔ج)

(۲۹۹) نقلست حضرت میراں علیہ السلام وقتِ رحلت ایں دو آیت خواندند **قل ھٰذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی** (جزء۱۳رکوع۶) ودیگر **الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ** یکے مہاجر بآواز بلند گریہ کرد فرمودند [۲] برگریہ کنندگاں آنچہ خبر دادنی بود از حق تعالیٰ خبر دوام۔ اکنوں کردن وناکردن شما دانید۔

ترجمہ:۔ روایت ہیکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے رحلت کے وقت اس آیہ شریفہ پر بیان فرمایا کہ **قل ھٰذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی** (اے محمدؐ کہو یہ میرا راستہ ہے اللہ کی طرف بصیرۃ پر بلاتا ہوں اور وہ (مہدیؑ) بھی

---

[۱] روایت (۲۹۸) ان نسخوں میں نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔ج) [۲] ہر کہ گریہ می کنی بر خود گریہ کن (ب۔ا)

بلائیگا جومیرا تابع ہے۔(جز۱۳ارکوع۶)اوردوسری آیت الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ پربھی بیان فرمایا۔

ایک مہاجر رضی اللہ عنہ بلند آواز سے رونے لگے آپؑ نے فرمایا رونے والوں کو جوکچھ معلوم کرنا تھامنجانب اللہ میں نے معلوم کردیا ہے۔اب اس پرعمل کرنا یانہ کرنا۔وہ تم جانیں۔

(۳۰۰) منقول است [۱] کہ بعداز رحلت ہر یکے اتفاق کردنداز یں جابروید کہ دریں ولایت قہر شدنی است بداں سبب ہر یکے باز گشتند چنانچہ حضرت میراں علیہ السلام درخواب فرمودہ بودند ہمچنا شدعیاں۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ(حضرت مہدی علیہ السلام کی) رحلت کے بعد تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس امر پر اتفاق کیا کہ یہاں سے روانہ ہوجانا چاہیئے ۔کیونکہ شہر میں قہر نازل ہونے والا ہے۔اس لئے سب وہاں سے واپس ہوگئے ۔حضرت مہدی علیہ السلام نے خواب میں جس(قہر) کی خبردی تھی وہی ہوا۔

(۳۰۱) منقول است کہ حضرت میراں علیہ السلام بہ شب قدر بعداداے نمازعشاء باسنت موکدہ یک دوگانہ گزاردند وخود امام شدندوتمام یاراں مقتدی بعدازسلام حضرت میراں علیہ السلام ایں دعا خواندند۔اللّٰھم احینی مسکیناً و امتنی مسکینا و احشرنی یوم القیامۃ فی زمرۃ المسکینا واحشرنی یوم القیامۃ فی زمرۃ المساکین بفضلک وبکرمک و برحمتک یا ارحم الراحمین ۔بعدہ میاں سیدسلام اللہؓ التماس کردندکہ میرانجیو ماپاں را فراموش کردندایشاں ازیں دعا بےنصیب شدند بعدہ بدیں طریق خواندند۔ اللّٰھم احیینا مسکیناً و امتنا مسکیناً واحشرنا یوم القیامۃ فی زمرۃ المساکین وایں دعا نیز خواندند. اللّٰھم صغرالدنیا باعیننا وعظم جلا لک فی قلوبنا اللّٰھم وفقنا لمرضاتک و ثبتنا علی دینک و طاعتک بفضلک و کرمک و برحمتک یا ارحم الراحمین.اللّٰھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنا بہ برحمتک یا ارحم الراحمین ۔وایں دوگانہ میاں سیدخوندمیر رضی اللہ عنہ خودامامت کردہ ہمیشہ گزاردہ اند جہت متابعت حضرت مہدی صلی اللہ علیہ وسلم وجملہ مہاجرانؓ کہ بودند بدنبال میاں سیدخوندمیر رضی اللہ عنہ گزاردند۔

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے شب قدر میں سنت موکدہ کے ساتھ نمازعشاء ادا کرنے کے بعد ایک دوگانہ خوداپنی امامت میں ادا فرمایا۔تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے اقتداء کی سلام کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے یہ دعا پڑھی''اللّٰھم احینی مسکیناً وامتنی مسکینا واحشرنی یوم القیامۃ فی زمرۃ المساکین بفضلک وبکرمک و برحمتک یا ارحم الراحمین (اے اللہ تو مجھے مسکین جلا مسکین حالت میں موت دے اور قیامت کے دن میرا حشر مسکینوں کے زمرہ میں فرما اپنے فضل وکرم سے اے بہترین رحم فرمانے والے) اس وقت میاں سیدسلام اللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرانجیؑ آپؑ نے ہم کو فراموش فرمادیا ہم لوگ اس دعا سے بےنصیب رہ گئے پھرحضرت نے اس طریقہ پر یہ دعا پڑھی اللّٰھم احیینا مسکیناً وامتنا مسکیناً واحشرنا یوم القیامۃ فی زمرۃ المساکین

[۱] روایت(۳۰۰) و (۳۰۱)ان نسخوں میں نہیں ہے(غ۔ب)(ا۔ج)

اور آپؐ نے یہ دعا پڑھی۔ اللّٰھم صغر الدنیا باعیننا وعظم جلا لک فی قلوبنا اللّٰھم وفقنا لمرضاتک و ثبتنا علی دینک و طاعتک بفضلک و کرمک و برحمتک یا ارحم الراحمین. اللّٰھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنا ب برحمتک یا ارحم الراحمین (اے اللہ ہماری نظروں میں دنیا کو حقیر بنادے اور اپنے جلال کو ہمارے قلوب میں بڑھادے اے اللہ تو اپنی مرضی پر چلنے کی ہمیں توفیق عطا فرما۔ اور اپنے دین اور اپنی اطاعت پر ہمیں ثابت قدم رکھ اے اللہ تو ہمیں حق کو حق کی حالت میں دکھا اور اس کی اتباع روزی کر اور ہمیں باطل کو بطلان کی حالت میں دکھا اس سے ہم کو بچالے اپنی رحمت سے اے بہترین رحم فرمانے والے) اور یہ دوگانہ حضرت میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت مہدی علیہ السلام کی اتباع کے طور پر خود امام بن کر ہمیشہ ادا فرمایا ہے اور تمام مہاجرین رضی اللہ عنہم بھی شریک رہتے آپکی اقتدا میں ادا کرتے تھے۔

(۳۰۲) نقل است حضرت مہدی علیہ السلام درحق بندگیمیاں نظام رضی اللہ عنہ بن خداوند ہفت [۱] بشارتہا فرمودند یکے دیدن وچشدن دوم دریانوش سوم مست ہشیار چہارم کشک ملامت پنجم بل ھو کل فیہ ششم گواہی چشم سر برویت حق تعالیٰ ہفتم رجا لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ الآیۃ

ترجمہ:۔ روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت بندگیمیاں نظام بن خداوند رضی اللہ عنہ کے حق میں سات بشارتیں فرمائی ہیں۔ ایک ”دیدن وچشیدن “دوسری ”دریانوش “ تیسری ” مست ہشیار“ چوتھی ”کشک ملامت “ پانچویں ”بل ھو کل فیہ “ چھٹی ”گواہی رویت حق تعالیٰ بچشم سر“ ساتویں ”رجا لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ الآیۃ“

تمت الکتاب بعون اللہ
الملک الوھاب

ماہ محرم ۱۳۶۹ ہجری

[۱] ”ہفت“ نہیں ہے (غ۔ب)(ا۔ج)